تازہ ترین خبروں کیلئے وزٹ کریں www.dailyhimmat.com.pk

اللہ ھی ھے جو عقل شعور اور ھمت عطا کرتا ھے (حدیث)

ABC CERTIFIED کوئٹہ مستونگ گوادر راولپنڈی اسلام آباد اور چکوال سے شائع ہونیوالا کثیرالاشاعت روزنامہ فون نمبر : 2834643 فیکس نمبر : 2827323

DAILY HIMMAT QUETTA

بانی زمرد حسین (مرحوم)

روزنامہ ھمت کوئٹہ

چیف ایڈیٹر : نادر حسین زمرد

جلد نمبر 25 | جمعہ 11 ستمبر 2026ء | 28 ربیع الاول 1448ھ | قیمت 7 روپے | شمارہ نمبر 331

بے ضابطگی ناقابل قبول، نوکریاں فروخت نہیں ہونے دینگے، وزیراعلیٰ بلوچستان

گریڈ پانچ سے بالائی آسامیوں پر اے آئی کے ذریعے بھرتیوں کی منظور شدہ پالیسی پر عمل کیا جائے اور ٹیسٹ مقامی سطح پر منعقد کیے جائیں، متعلقہ محکمے ٹیسٹ کے انعقاد کیلئے انتظامات کریں

نوکریوں کی خرید و فروخت کے مصدقہ شواہد سامنے آئے تو کوئی وزیر بچے گا نہ کوئی سیکرٹری، بلوچستان کے نوجوانوں کے مستقبل اور ان کے حق روزگار پر کسی قسم کا سمجھوتہ قابل قبول نہیں، اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں کسی نوجوان کی نوکری فروخت نہیں ہونے دی جائے گی، نوکریوں کی خرید و فروخت کے مصدقہ شواہد سامنے آئے تو کوئی وزیر بچے گا نہ کوئی سیکرٹری، جبکہ ملوث عناصر کے خلاف غیر جانبدارانہ تحقیقات کے بعد قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ بلوچستان کے نوجوانوں کے مستقبل اور ان کے حق روزگار پر کسی قسم کا سمجھوتہ

بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد، وزیراعظم محمد شہباز شریف تجارتی سہولیات بورڈ کے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

معاشی ترقی کیلئے تیز رفتار ڈیجیٹل معیشت کی طرف منتقل ہونا ہوگا، احسن اقبال

ترقیاتی بجٹ روز بروز سکڑتا جا رہا ہے اور بجٹ کا موجودہ ڈھانچہ ترقیاتی اخراجات کے لیے مزید گنجائش پیدا کرنے میں رکاوٹ ہے

بلاشبہ پاکستان نے معاشی استحکام حاصل کیا ہے، موجودہ استحکام پائیدار ترقی کیلئے کافی نہیں، معاشی ترقی کیلئے مجموعی قومی پیداوار میں اضافہ ضروری ہے

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات پروفیسر احسن اقبال نے کہا ہے کہ پاکستان کو معاشی ترقی کے لیے روایتی طریقہ کار سے نکل کر تیز رفتار ڈیجیٹل معیشت کی طرف منتقل ہونا ہوگا، ٹیکس اصلاحات اور وسائل میں اضافہ مشن۔ 2 اڑان پاکستان کے تحت قومی اقتصادی کونسل سے منظور شدہ 11 قومی اقتصادی مشنز میں سے ایک ہے، جو پورے اڑان پاکستان

بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ کی کانک میں پولیس چوکی پر دہشتگردوں کی فائرنگ کے واقعے کی مذمت

محافظوں کو نشانہ بنانے والے رعایت کے مستحق نہیں، دہشتگردی کیخلاف جنگ جاری رہے گی

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے مستونگ کے علاقے کانک میں پولیس چوکی پر دہشت گردوں کی فائرنگ کے واقعے کی شدید

بقیہ 28 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

مستونگ، پولیس چوکی پر نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک اہلکار شہید، دوسرا زخمی

کوئٹہ (این این آئی) مستونگ کے علاقے میں پولیس چوکی پر نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے

بقیہ 26 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

پاک سعودی دفاعی معاہدے پر عملدرآمد کیلئے وقت درکار ہوگا، ترجمان دفتر خارجہ

پاکستان سعودی عرب کی خود مختاری، سالمیت کی حمایت جاری رکھے گا، کشمیر اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود حل طلب مسئلہ ہے

بھارتی دعوؤں اور ہتھکنڈوں سے کشمیر کی متنازع حیثیت تبدیل نہیں ہو سکتی، پاکستان کو یاسین ملک کی بگڑتی ہوئی صحت پر تشویش ہے

اسلام آباد (این این آئی) ترجمان دفتر خارجہ سجاد حیدر خان نے کہا ہے کہ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دو طرفہ دفاعی تعاون جاری ہے اور دفاعی معاہدے پر عمل درآمد کیلئے وقت درکار ہوگا پاکستان سعودی عرب کی خود مختاری، سالمیت کی

بقیہ 4 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

صدر مملکت آصف زرداری لندن سے پاکستان پہنچ گئے

اسلام آباد (این این آئی) صدر مملکت آصف علی زرداری لندن سے واپس پاکستان پہنچ گئے۔ روانگی

بقیہ 29 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وزیراعظم شہباز شریف نے محمود اچکزئی کے خط کا جواب بھجوا دیا

وزیراعظم نے الیکشن کمیشن میں نئی تقرریوں کیلئے آئینی طریقہ کار پر عمل کی یقین دہانی کروا دی

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم شہباز شریف نے اپوزیشن لیڈر محمود خان اچکزئی کے خط کا جواب بھجوا دیا۔ ذرائع کے مطابق چیف الیکشن کمشنر اور

بقیہ 27 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

ایران حوثی اتحاد کو کنٹرول کرے، سعودی عرب کا پاکستان کے ذریعے ایران کو حوثی باغیوں کو لگام دینے کا پیغام

ایران تنازع کو علاقائی سیکیورٹی بحران میں تبدیل کرنے کا خطرہ مول لے، حوثیوں کے حملوں کے بعد پاکستان نے سعودی عرب کی جانب سے ایران کو ایک انتہائی پیغام پہنچایا

پاکستان نے زور دیا ہے کہ کوئی بھی کردار صرف سعودی حدود کے دفاع تک محدود رہے گا، ایران سعودی عرب پر حوثیوں کے حملے رکوانے کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے

لندن (آن لائن) برطانوی خبر ایجنسی کے مطابق سعودی عرب نے پاکستان کے ذریعے ایران کو ایک انتہائی پیغام پہنچایا ہے کہ وہ اپنے یمنی حوثی اتحادیوں کو کنٹرول کرے۔ برطانوی خبر ایجنسی نے ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان

بقیہ 2 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

حکومت نجی شعبے کی قیادت میں معاشی ترقی کی جانب توجہ مرکوز کر رہی ہے، محمد اورنگزیب

ٹیرف ریشنلائزیشن پروگرام کا مقصد صنعتی ماحول کو مزید مسابقتی اور موثر بنانا ہے، بینیز و گروپ اور سی بی ایس انٹرنیشنل انویسٹمنٹ کے وفد سے گفتگو

نجی سرمایہ کو زیادہ سے زیادہ متحرک کرنا، پیداواری صلاحیت، برآمدات اور پائیدار معاشی ترقی میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر خزانہ و محصولات سینیٹر محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ حکومت

بقیہ 36 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وزیراعظم سے رانا مشہود احمد کی ملاقات

بقیہ 40 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

شہداء کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، معاون وزیر اعلیٰ بلوچستان

بقیہ 5 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ایمان، اتحاد اور نظم و ضبط کے اصول مشعل راہ ہیں، وزیراعظم

قائد اعظم کی بصیرت، سیاسی حکمت عملی اور بے لوث قیادت کو خراج عقیدت

اسلام آباد (آن لائن) وزیراعظم محمد شہباز شریف

بقیہ 37 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

کیش لیس اکانومی، پاکستان میں ڈیجیٹل لین دین میں نمایاں اضافہ

ادائیگیوں کی شفافیت میں اضافے کے ساتھ کاروبار کی لاگت گھٹانے کیلئے حکومتی اصلاحات جاری ہیں

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم شہباز شریف

بقیہ 38 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وزیر خزانہ سے گیٹس فاؤنڈیشن کے اعلیٰ سطح وفد کی ملاقات

پاکستان میں انسانی وسائل، خواتین کی معاشی شمولیت کیلئے تعاون جاری رکھنے کے عزم کا اظہار

اسلام آباد (این این آئی) وزیر خزانہ محمد اورنگزیب

بقیہ 25 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

جنگ ستمبر کا دسواں روز، پاک فوج نے دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا

جنگ ستمبر میں پاک فوج بھارتی فوج کو ہر محاذ پر بدترین شکست سے دوچار کرتی رہی

اسلام آباد (این این آئی) ستمبر 1965 کی جنگ

بقیہ 39 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ایران اب مشرق وسطیٰ کا غنڈہ نہیں رہا، ٹرمپ

ایرانی جوہری تنصیبات پر امریکی فوجی حملوں کے بعد ایران بکھر رہا ہے، خطاب

واشنگٹن (آن لائن) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران اب مشرق وسطیٰ کا غنڈہ نہیں رہا

بقیہ 7 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

سرمایہ کاروں کو پرکشش مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں، احد چیمہ

اوورسیز پاکستانیوں کیلئے سرمایہ کاری کا خصوصی پلیٹ فارم تشکیل دینے پر پیش رفت تیز کرنے کی ہدایت

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے

بقیہ 50 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ایران امریکا کشیدگی؛ پاکستان سے 45 پروازیں منسوخ

درجنوں پروازیں کئی کئی گھنٹے تاخیر کا شکار، مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے، رپورٹ جاری

اسلام آباد / کراچی (این این آئی) ایران امریکا کشیدگی اور برطانیہ کے ایئر ٹریفک سروسز ڈیٹا سسٹم میں خرابی کے باعث پاکستان سے مشرق

بقیہ 9 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

تنخواہ دار طبقے کیلئے ریلیف، مختلف ٹیکس سلیب میں تبدیلی کی تجویز

نئی ترمیم کے تحت 10 ملین روپے سے زائد آمدن رکھنے والے افراد اور ایسوسی ایشن آف پرسنز پر 10 فیصد سرچارج بدستور نافذ رہے گا

ٹیکس سلیبز میں کمی اور تنخواہ دار افراد کے لیے سرچارج کے خاتمے کا مقصد اس طبقے پر ٹیکس کا بوجھ کم کرنا ہے

اسلام آباد (این این آئی) حکومت کی جانب سے تنخواہ دار طبقے کو ریلیف فراہم کرنے

بقیہ 18 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ڈیجیٹل لین دین کرنے والوں کو ٹیکس 5 کی بجائے 20 فیصد دینا ہوگا

بقیہ 8 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے صوبائی وزیر میر عاصم کرد گیلو اور ایم پی اے نوابزادہ ظفر اللہ زہری ملاقات کر رہے ہیں

زمین منسوخی سے قبل نوٹس اور سماعت کا موقع دینا لازم ہے، سپریم کورٹ

اسلام آباد (این این آئی) کسی شخص کے ملکیتی حقوق کو یکطرفہ کارروائی سے ختم نہیں کیا جا سکتا۔

بقیہ 49 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

عوام کی مشکلات کے حل کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کیے جا رہے ہیں، گورنر بلوچستان

کوئٹہ تیزی سے پھیلتا ہوا شہر ہے، انتظامی، ٹریفک، صفائی، تعلیم، پانی، نکاسی آب اور اسٹریٹ کرائم کے مسائل بھی بڑھ رہے ہیں

پولیس اور انتظامیہ کو جدید تقاضوں کے مطابق کارکردگی بہتر بنانا ہوگی، جرائم کی روک تھام کے ساتھ شہریوں میں احساس تحفظ پیدا کرنا ناگزیر ہے

کوئٹہ (این این آئی) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل

بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

شہید پولیس اہلکار کے اہلخانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، میر ضیا لانگو

پولیس اہلکاروں کا حوصلہ اور عزم دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہماری طاقت ہے

بقیہ 23 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ناروے کے بادشاہ کی آخری رسومات

بقیہ 19 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

تیزاب گردی سے متاثرہ خاتون کا علاج کراچی سے کرانے کے احکامات جاری

متاثرہ خاتون کو طبی، نفسیاتی اور قانونی معاونت بھی فراہم کی جائے گی، شاہد رند

بقیہ 6 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

محکمہ صحت میں دوہری ملازمت ثابت ہونے پر 5 ملازمین کو ملازمت سے برطرف کر دیا

بقیہ 42 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان، سکولوں کو ڈیسک مہیا کرنے کے اعلان پر عملدرآمد نہ ہو سکا

بلوچستان کے بیشتر اسکولوں میں بچے ٹاٹ پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، رپورٹ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے اسکولوں کو ڈیسک مہیا کرنے کے اعلان پر 3 ماہ میں عملدرآمد نہ ہو سکا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق بلوچستان کے

بقیہ 44 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اسحاق ڈار کا ترک ہم منصب سے علاقائی امور پر مشاورت جاری رکھنے پر اتفاق

اسلام آباد (این این آئی) نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحاق ڈار کی ترک وزیر خارجہ حاقان فیدان

بقیہ 41 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

گوادر اور لسبیلہ، آئی ایس پی آر سمر انٹرن شپ پروگرام 2026 کا اختتام

سمر انٹرن شپ مکمل کرنے سے ہم ملکی مسائل کو بہتر طور پر سمجھنے اور انہیں حل کرنے کے قابل ہوئے، طلبہ

اسلام آباد (این این آئی) گوادر کے پاک چائنا

بقیہ 24 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

قائداعظم کی قیادت، سیاسی بصیرت اور اصولوں سے وابستگی قوم کے لیے مشعل راہ ہے، اسپیکر قومی اسمبلی

اسلام آباد (این این آئی) اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کے 78ویں یوم وفات کے موقع پر اپنے پیغام میں بانی پاکستان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ قائداعظم کی بصیرت افروز اور بے لوث قیادت نے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے

بقیہ 51 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

میڈیا آبادی اور وسائل میں توازن کو ترقی کے مباحثے کا موضوع بنائے، ڈاکٹر علی

آبادی کا مسئلہ پانی کی کمی، تیزی سے ہونے والا شہری پھیلاؤ، زرعی زمین کی کمی براہ راست جڑا ہوا ہے

اسلام آباد / کوئٹہ (آن لائن) پاپولیشن کونسل نے یو

بقیہ 20 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

سعودی عرب کا تحفظ اور سلامتی امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے، مولانا فضل الرحمن

سعودی عرب کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کا تحفظ ہونا چاہیے، اس پر حملہ امت مسلمہ پر حملہ ہے، سربراہ جے یو آئی کا بیان

خطے میں بڑھتی کشیدگی دنیا کے امن کے لیے خطرناک ہے، مسلم ممالک باہمی اختلافات ختم کر کے متحدہ حکمت عملی اپنائیں

اسلام آباد (این این آئی) جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ سعودی عرب کا تحفظ اور سلامتی امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے اور اس پر حملہ امت مسلمہ کی سلامتی پر حملہ ہے۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ سعودی عرب پر حوثیوں کے حملوں کی مذمت کرتے ہیں اور سعودی عرب کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کا تحفظ ہونا چاہیے۔ سربراہ جمعیت علمائے اسلام (ف) نے کہا

بقیہ 21 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اگست 2026 انسانی تاریخ کا گرم ترین مہینہ قرار

موسم کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور طویل المعیاد بنیادوں پر یہ شدت برقرار رہے گی

درحقیقت جون سے اگست کے مہینے تاریخ کے گرم ترین موسم گرما کے ایام قرار دیے گئے ہیں

برسلز (این این آئی) اگست 2026 کو انسانی تاریخ کا گرم ترین مہینہ قرار دے دیا گیا ہے۔ یورپی موسمیاتی ادارے کلائمیٹ چینج سروس (سی سی

بقیہ 17 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

یمن میں سکیورٹی صورتحال مزید کشیدہ، وزیر دفاع کے قافلے پر حملہ، حراست کی اطلاعات

صنعاء (آن لائن) یمن میں سکیورٹی صورتحال مزید کشیدہ ہوگئی، بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ یمنی حکومت کے وزیر دفاع لیفٹیننٹ جنرل طاہر علی کے قافلے پر صوبہ الضالع میں حملے اور گھیراؤ کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ ابتدائی رپورٹس کے مطابق حملے کے بعد وزیر دفاع کے تمام محافظوں کو قابو کر کے حراست میں لے لیا گیا جبکہ وزیر دفاع کو

بقیہ 22 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

افغان طلبا پر پابندی نہیں، ویزا پالیسی کا اطلاق ہوتا ہے، پی ایم ڈی سی

پاکستان میں 200 سے زائد زیر تعلیم افغان میڈیکل طلباء کی نشاندہی، اکثریت غیر قانونی

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل (پی ایم ڈی سی) نے افغان طلبا کے حوالے سے کہا ہے کہ تمام غیر ملکی طلبا پر پی ایم ڈی سی

بقیہ 31 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بی ایم سی کالج میں مالی بے ضابطگیوں کی تحقیقات آخری مراحل میں داخل

یونیورسٹی میں مبینہ بے ضابطگیاں سامنے کے بعد معاملہ اینٹی کرپشن کے حوالے کیا ہے، ڈاکٹر شبیر

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کی بولان یونیورسٹی آف میڈیکل کالج اینڈ ہیلتھ سائنسز کوئٹہ میں بڑے پیمانے پر مالی بے ضابطگیوں، غیر شفاف اخراجات

بقیہ 12 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

برطانوی ادارے کا پاکستان میں سرمایہ کاری بڑھانے کا اعلان

اسلام آباد (این این آئی) برطانوی ادارے بی آئی آئی نے پاکستان میں سرمایہ کاری بڑھانے کا اعلان کیا ہے۔ وزارت خزانہ کے مطابق برٹش انٹرنیشنل انویسٹمنٹ کے وفد نے وزیر خزانہ محمد

بقیہ 47 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

عدلیہ اتنی کمزور نہیں کہ سیاسی جماعت کی ضرورت ہو، چیف جسٹس

ماضی میں خلاف ورزی کرنیوالوں کے خلاف کارروائی کا ریکارڈ اور افسران طلب

اسلام آباد (آن لائن) اسلام آباد ہائیکورٹ آج جمعہ کو بھی پی ٹی آئی کے 27 ستمبر کے مجوزہ احتجاج کے خلاف شہری کی درخواست کی سماعت جاری

بقیہ 46 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

امریکی اڈے پر ایرانی حملے میں 9 جنگی طیارے نشانہ بن گئے

ایرانی حملے میں تقریباً 8 ایف 15 جنگی طیاروں کو نقصان پہنچا، تاہم انہیں دوبارہ آپریشنل کر دیا گیا

واشنگٹن (آن لائن) امریکی میڈیا کے مطابق اردن

بقیہ 32 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

آزاد کشمیر کی ترقیاتی ترجیحات کا جائزہ، اسحاق ڈار کی عملدرآمد تیز کرنے کی ہدایت

اسلام آباد (این این آئی) نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحاق ڈار کی زیر صدارت اجلاس ہوا جس

بقیہ 35 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

حماد اظہر کی گرفتاری کے بعد پی ٹی آئی رہنماؤں کے وارنٹس پر عملدرآمد تیز کرنے کا فیصلہ

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف کے رہنما حماد اظہر کی گرفتاری کے بعد مختلف

بقیہ 13 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی مشیر بلدیات نوابزادہ امیر حمزہ زہری سے ملاقات کر رہے ہیں

الیکشن کمیشن نے دو سال پہلے ہی انتخابی سرگرمیوں کی تیاری شروع کر دی

اسلام آباد (این این آئی) الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ملک بھر میں نئے انتخابات کی تیاریاں شروع کر دیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق الیکشن کمیشن نے دو سال پہلے ہی انتخابی سرگرمیوں کی

بقیہ 48 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ڈیری فارمز کی منتقلی کیلئے جامع منصوبہ تیار کیا جائے، چیف سیکرٹری

شکیل قادر کی زیر صدارت اجلاس میں کوئٹہ ماسٹر پلان پر موثر عملدرآمد، ڈیری فارمز کو شہری حدود سے باہر منتقل کرنے، بلڈنگ کوڈز پر عملدرآمد کے نظام کا جائزہ

کوئٹہ کو پائیدار شہری ماحول فراہم کرنا اولین ترجیحات میں شامل ہے، ماسٹر پلان کے نفاذ کے لیے تمام متعلقہ ادارے مربوط حکمت عملی کے تحت بروقت اقدامات کریں

کوئٹہ (خ ن) چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی زیر صدارت اہم اجلاس میں کوئٹہ ماسٹر پلان پر موثر عملدرآمد، شہر میں قائم ڈیری فارمز کو شہری حدود سے باہر منتقل کرنے، پانی کے وسائل کے بہتر استعمال، بلڈنگ کوڈز پر عملدرآمد اور سرکاری

بقیہ 16 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

پاکستان میں 37 کمپنیاں موبائل فونز بنا رہی ہیں

اسلام آباد (این این آئی) قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے آئی ٹی و ٹیلی کام کے اجلاس میں سی ای او انجینئرنگ ڈیولپمنٹ بورڈ نے کہا ہے کہ پاکستان

بقیہ 11 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

سپریم کورٹ، قتل کے ملزم کی عمر قید کیخلاف اپیل، وکیل کی عدم تیاری پر سماعت ملتوی

اسلام آباد (این این آئی) سپریم کورٹ میں قتل کے ملزم کی عمر قید کیخلاف اپیل پر سماعت کے دوران وکیل کی عدم تیاری پر عدالت برہم ہو گئی اور وکیل کو تیاری کی مہلت دیتے ہوئے سماعت ملتوی

بقیہ 33 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

صوبائی وزیر شعیب نوشیروانی کی نوابزادہ حمزہ زہری سے ملاقات، سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال

کوئٹہ (آن لائن) صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی نے جھالاوان ہاؤس کوئٹہ میں صوبائی مشیر

بقیہ 14 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

عوام پر بوجھ میں اضافہ؛ پیٹرول 25 روپے تک مزید مہنگا

دستاویزات کے مطابق 10 روز میں پیٹرول فی لیٹر 24 روپے 96 پیسے مہنگا کیا گیا

اسلام آباد (این این آئی) ملک میں روزانہ کی بنیاد پر پیٹرولیم قیمتوں کا تعین عوام پر بھاری بھرکم بوجھ بن گیا ہے، یکم سے 10 ستمبر تک صرف 10 روز میں

بقیہ 34 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

سرکاری ملازمتوں کیلئے عمر کی حد میں عمومی رعایت کا نوٹیفکیشن جاری

عام امیدواروں، معذور افراد اور شہدا کے قانونی ورثا کے لیے عمر کی حد 43 سال مقرر کر دی گئی، اعلامیہ جاری

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان حکومت نے سرکاری ملازمتوں میں عمر کی بالائی حد میں عمومی رعایت دے دی۔ اعلامیے کے مطابق عام امیدواروں، معذور افراد اور شہدا کے قانونی ورثا کے لیے عمر کی حد 43 سال مقرر کر دی گئی، 2 سال مسلسل سرکاری سروس

بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ تشویشناک ہے، جے یو آئی

خون پسینے کی کمائی سے حکمران عیاشیوں میں مصروف ہیں مگر غریب کی زندگی اجیرن بن گئی ہے

اسلام آباد (آن لائن) جمعیت علماء اسلام نے

بقیہ 45 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اجلاس، پی ایس ڈی پی میں شامل پولیس ٹریننگ اسکول نوشکی کی سست روی اور صورتحال کے بارے وضاحت طلب

پروجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (PMU) میں ضروری اسامیوں پر بروقت تعیناتی نہ ہونے کے باعث منصوبے کی مالی و طبعی پیش رفت متاثر ہوئی

محکمہ نے پی اے سی کی ہدایات پر عمل درآمد نہ کیا تو یہ کیس کارروائی کے لیے نیب (NAB) کے حوالے کر دیا جائے گا، اصغر علی ترین

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (پی اے سی) کا اجلاس چیئرمین اصغر علی ترین کی زیر صدارت بلوچستان صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا، جس میں کمیٹی کے ارکان عبید اللہ گورگیج، صفیہ فضل، فضل قادر مندوخیل اور محمد خان لہڑی نے

بقیہ 15 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

سہارنپور میں صدیوں پرانی مسجد کو مسمار کرنے کی شدید مذمت

بھارت میں وسیع تر اسلاموفوبک اور ہندوتوا پر مبنی مہم شدت کے ساتھ جاری ہے، دفتر خارجہ

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان نے بھارتی ریاست اتر پردیش کے شہر سہارنپور میں صدیوں پرانی مسجد کو مسمار کرنے کی شدید مذمت کرتے

بقیہ 10 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان طبی اخراجات کی پیشگی واپسی سے متعلق اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

نوجوانوں پر سرمایہ کاری سے ملک کا مستقبل روشن بنایا جا سکتا ہے، سید ال ناصر

علم، تحقیق اور جدت کے شعبوں میں مشترکہ کاوشیں پاکستان اور برطانیہ کے درمیان دیرینہ دوستانہ روابط کو مزید مستحکم کریں گی

عالمی سطح پر سوچیں، اپنی صلاحیتوں کو نکھاریں اور جدید ٹیکنالوجی و جدت کو اپناتے ہوئے ملک و قوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں

کوئٹہ+اسلام آباد (این این آئی) پاکستان ان خوش قسمت ممالک میں شامل ہے جہاں تقریباً 60 فیصد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے، جو ملک کا سب سے بڑا اثاثہ اور مستقبل کی امید ہیں۔ نوجوانوں کو معیاری تعلیم، جدید مہارتوں اور عالمی سطح پر مواقع فراہم کر کے پاکستان اور پورے خطے کی ترقی و خوشحالی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار سید ال خان ناصر نے یونیورسٹی آف لاہور اور یونیورسٹی آف

بقیہ 44 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے پارلیمانی سیکرٹری میر برکت رند ملاقات کر رہے ہیں

صوبائی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے تعلیم کا اجلاس کا انعقاد

جامعات کو وسائل، انتظامی معاونت اور تحقیقی سہولیات فراہم کرنا ضروری ہے، خیر جان بلوچ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان صوبائی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے تعلیم کا اجلاس اسمبلی سیکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا، جس کی صدارت کمیٹی کے چیئرمین خیر جان بلوچ نے کی۔ اجلاس میں کمیٹی کے اراکین رحمت صالح بلوچ، میر جہانزیب مینگل اور میر لیاقت علی لہڑی نے شرکت کی۔ اجلاس میں سیکرٹری بلوچستان صوبائی اسمبلی

بقیہ 1 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

آٹے کی قیمتوں میں من مانا فرق اور ہوشربا اضافہ، شہریوں کا شدید تشویش کا اظہار

20 کلو آٹے کا تھیلا 3250 روپے تک فروخت ہو رہا ہے، ضلعی انتظامیہ سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ

کوئٹہ (یو این اے) شہر میں آٹے کی قیمتوں میں مسلسل اضافے اور مختلف علاقوں میں ایک ہی معیار کے آٹے کے مختلف نرخوں پر فروخت نے شہریوں کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ آٹے جیسی بنیادی غذائی ضرورت کی قیمتوں میں

بقیہ 2 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

صوبائی مشیر بلدیات نوابزادہ حمزہ زہری سے میر خالد لانگو ملاقات کر رہے ہیں

اسلام اور اسلامی شعائر کیخلاف کفری قوتیں متحد ہو چکی ہیں، مولانا واسع

پاکستان کا جمہوری مقدمہ مولانا فضل الرحمن کی قیادت میں پوری قوت کے ساتھ لڑا جا رہا ہے

کوئٹہ (آن لائن) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی امیر سینیٹر مولانا عبدالواسع نے کہا ہے کہ اسلام اور اسلامی شعائر کے خلاف کفری قوتیں ایک صفحے پر متحد ہو چکی ہیں، ایسے حالات میں جمعیت علماء اسلام عالم اسلام کی ایک توانا، موثر اور بااصول آواز بن کر میدان میں موجود ہے اور ملک کے اندر اور بیرون ملک اسلامی تشخص، دینی اقدار اور امت مسلمہ کے حقوق کے تحفظ کی جنگ لڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں جمہوریت کے استحکام اور آئین و پارلیمان کی بالادستی کے لیے جمعیت علماء اسلام نے روز اول سے تاریخی کردار ادا کیا ہے، مفتی محمود سے لے کر آج قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن تک جے یو آئی نے ہر دور میں جمہوری حقوق کے تحفظ کے

بقیہ 4 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

تعلیمی اداروں میں ڈیسک کی فراہمی کیلئے سمری حکومت کو بھجوائی ہے، اختر کھیتران

کوئٹہ (آن لائن) ڈائریکٹر سکولز بلوچستان اختر کھیتران نے کہا ہے کہ تعلیمی اداروں میں ڈیسک کی فراہمی کیلئے سمری حکومت کو بھجوائی ہے فنڈز کے اجراء کے بعد سکولوں کو ڈیسک مہیا کر دیئے جائیں

بقیہ 3 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

تفتان میں پھنسے ٹرک، بوزر، کنٹینرز اور مزدا گاڑیوں کو نقل و حمل کی اجازت دی جائے، گڈز ٹرک

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان گڈز ٹرک اونرز ایسوسی ایشن کے ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان کے اعلیٰ حکام سے ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ تفتان

بقیہ 5 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈپٹی کمشنر حب کے حفاظتی دستے پر حملہ ناکام، فورسز کی کارروائی سے دہشتگرد فرار

حملہ آور گاڑی اور اسلحہ چھوڑ کر فرار، حفاظتی دستے کے تمام اہلکار محفوظ رہے، حکام

حب (یو این اے) ڈپٹی کمشنر حب کے حفاظتی دستے پر حملہ کرنے کی کوشش کو سیکیورٹی فورسز نے بروقت اور موثر کارروائی کرتے ہوئے ناکام بنا دیا ہے۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق فتنہ الخوارج کے دہشت گردوں نے ڈپٹی کمشنر حب کے حفاظتی دستے سے گاڑی چھیننے کی مذموم کوشش کی، تاہم موقع پر موجود سیکیورٹی فورسز نے فوری طور پر جوابی کارروائی

بقیہ 43 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

صوبائی مشیر نوابزادہ حمزہ زہری سے خالد لانگو کی ملاقات، سیاسی و علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال

کوئٹہ (آن لائن) صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری سے قبائلی و سیاسی رہنما اور سابق صوبائی وزیر میر خالد لانگو نے جھالاوان ہاؤس میں ملاقات کی۔ ملاقات میں سیاسی، قبائلی اور علاقائی صورتحال سمیت باہمی دلچسپی کے امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا، جبکہ مختلف امور پر مشاورت اور باہمی تعاون کے فروغ

بقیہ 42 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اسسٹنٹ کمشنر صدر کوئٹہ یوسف ہاشمی زائد قیمت پر آٹے کی فروخت کرنے والے کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں

ژوب، دھانہ سر کے دشوار گزار پہاڑی علاقے سے افغان شہری کی لاش برآمد

ژوب (یو این اے) ژوب کے علاقے دھانہ سر کے پہاڑی ایریا سے بہادر خان سکنہ کنڑ افغانستان کی لاش برآمد ہوئی پولیس کے مطابق دھانہ سر کے پہاڑی میں ایک شخص کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ اطلاع ملنے پر ایس ایچ او دانہ سر ہمراہ نفری پولیس فوری طور پر موقع پر پہنچے اور ریسکیو 1122 کو

بقیہ 41 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

صوبے میں نوکریوں کی فروخت برداشت نہیں کی جائے گی، سردار عمر گورگیج

وزیر اعلیٰ کے نوکریوں کیخلاف دوٹوک موقف کی تحسین، میرٹ پر روزگار کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی

کوئٹہ (یو این اے) پاکستان پیپلز پارٹی بلوچستان کے صدر سینیٹر سردار محمد عمر گورگیج نے کہا ہے کہ بلوچستان کے عوام خصوصاً نوجوانوں کو میرٹ اور شفافیت کی بنیاد پر روزگار کی فراہمی چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کا وژن ہے، جس پر ہر صورت عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے اس اصولی موقف کو سراہتی ہے کہ صوبے میں کوئی نوکری فروخت نہیں ہوگی۔ وزیر اعلیٰ کا نوکریوں کی خرید و فروخت کے خلاف دوٹوک موقف چیئرمین بلاول بھٹو

بقیہ 6 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

تین ماہ گزر گئے، اسکولوں میں ٹاٹ کلچر ختم کرنے کا اعلان عملی شکل نہ اختیار کر سکا

فنڈز ملتے ہی اسکولوں میں ڈیسک فراہم کر دیے جائیں گے، ڈائریکٹر اسکولز اختر کھیتران

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان کے سرکاری اسکولوں میں ٹاٹ کلچر ختم کرنے اور تین ماہ کے اندر طلبہ کو ڈیسک فراہم کرنے کے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے اعلان پر تین ماہ گزرنے کے باوجود تاحال عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ بلوچستان کے بیشتر

بقیہ 8 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

تفتان کوئٹہ شاہراہ این-40 پر پل کو بارودی مواد سے اڑا دیا گیا

دالبندین (آن لائن) تفتان کوئٹہ شاہراہ این-40 پر پل کو بارودی مواد سے اڑا دیا گیا پولیس ذرائع کے مطابق گزشتہ رات نامعلوم

بقیہ 7 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اسکولوں اور اسپتالوں میں سو فیصد حاضری یقینی بنائی جائے، اسسٹنٹ کمشنر زہری

عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی میں غفلت برداشت نہیں کی جائے گی، اجلاس سے خطاب

خضدار (یو این اے) اسسٹنٹ کمشنر زہری روزین جمالی کی زیر صدارت تمام سرکاری محکمہ جات کے سربراہان اور آفیسران کا ایک اہم جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں تعلیم، صحت، ایگریکلچر، لائیو اسٹاک، ایریگیشن، سمال انڈسٹریز، ای اینڈ ایم، پی

بقیہ 19 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار کو میرج گرانٹ کی مد میں چیک دلوا دیا گیا

کوئٹہ (آن لائن) وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار اسیہ بیگم کو میرج گرانٹ کی مد میں 50 ہزار کا چیک دلوا دیا گیا۔ درخواست گزار اسیہ

بقیہ 10 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ، زمیندار ایکشن کمیٹی کا 6 نکاتی چارٹر آف ڈیمانڈ پیش، 15 ستمبر کا الٹی میٹم

زرعی اجناس کی اسمگلنگ، کھاد کی قلت اور مصنوعی مہنگائی فوری روکی جائے، اجلاس

کوئٹہ (یو این اے) زمیندار ایکشن کمیٹی بلوچستان نے صوبے میں زرعی اجناس کی غیر قانونی درآمد و اسمگلنگ، کھاد کی قلت اور مصنوعی مہنگائی کے خلاف ٹیکسوں میں ریلیف سمیت 6 نکاتی چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ زراعت کے شعبے کو درپیش مسائل حل نہ کیے گئے تو

بقیہ 11 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

خضدار، نوآوہ میں جاڑیوں میں پڑی ستارہ اٹھارہ سالہ ایک لڑکی کی لاش برآمد

خضدار (آن لائن) خضدار کے مضافاتی علاقے نوآوہ میں جاڑیوں میں پڑی ستارہ اٹھارہ سالہ ایک لڑکی کی لاش ملی ہے، جسے پولیس نے لیکر خضدار ٹیچنگ ہسپتال کے شعبہ حادثات میں رکھی ہے۔ پولیس نے لڑکی کے ورثاء سے کہا ہے کہ وہ شعبہ حادثات سے رابطہ کر کے لاش وصول کریں۔

بقیہ 38 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

نیب کے زیر اہتمام سٹی سکول میں انسداد بدعنوانی پر تقریری مقابلہ

طلباء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بدعنوانی کی لعنت کے خلاف اپنے افکار پیش کیے

کوئٹہ (پ ر) نیب (بلوچستان) کے زیر اہتمام سٹی سکول، کوئٹہ کینٹ میں انسداد بدعنوانی پر تقریری مقابلہ، آگاہی لیکچر اور واک کا انعقاد انسداد بدعنوانی کی جاری آگاہی مہم کے سلسلے میں قومی احتساب بیورو (بلوچستان) کے زیر اہتمام سٹی سکول، کوئٹہ کینٹ میں "انسداد بدعنوانی میں طلباء کا کردار" کے عنوان سے آگاہی لیکچر اور ایک آگاہی واک کا انعقاد کیا گیا۔ سٹی سکول کی ہیڈ مسٹریس مس حنا نے ڈائریکٹر نیب (بلوچستان) محمد سلیم احمد، ڈپٹی ڈائریکٹر فرحان یوسف خان اور ان کی ٹیم کا استقبال کیا۔ اس تقریب میں طلباء نے تقریری مقابلہ، نیب کے فرائض اور

بقیہ 40 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

چین پاکستان اقتصادی راہداری معاشی منظرنامے کو نئی شکل دے رہی ہے، جام کمال

سی پیک نے پاکستان کو اہم مرکز کے طور پر ابھارا ہے، پاکستان وسطی ایشیا اور مغربی چین کو گرم پانیوں اور بندرگاہوں سے منسلک کر رہا ہے

پاکستان کی معاشی بحالی اور بہتر کریڈٹ ریٹنگ سے سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے، نجی سرمایہ کاری پاکستان پر بڑھتے اعتماد کی عکاسی ہے

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر تجارت جام کمال خان نے کہا ہے کہ پاکستان بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو کا حامی ہے، چین پاکستان اقتصادی راہداری پاکستان کے معاشی منظرنامے کو نئی شکل دے رہی ہے، سی پیک نے پاکستان کو علاقائی روابط کے ایک اہم مرکز کے طور پر ابھارا ہے، پاکستان وسطی ایشیا اور مغربی چین کو گرم پانیوں اور بندرگاہوں سے منسلک کر رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں

بقیہ 45 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

آٹے کی قلت اور ہوشربا مہنگائی حکومت کی ناکامی کا ثبوت ہے، پشتونخوا میپ

کوئٹہ (یو این اے) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی نے صوبے میں آٹے کی قلت، غذائی اشیاء کی مہنگائی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

بقیہ 12 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

باریچہ کے علاقے میں مسافر بس کھائی میں گرنے سے سوا مسافر زخمی

بقیہ 39 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

حکومت کا ڈاکٹر نعیم کو عہدے سے ہٹانے کا فیصلہ قابل مذمت ہے، پی ایم اے

محکمہ صحت ریکارڈ کی غلطیوں کا ملبہ ڈاکٹرز پر ڈال رہا ہے، وائی ڈی اے

محکمہ صحت کی انتظامی نااہلی اور غلط ریکارڈ کی بنیاد پر ڈاکٹروں کی برطرفی ناقابل قبول ہے

کوئٹہ (یو این اے) ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن بلوچستان نے محکمہ صحت کی جانب سے 25 لیڈی میڈیکل آفیسرز کو مبینہ طور پر غلط، نامکمل اور متضاد انتظامی ریکارڈ کی بنیاد پر ملازمت سے برطرف کیے جانے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے انتظامی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت قرار دیا ہے۔ وائی ڈی اے کے ترجمان کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ محکمہ اپنے ہی ڈاکٹرز کی پوسٹنگ، تعیناتی اور حاضری

بقیہ 37 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

خضدار میں 18 سالہ لڑکی کی جھاڑیوں سے لاش برآمد

خضدار (یو این اے) خضدار کے مضافاتی علاقے نواہ میں جھاڑیوں سے تقریباً 18 سالہ لڑکی کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ پولیس نے لاش تحویل میں لے کر خضدار ٹیچنگ ہسپتال کے شعبہ حادثات میں منتقل کر دی، جہاں اسے رکھا گیا ہے۔ پولیس نے لڑکی کے ورثا سے اپیل کی ہے کہ وہ شعبہ حادثات

بقیہ 36 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان ڈیری فارمز کو کوئٹہ شہر سے منتقل کرنے کے حوالے سے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

حکومت بیروزگاری کے خاتمے کو اولین ترجیح سمجھتی ہے، صادق عمرانی

لواحقین کوٹے کے تحت التواء کا شکار کیس پر کام شروع کروا کے 117 بیوہ، یتیم لواحقین کو تعیناتی کے آرڈرز فراہم کیے

کسی ضرورت مند حقدار کو نوکری یا ترقی کے آرڈرز دینا اعزاز کی بات ہے، نیک کام سے مجھے جو خوشی مل رہی ہے وہ بیان نہیں کر سکتا

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے سینئر صوبائی وزیر، پیپلز پارٹی کے سینٹرل کمیٹی کے رکن و پارلیمانی لیڈر اور صوبائی وزیر آبپاشی میر محمد صادق عمرانی نے کہا ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں بے روزگاری کے خاتمے، امن و امان کے قیام سمیت عوام کی ترقی اور خوشحالی کیلئے جو سنجیدہ کوششیں جاری ہیں اس کے ثمرات عوام تک پہنچنا شروع ہو چکے ہیں، ان خیالات کا اظہار انہوں نے سول سیکرٹریٹ کے سکندر جمالی آڈیٹوریم میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ترقی پانے والے ملازمین کو آرڈرز فراہم کیے جانے کے حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا، اس موقع پر تقریب کے دیگر شرکاء میں محکمہ آبپاشی کے افسران و اہلکاروں کے علاوہ کلرک یونین کے عہدیداران و

بقیہ 46 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ایس ایس پی پشین کی خصوصی ہدایت پر پولیس کی کارروائی

مبینہ طور پر لاپتہ ہونے والے کمسن مغوی کو کوئٹہ سبزل روڈ سے بازیاب کرا لیا

پشین (خ ن) ایس ایس پی پشین کیپٹن ریٹائرڈ نوید عالم کی خصوصی ہدایت پر ایس ایچ او چوہدری ادریس نے بمعہ پولیس نفری کارروائی کرتے ہوئے گزشتہ تین ہفتے قبل پشین کے علاقے غرشینان روڈ سے مبینہ طور پر لاپتہ ہونے والے کمسن مغوی بچہ وکیل احمد کو کوئٹہ سبزل روڈ سے بازیاب کرا کر ضروری قانونی کارروائی کے بعد والدہ کے حوالے کر دیا۔ ایس ڈی پی او سید عظمت حسین شاہ گیلانی نے میڈیا ہاؤس پشین کے نمائندوں کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ مغوی بچے کو تین ہفتے قبل مبینہ طور پر اغوا کیا گیا جس کے بعد مغوی بچی کی والدہ نے واقع

بقیہ 15 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ایس ایس پی گوادر کا سائنس و آرٹ نمائش 2026 کا دورہ

طلباء کی جانب سے پیش کیے گئے سائنسی منصوبوں، تخلیقی ماڈلز اور فن پاروں کا تفصیلی معائنہ

گوادر (خ ن) سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس گوادر عطاالرحمن ترین نے چائنا پاکستان گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول فقیری کالونی میں منعقدہ سائنس و آرٹ نمائش 2026 کا دورہ کیا اس موقع پر ڈی ایس پی گوادر چاکر خان بھی ان کے ہمراہ تھے انہوں نے طلباء کی جانب سے پیش کیے گئے سائنسی منصوبوں، تخلیقی ماڈلز اور فن پاروں کا تفصیلی معائنہ کیا اس موقع پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ایس پی گوادر عطاالرحمن ترین نے کہا کہ طلباء کی جانب سے پیش کیے گئے سائنسی پروجیکٹس اور تخلیقی فن پارے انتہائی شاندار اور قابل ستائش ہیں۔ کم

بقیہ 16 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کی ہدایت پر نان کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے کارروائیاں جاری

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے احکامات اور ڈپٹی کمشنر کوئٹہ ویسٹ منیر احمد کی خصوصی ہدایت پر ضلعی انتظامیہ کی جانب سے عوام کو مقررہ نرخ اور مکمل وزن کے مطابق نان کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے کارروائیاں جاری

بقیہ 14 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

پٹواری کی سند حاصل کرنے والے امیدوار کو میرٹ پالیسی کے مطابق تعیناتی کا آرڈر جاری

نصیر آباد (خ ن) نصیر آباد ڈویژن میں نوے کی دہائی میں پٹواری کی سند حاصل کرنے والے امیدوار کو موجودہ حکومت کی میرٹ پالیسی کے مطابق تعیناتی کا آرڈر جاری کر دیا گیا۔ کمشنر نصیر آباد ڈویژن صلاح الدین نورزئی نے

بقیہ 17 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

تجاوزات، سرکاری نرخنامے کی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جائے گی، اے سی پشین

پشین (خ ن) اسسٹنٹ کمشنر پشین مجیب الرحمن ساتکزئی نے کہا ہے کہ تجاوزات، خود ساختہ مہنگائی، سرکاری نرخنامے کی خلاف ورزی اور ناپ تول میں کمی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی، خلاف ورزی کے مرتکب افراد کے خلاف

بقیہ 20 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

نصیر آباد پولیس کو 16 نئی موٹر سائیکلیں فراہم کر دی گئیں

کوئٹہ (آن لائن) ایس ایس پی نصیر آباد ڈویژن اسد خان ناصر نے کہا ہے کہ پولیس عوام کے جان و مال کے تحفظ اور جرائم کی روک تھام کے لئے فوری رسپانس کرنے کے حوالے سے پولیس کو 16 نئی موٹر سائیکلیں فراہم کر دی گئیں ہے جس سے

بقیہ 21 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بی ایف اے کا ناقص، ملاوٹی اور غیر معیاری خوراک کیخلاف کریک ڈاؤن جاری

36 یونٹس کو جرمانے، 3 یونٹس کو سیل جبکہ متعدد مراکز کو اصلاحی نوٹسز بھی جاری کیے گئے

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر و چیئرمین بی ایف اے کی ہدایت پر بلوچستان فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیموں کا ناقص، ملاوٹی اور غیر معیاری خوراک کے خلاف صوبہ بھر میں کریک ڈاؤن جاری ہے۔ تازہ کارروائیوں کے دوران کوئٹہ، اوستہ محمد، ژوب، تربت، حب اور سبی سمیت مختلف علاقوں میں فوڈ بزنس یونٹس کی چیکنگ کی گئی، جس کے دوران 36 یونٹس کو جرمانے، 3 یونٹس کو سیل جبکہ متعدد مراکز کو اصلاحی نوٹسز بھی جاری کیے گئے۔ ترجمان بی ایف اے کے مطابق کوئٹہ کے علاقوں علمدار روڈ اور طوغی روڈ میں ڈائریکٹر آپریشنز فخر الدین مری کی سربراہی میں کارروائی کے دوران سنگین خلاف ورزیوں پر 2 بیکریاں سیل، 2 فوڈ یونٹس جرمانہ اور 3 کو اصلاحی

بقیہ 13 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈپٹی کمشنر جعفر آباد کی زیر صدارت بلاک شناختی کارڈ کے حوالے سے اجلاس

جن افراد کے شناختی کارڈ بلاک ہیں، تصدیق کے بعد انہیں ان کا حق دلایا جائے گا، ڈپٹی کمشنر

نصیر آباد ڈویژن (خ ن) ڈپٹی کمشنر جعفر آباد خالد خان کی زیر صدارت بلاک شناختی کارڈ کے حوالے سے اہم اجلاس منعقد ہوا ضلعی افسران سمیت انٹیلی جنس اداروں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران بلاک شناختی کارڈ والے افراد کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے اور اپنی مشکلات اور مسائل سے کمیٹی کو آگاہ کیا۔ ڈپٹی کمشنر خالد خان نے کہا کہ بلاک شناختی کارڈ کا مسئلہ سنگین نوعیت کا ہے، جن افراد کے شناختی کارڈ بلاک ہیں ان کی مکمل تصدیق کے بعد انہیں ان کا حق دلایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نادرا اور سیکیورٹی ادارے مشترکہ طور پر ان کیسز کی

بقیہ 18 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ میں عریانی اور فحاشی کا فروغ انتہائی تشویشناک ہے، مولانا عبدالرحمن

انتظامیہ فوری طور پر غیر اخلاقی سرگرمیوں کا نوٹس لے بصورت دیگر احتجاجی لائحہ عمل اختیار کریں گے

کوئٹہ (یو این اے) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن رفیق، ضلعی جنرل سیکرٹری حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، سیکرٹری اطلاعات عبدالغنی شہزاد، عبدالصمد ہتیار، مفتی محمد ابوبکر، عبدالباری شہزاد، اختر جان مری، مولانا جمال الدین حقانی، مفتی رشید احمد حقانی اور حاجی عطا محمد شمشوزئی نے کہا ہے کہ کوئٹہ شہر میں شام ڈھلتے ہی مختلف علاقوں میں سرعام فحاشی، عریانی اور بے حیائی کو فروغ دینے والے عناصر کا سرگرم ہونا انتہائی تشویشناک ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں ایسے عناصر کی آزادانہ نقل و حرکت نہ

بقیہ 19 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

مستونگ، کانک میں پولیس چوکی پر فائرنگ سے ایک اہلکار شہید اور ایک زخمی

کوئٹہ (آن لائن) مستونگ کے علاقے میں کانک میں نامعلوم ملزمان کی پولیس چوکی پر فائرنگ سے ایک اہلکار شہید اور ایک زخمی ہو گیا۔ پولیس کی جوابی کارروائی پر حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ فائرنگ سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ نعش اور زخمی کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا

بقیہ 35 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

انصاف لائرز فورم کے جنرل سیکرٹری عبدالحکیم زرین شمولیت کرنے والوں کے ہمراہ پریس کانفرنس کر رہے ہیں

قلات، قومی شاہراہ پر نامعلوم ملزمان کی جانب سے دھماکہ خیز مواد سے پل کو اڑا دیا گیا

کوئٹہ (آن لائن) قلات کے علاقے میں قومی شاہراہ پر نامعلوم ملزمان کی جانب سے دھماکہ خیز مواد سے پل کو اڑا دیا گیا جس سے قریب سے گزرنے والی مسافر بس میں سوار مسافر زخمی ہو گئے۔ جنہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا دھماکہ کی وجہ

بقیہ 34 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اسسٹنٹ کمشنر رکنی کا ڈاکٹر سعید احمد کے ہمراہ گوشت مارکیٹ کا دورہ

قصائی کی فریج سے 8 کلو مضر صحت گوشت برآمد، اسسٹنٹ کمشنر نے موقع پر ہی تلف کر دیا

رکھنی (خ ن) ڈپٹی کمشنر بارکھان سعید الرحمن کاکڑ کی خصوصی ہدایت پر اسسٹنٹ کمشنر رکنی فہد حسین عمرانی نے ویٹرنری ڈاکٹر سعید احمد کے ہمراہ گوشت مارکیٹ کا دورہ کیا۔ دوران کارروائی قصائی کی فریج سے 8 کلو مضر صحت گوشت برآمد ہوا، جسے اسسٹنٹ کمشنر نے موقع پر ہی تلف کر دیا، جبکہ متعلقہ دکاندار پر جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔ اسسٹنٹ

بقیہ 33 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اُستا محمد کا گورنمنٹ ہائی سکول رستم جمالی کا دورہ

انفراسٹرکچر کی بہتری اور تدریسی ماحول کو سازگار بنانے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے

نصیر آباد (خ ن) ڈپٹی کمشنر اُستا محمد محمد رمضان پلال کی ہدایت کے تحت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اُستا محمد محمد اسماعیل لاشاری نے آج گورنمنٹ ہائی سکول شہید رستم خان جمالی کا دورہ کیا اور سکول میں تعمیر کیے گئے اضافی کمرے کا باقاعدہ افتتاح کیا اس موقع پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر محکمہ تعلیم کے افسران سکول کے ہیڈ ماسٹر اساتذہ کرام اور دیگر متعلقہ حکام بھی موجود تھے افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر محمد اسماعیل لاشاری نے کہا کہ حکومت بلوچستان کی جانب سے ضلع بھر کے تعلیمی اداروں میں طلباء و طالبات کو بہتر اور سازگار تعلیمی

بقیہ 22 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈپٹی کمشنر کیچ یاسر اقبال دشتی سے کیچ کے مختلف وفود کی ملاقات

امن و امان کی صورتحال، بارڈر کی بندش، پی ایس ڈی آئی منصوبے اور دیگر عوامی مسائل سے آگاہ کیا

تربت (خ ن) ڈپٹی کمشنر کیچ یاسر اقبال دشتی سے ضلع کیچ کے مختلف وفود نے ملاقات کی۔ ملاقات میں ضلع کیچ کے عوام کو درپیش مختلف عوامی و اجتماعی مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا ملاقات میں میونسپل کارپوریشن تربت کے چیف آفیسر شعیب ناصر، ڈی ایم اے کے ڈپٹی ڈائریکٹر ملک ریحان دشتی، انجمن تاجران کیچ کے صدر نثار احمد جوسکی، اعجاز احمد جوسکی، اسحاق روشن، عبدالرحمن ننگر، ظریف زدگ، ٹھیکیدار زبیر، کہدہ نور، فضل کریم، گلزار دوست،

بقیہ 23 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بھوسہ منڈی کے رہائشی روزی خان خلجی پریس کانفرنس کر رہے ہیں

وزیر اعلیٰ پنجاب کو نفرت انگیز باتوں سے گریز کرنا چاہیے، عبدالحکیم زرین

کوئٹہ (آن لائن) انصاف لائرز فورم کے جنرل سیکرٹری عبدالحکیم زرین ایڈووکیٹ اور سینئر نائب صدر ہمایوں بلوچ، عالم خان کاکڑ، شمس رند نے کہا کہ موجودہ بحرانی کیفیت میں ملک کو جوڑنے کی

بقیہ 24 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بزرگ صحافی سید خلیل الرحمن کی وفات پر تعزیت کا سلسلہ جاری

کوئٹہ (این این آئی) بزرگ صحافی سید خلیل الرحمن کی وفات پر تعزیت کا سلسلہ جاری ہے گزشتہ روز عبدالباقی بزنجو، رشید ناصر، غلام نبی مری، الطاف حسین مگھر، سید احمد، رضا الرحمن، عبدالخالق رند، نور الہی بگٹی، فرید اللہ، سید گلزار شاہ احمدوتی، امین اللہ

بقیہ 27 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

نصیر آباد پولیس کو جدید پولیسنگ کے تحت 16 نئی موٹر سائیکلیں فراہم

آئی جی کی ہدایات پر ایس ایس پی نے نئی موٹر سائیکلیں مختلف تھانوں اور 15 مددگار کے حوالے کر دیں

کوئٹہ (یو این اے) آئی جی پولیس بلوچستان کی خصوصی ہدایات پر پولیسنگ کے طریقہ کار میں بہتری، استحکام اور دائرہ کار میں فعالیت لانے کے لیے صوبے کے مختلف اضلاع کو موٹر سائیکلوں کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے، اور اسی تسلسل میں نصیر آباد پولیس کو بھی 16 نئی CG-125 موٹر سائیکلیں فراہم کر دی گئی ہیں۔ نئی موٹر سائیکلیں ایس ایس پی نصیر آباد اسد خان ناصر کی جانب سے پولیس تھانہ سٹی، صدر، منگولی، منجھوشوری، میر حسن اور 15 مددگار کے حوالے کی گئیں۔ اس موقع پر ایس ایس پی اسد خان ناصر نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جدید وسائل اور نئی موٹر سائیکلوں کی فراہمی سے نہ صرف پولیس گشت کے دائرے میں نمایاں اضافہ

بقیہ 25 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

گوادر، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (خواتین) کا مختلف گرلز اسکولوں کا دورہ

تدریسی سرگرمیوں، بنیادی سہولیات اور درپیش مسائل کا تفصیلی جائزہ لیا

گوادر (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے تعلیمی شعبے میں اصلاحات، تعلیمی اداروں کی بہتری اور طلبہ کو معیاری و سازگار تعلیمی ماحول کی فراہمی کے وژن کے تحت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (خواتین) زرا تون بلوچ نے مختلف سرکاری گرلز اسکولوں کا دورہ کیا اور تدریسی سرگرمیوں، بنیادی سہولیات اور درپیش مسائل کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس موقع پر گورنمنٹ گرلز پرائمری اسکول کو ہماڑی وارڈ میں کلاس روم کی کمی کا جائزہ لیا گیا، جہاں بعد وجگہ

بقیہ 26 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اسسٹنٹ انجینئرز کو ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل ترقی دینے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ابراہیم زہری

کوئٹہ (این این آئی) پاکستان ڈپلومہ انجینئرز فیڈریشن کے صوبائی جنرل سیکرٹری حاجی محمد ابراہیم زہری، لوکل گورنمنٹ کے جنرل سیکرٹری امین اللہ کاسی، نائب صدر نور احمد قمرانی، فنانس سیکرٹری منیر احمد لودھی، میر عبدالرحمن کھیتران، خاور بیگ، خالد ملغانی اور نسیم کاسی نے اپنے مشترکہ بیان

بقیہ 31 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

تربت، ایئرپورٹ روڈ پر ٹریفک حادثہ، پک اپ گاڑی پیچھے سے ٹریکٹر سے ٹکرا گئی

تربت (آن لائن) ایئرپورٹ روڈ پر اقبال اسٹیڈیم کے قریب ٹریفک حادثہ، پک اپ گاڑی پیچھے سے ٹریکٹر سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں گاڑی سوار معمولی زخمی ہوا، جبکہ ٹریکٹر ڈرائیور کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ریچی شاہدین نے بتایا کہ ٹریکٹر

بقیہ 29 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اسسٹنٹ کمشنر خضدار نے شہر بھر میں شیشہ کیفے چلانے پر پابندی عائد کر دی

فیصلے کا مقصد نوجوان نسل کو منفی و مضر صحت سرگرمیوں سے محفوظ رکھنا اور امن و امان کی فضا کو بحال رکھنا ہے

خضدار (خ ن) ڈپٹی کمشنر خضدار عبدالرزاق ساسولی کی خصوصی ہدایات پر عمل درآمد کرتے ہوئے اسسٹنٹ کمشنر خضدار حفیظ اللہ کاکڑ نے شہر بھر میں شیشہ کیفے چلانے پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے۔ اس اہم فیصلے کا مقصد نوجوان نسل کو منفی و مضر صحت سرگرمیوں سے محفوظ رکھنا اور علاقے میں امن و امان کی فضا کو بحال رکھنا ہے۔ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے تمام ہوٹل، ریسٹورنٹ اور کیفے مالکان کو سخت تنبیہ جاری کی گئی ہے کہ وہ شیشہ کیفے کا سلسلہ فوراً بند

بقیہ 32 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اوستہ محمد، ڈکیتی کیخلاف بگٹی اور عمرانی برادری کا پولیس کیخلاف نعرے بازی

کار ڈکیتی کی اطلاع پولیس کو دی لیکن ایس ایچ او ہمارے ساتھ کوئی تعاون نہیں کیا، مظاہرین

اوستہ محمد (نامہ نگار) سٹی تھانہ کے حدود سے کار ڈکیتی کے خلاف بگٹی اور عمرانی برادری کا پولیس کے خلاف نعرے بازی کی عزت فقیر ہوٹل کے قریب مسلح ڈاکوؤں نے اسلحہ کے زور پر برکت عمرانی سے کار گاڑی چھین کر فرار ہو گئے جس پر کار مالکان نے ڈاکوؤں کا پیچھا کیا گوٹھ دھیانی میں ڈاکوؤں اور کار مالکان بگٹی عمرانی برادری کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا ڈاکو گاڑی چھوڑ کر فرار ہو گئے واقع کے

بقیہ 30 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ضلعی انتظامیہ عوام کی فلاح و بہبود اور پسماندگی کے خاتمے کیلئے کوشاں ہے، ڈپٹی کمشنر برشور

برشور (خ ن) ڈپٹی کمشنر برشور فلائٹ لیفٹیننٹ (ر) خالد شمس نے کہا ہے کہ ضلعی انتظامیہ برشور کے عوام کی فلاح و بہبود اور پسماندگی کے خاتمے کے لیے شب و روز کوشاں ہے۔ عوام کو سرکاری دفاتر کے چکروں سے نجات دلانے کے لیے بہت

بقیہ 28 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

قائد اعظم کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر پاکستان کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے، مشاہد حسین

قائد اعظم کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تعلیم، انسانی حقوق، خواتین کی بااختیار شمولیت اور کرپشن کے خاتمے کو قومی ترجیحات بنانا ہوگا

طلبہ پر زور دیا کہ وہ قائد اعظم کے افکار کو عملی زندگی کا حصہ بنائیں اور محنت، دیانت و ذمہ داری کے ذریعے ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں

اسلام آباد (این این آئی) سینئر سیاستدان سینیٹر مشاہد حسین سید نے کہا ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح کا

بقیہ 47 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈائریکٹر نیب بلوچستان سلیم احمد و دیگر طلباء کو بدعنوانی کیخلاف آگاہی و تدارک پر لیکچر دے رہے ہیں

ہمت کوئٹہ / مستونگ

پرنٹر و پبلشر نادر حسین زمرد نے روزنامہ ہمت کوئٹہ / مستونگ قلات پریس کوئٹہ سے چھپوا کر روزنامہ ہمت جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔

چیف ایڈیٹر: نادر حسین زمرد

081 - 2005129
081 - 2011314

نیوز سیکشن: 081-2834643
فیکس آفس: 081-2827323

کوئٹہ، پبلک ہیلتھ اسکول کوئٹہ کی پرنسپل ڈاکٹر صفیہ مینگل چارج سنبھالنے کے بعد پبلک ہیلتھ سکول کے مختلف شعبوں کا معائنہ کررہی ہیں

کوہستان مری تا سبی قومی شاہراہ پر چار کرنگی روڈ کی تعمیر کا کام آخری مراحل میں داخل

منصوبے کی تکمیل سے سفر کا دورانیہ کم اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا، سائٹ انچارج سہیل مری

کوہستان مری (یو این اے) بلوچستان کے ضلع کوہستان مری میں کوہستان مری تا سبی قومی شاہراہ پر چار کرنگی روڈ کی تعمیر کا کام آخری مراحل میں داخل ہو گیا ہے۔ سڑک کی تکمیل سے کوہستان مری اور سبی کے درمیان سفر کا دورانیہ نمایاں طور پر کم ہونے کے ساتھ مسافروں کو سفری سہولت بھی میسر آئے گی۔ تفصیلات کے مطابق کوہستان مری تا سبی قومی شاہراہ پر ایگزیکٹو انجینئر محبت مری کی زیر نگرانی تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہے۔ قومی شاہراہ پر کام کرنے والے سائٹ انچارج سہیل مری نے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ شاہراہ کی کٹنگ کا کام تقریباً آخری مراحل میں پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ جلد ہی سڑک کو ریس موڑ کے مقام پر پرانی شاہراہ سے ملا دیا جائے گا، جس کے بعد اس روٹ پر سفر کرنے والے شہریوں کو آمدورفت میں مزید آسانی ہوگی اور کوہستان مری سے سبی تک سفر کے وقت میں بھی نمایاں کمی آئے گی۔ مقامی شہریوں نے شاہراہ کی تعمیر کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ منصوبے کی تکمیل سے علاقے میں آمدورفت، تجارت اور دیگر معاشی سرگرمیوں کو بھی فروغ ملے گا۔

اوتھل، گورنمنٹ بوائز ماڈل ہائیر سیکنڈری اسکول میں گرین اسکول مہم کا انعقاد

ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے نئی نسل میں درختوں اور قدرتی وسائل کے تحفظ کا شعور بیدار کرنا ہوگا

اوتھل (یو این اے) گورنمنٹ بوائز ماڈل ہائیر سیکنڈری اسکول اوتھل میں ماحولیاتی تحفظ، ... کے علاقوں میں صفائی کی، پودوں کی دیکھ بھال کی اور درختوں کو پانی دیا۔ اس موقع پر اسکول کے پرنسپل محمد سلیم سرپرہ نے مہم کی قیادت کرتے ہوئے طلبہ کی عملی کاوشوں کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیاتی آلودگی، بڑھتی ہوئی گرمی اور موسمیاتی تبدیلی موجودہ دور کے اہم مسائل ہیں، جن سے نمٹنے کے لیے نئی نسل میں درختوں، صاف ہوا، پانی اور قدرتی وسائل کے تحفظ کا شعور پیدا کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکول صرف کتابی تعلیم کا مرکز نہیں ... عزم کا اظہار کیا کہ وہ اسکول کو صاف، سرسبز اور خوبصورت بنانے کے ساتھ ساتھ اپنے گھروں اور معاشرے میں بھی ماحول دوست سرگرمیوں کو فروغ دیں گے۔ اسکول انتظامیہ کے مطابق گرین اسکول مہم کو مستقل سرگرمی بنانے کے لیے پودوں کی نگہداشت، ہفتہ وار صفائی مہم، پانی کے ضیاع کی روک تھام اور مزید شجرکاری سمیت مختلف اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔

ژوب، لوکل گورنمنٹ کے ڈیلی ویجیز کی تنخواہوں کی بندش سے میونسپل سروسز معطل

پنجاب سے گندم، آٹا، چینی اور کھاد کی ترسیل پر پابندی سے صوبے بھر میں قلت پیدا ہوگئی ہے، باران خان

ژوب (یو این اے) مرکزی انجمن تاجران ضلع ژوب کے صدر باران خان کلیوال، حاجی محمد دین خروٹی اور حبیب الرحمن کاکڑ نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ گزشتہ دو ماہ سے لوکل گورنمنٹ کے ڈیلی ویجیز ملازمین تنخواہیں بند ہے جس کی وجہ سے تمام بلدیاتی ادارے مالی بحران کا شکار ہے بلوچستان کے تمام شہروں میں میونسپل سروسز بند ہے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے اور ڈیلی ویجیز ملازمین خودکشی کرنے پر مجبور ہے دوسری جانب بلوچستان کے عوام بیروزگاری کی شدید مشکلات سے دوچار ہے، اسی طرح پنجاب سے بلوچستان آنے والی گندم، آٹا، کھاد اور چینی کی ترسیل پر بھی پابندی عائد ہے، جس کے باعث پورے بلوچستان میں آٹے کی شدید قلت اور قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں غریب عوام آٹا خریدنے پر سخت پریشان ہے صوبائی حکومت لوکل گورنمنٹ اور عوامی مسائل پر فوری طور پر توجہ دیں تاکہ غریب عوام کی مسائل حل ہوجائے۔

تمبو اور بابا کوٹ میں چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں تشویشناک ہیں، میر زوار خان عمرانی

عوام جان و مال کے تحفظ سے محروم اور انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے، نوٹس لینے کا مطالبہ

نصیرآباد (یو این اے) معروف ایڈووکیٹ و تمبو کے قبائلی رہنما میر زوار خان عمرانی نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا کہ تحصیل تمبو اور بابا کوٹ میں آئے روز چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں تشویشناک حد تک بڑھتی جا رہی ہیں، جبکہ عوام اپنے جان و مال کے تحفظ کے حوالے سے شدید خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ علاقے میں مسلسل وارداتوں کے باوجود انتظامیہ خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ میر زوار خان عمرانی نے کہا کہ عوام نے انتظامیہ کو امن و امان برقرار رکھنے اور چوری کی وارداتوں کی روک تھام کی ذمہ داری سونپی ہے، مگر اگر شہریوں کے گھروں، دکانوں اور املاک کا تحفظ بھی یقینی نہ بنایا جا سکے تو یہ صورتحال انتہائی افسوسناک اور قابل تشویش ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تحصیل تمبو اور بابا کوٹ میں چوری کی حالیہ وارداتوں کا فوری نوٹس لیا جائے، گشت کا نظام مؤثر بنایا جائے، ملوث عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔ میر زوار خان عمرانی نے کہا کہ عوام کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جا سکتا۔ انتظامیہ اپنی ذمہ داری پوری کرے، بصورت دیگر عوامی سطح پر اس غفلت کے خلاف بھرپور آواز اٹھائی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ امن و امان ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور اس حق کے تحفظ کے لیے ہر آئینی و قانونی فورم پر آواز بلند کی جائے گی۔

گنداخہ گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول میں یوم دفاع پاکستان کے سلسلے میں تقریب

1965 کی جنگ کے شہدا اور غازیوں کی قربانیاں ہماری قومی تاریخ کا روشن باب ہیں، ہیڈ ماسٹر طالب حسین جمالی

گنداخہ (یو این اے) گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول چوکی جمالی میں ہیڈ ماسٹر طالب حسین جمالی کی نگرانی میں 6 ستمبر یوم دفاع پاکستان کے سلسلے میں ایک پروقار اور جذبہ حب الوطنی سے سرشار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں اساتذہ کرام اور طلبا نے بھرپور شرکت کی۔ تقریب کے دوران طلبا نے یوم دفاع پاکستان کی مناسبت سے تقاریر، ملی نغمے اور ٹیبلو پیش کر کے وطن سے محبت، قومی یکجہتی اور شہدا وطن سے عقیدت کا اظہار کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ہیڈ ماسٹر طالب حسین جمالی استاد محمد حنیف سیال و دیگر اساتذہ کرام نے کہا کہ یوم دفاع پاکستان ہماری قومی تاریخ کا ایک ناقابل فراموش دن ہے، جو ہمیں 1965 کی جنگ میں پاک فوج اور پاکستانی قوم کی بے مثال بہادری، عزم، قربانی اور قومی یکجہتی کی یاد دلاتا ہے۔ 6 ستمبر ہمیں ان شہدا اور غازیوں کی لازوال قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے جنہوں نے مادر وطن کے دفاع اور سلامتی کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ 1965 میں پاکستانی قوم نے اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے ناپاک عزائم کو ناکام بنایا۔ پاک فوج کے جوانوں نے جرات، بہادری اور شجاعت کی وہ مثالیں قائم کیں جو آج بھی ہماری نوجوان نسل کے لیے مشعل راہ ہیں۔ شہدا اور غازیوں کی قربانیاں ہماری قومی تاریخ کا روشن باب ہیں جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

اوتھل، لسبیلا انسٹی ٹیوٹ فار ماڈرن سائنسز حب کے زیر اہتمام سرکٹ ہاؤس میں منعقدہ ڈپلومہ و سرٹیفکیٹس تقسیم کی تقریب کے موقع پر کمشنر لسبیلہ سائرہ عطاء بلوچ، میر منہ صلاح الدین و دیگر خطاب کررہے ہیں

ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹس کا حصول طلبہ و طالبات کی محنت کا نتیجہ ہے، سائرہ عطاء

تربیتی پروگرام نوجوانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے اور عملی زندگی میں بہتر مواقع حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں

اوتھل (رپورٹ/ حنیف چنہ) لسبیلا انسٹی ٹیوٹ فار ماڈرن سائنسز حب کے زیر اہتمام طلبہ و طالبات میں ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹس تقسیم کرنے کے حوالے سے سرکٹ ہاؤس اوتھل میں ایک پُروقار تقریب کا ... نے لسبیلا انسٹی ٹیوٹ فار ماڈرن سائنسز حب کی جانب سے نوجوانوں کو تربیت فراہم کرنے کے اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے ادارے اور پروگرام نوجوانوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے میں اہم ...

بزرگ صحافی خلیل الرحمان اور سینئر فوٹو جرنلسٹ موسیٰ فرمان کا انتقال صحافت کا بڑا نقصان ہے، دالبندین پریس کلب

دالبندین (یو این اے) دالبندین پریس کلب کا بزرگ صحافی خلیل الرحمان اور سینئر فوٹو جرنلسٹ موسیٰ فرمان کے انتقال پر اظہار تعزیت دالبندین پریس کلب کے سرپرست اعلیٰ علی احمد ریکی، صدر حاجی فاروق سیاہ پادزہ، جنرل سیکرٹری ریاض بلوچ، سینئر نائب صدر ظاہر شہزاد نوتیزئی، نائب صدر قمر زمان ... فوٹو جرنلسٹ موسیٰ فرمان کے انتقال پر گہرے رنج و غم اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مرحومین کی صحافتی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ خلیل الرحمان اور موسیٰ فرمان نے اپنی زندگی صحافت کے شعبے کے لیے وقف کیے رکھی اور ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ دالبندین پریس کلب کے عہدیداران و اراکین نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سبی میں طویل عرصے سے تعطل کا شکار ہاکی گراؤنڈ بحال، افتتاح کے بعد سبی گرین نے شو میچ جیت لیا

سبی (یو این اے) طویل عرصے سے تعطل کا شکار ہاکی گراؤنڈ مکمل، افتتاح کر دیا گیا، سبی گرین نے افتتاحی شو میچ جیت لیا سبی میں طویل عرصے سے تعطل کا شکار ہاکی گراؤنڈ کی تعمیر و تکمیل کے بعد باقاعدہ افتتاح کر دیا گیا۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی سردارزادہ میر دینار خان ڈومکی، ڈپٹی کمشنر سبی میجر (ر) الیاس کبزئی اور سابق ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ لائیو اسٹاک ہاکی ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر محمد جمال مری نے مشترکہ طور پر ہاکی گراؤنڈ کا افتتاح کیا۔ مہمان خصوصی کی گراؤنڈ آمد پر ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر بابر علی سیلاچی نے ان کا پرتپاک استقبال کیا جبکہ روایتی اجرک پہنا کر معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق سبی میں کھیلوں کے فروغ اور نوجوانوں کو کھیلوں کی بہتر سہولیات کی فراہمی کے لیے طویل عرصے سے تعطل کا شکار ہاکی گراؤنڈ کی تکمیل ایک اہم پیش رفت قرار دی جا رہی ہے۔ افتتاحی تقریب میں اسسٹنٹ کمشنر سبی ملک بہادر خان منگوکی، میر اللہ داد جتوئی، بابو دین محمد مرغزانی، وڈیرہ دیدار سیلاچی، پیرا بخش ...

گڈانی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز کی ہدایت پر گجا نیٹ ٹرالرز کیخلاف کریک ڈاؤن

حدود سے تجاوز کرنے والے ٹرالرز کے خلاف فوری کارروائی کا حکم، مقامی ماہیگیروں کی جانب سے اقدام کا خیر مقدم

گڈانی (یو این اے) نئے تعینات ہونے والے اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز عبدالہادی کی خصوصی ہدایت پر فشریز پٹرولنگ ٹیم کی گجا نیٹ ٹرالرز کے خلاف ان ایکشن اپنے حدود سے تجاوز کرنے والی ٹرالرز کی فوری گرفتاری کا حکم تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں سوشل میڈیا پر سمندر میں گجانیٹ ٹرالرز کی اپنے حدود سے تجاوز اور سمندری حیات کی نسل کشی حوالے سے چلنے والی خبروں پر ایکشن لیتے ہوئے نوٹس لیتے ہوئے اپنی پٹرولنگ ٹیم کو فوری ہدایت دی کہ وہ ٹرالرز کو حدود سے تجاوز کرنے پر گرفتار کرکے قانونی کارروائی کریں تاکہ ساحل قریب چھوٹی کشتیوں والے ماہیگیر متاثر نہ ہوں بصورت دیگران ٹرالرز کے خلاف فوری کارروائی کی جائے اس صورتحال حال گزشتہ چند روز سے گڈانی و گردونواح کے ساحلوں سے ٹرالرز کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنی حد سے تجاوز نہ کریں اس اثنا میں ماہیگیر حلقوں نے عبدالہادی کی کاوشوں کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ موصوف گڈانی و گردونواح کے ساحلوں پر گجا نیٹ وائر نیٹ والوں کو کسی صورت بارہ ناٹیکل میل سے تجاوز نہیں کرنے دیں گے جس چھوٹی کشتیوں والے ماہیگیر باآسانی مچھلیوں کا شکار کرسکیں گے۔

کوہستان مری میں مہنگائی عروج پر، غریب اور متوسط طبقہ بنیادی ضروریات سے محروم

پرائس کنٹرول کمیٹی کی عدم توجہی کے باعث دکانداروں کی من مانی جاری ہے، شہریوں کا فوری نوٹس لینے کا مطالبہ

کوہستان مری (یو این اے) بلوچستان کے ضلع کوہستان مری میں مہنگائی عروج پر پہنچ گئی، غریب اور متوسط طبقہ دو وقت کی روٹی پوری کرنے کے لیے پریشان، جبکہ پرائس کنٹرول کمیٹی کی مؤثر کارروائیاں دکھائی نہیں دے رہیں۔ تفصیلات کے مطابق ضلع کوہستان مری میں روزمرہ استعمال کی اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے باعث شہری شدید مشکلات سے دوچار ہیں۔ مہنگائی نے غریب عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور محدود آمدن رکھنے والے خاندانوں کے لیے گھر کا چولہا چلانا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ بازاروں میں اشیائے خورونوش کی قیمتوں پر مؤثر نگرانی نہ ہونے کے باعث دکاندار من مانے نرخ وصول کر رہے ہیں۔ دوسری جانب پرائس کنٹرول کمیٹی کی جانب سے باقاعدگی سے بازاروں کا معائنہ اور گرانفروشوں کے خلاف کارروائیاں نظر نہیں آ رہیں۔ عوام نے ڈپٹی کمشنر اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ بازاروں میں نرخوں کی سخت نگرانی کی جائے

الفلاح قرآن انسٹیٹیوٹ میں سلمان آصف کا ریاست مدینہ اور پاکستان پر لیکچر

پاکستان اللہ کی عظیم نعمت ہے، ہر شہری کو اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ سلمان آصف

کوئٹہ (آن لائن) الفلاح قرآن انسٹیٹیوٹ نے ریاست مدینہ اور پاکستان کے عنوان سے ایک خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا۔ ایجوکیشن فریالو جسٹ، ویژنٹ کاونسلر، آتھر، ڈائریکٹر ای آر ڈی سی سلمان آصف صدیقی نے لیکچر دیا۔ خصوصی لیکچر کے ... نظام قائم کریں گے اور انفرادی و اجتماعی زندگی، عدلیہ اور دیگر تمام اداروں کو شریعت کے تابع رکھیں گے، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے ہمیں یہ پاک سرزمین عطا فرمائی، مگر افسوس کہ ہم اللہ تعالیٰ سے کیے گئے اپنے وعدے کو پورا نہ کرسکے۔ ...

یونیورسٹی آف مکران میں رائز بلوچستان پروگرام کے تحت آئی ٹی کورسز کی اورینٹیشن کا انعقاد

پنجگور (یو این اے) یونیورسٹی آف مکران میں RISE بلوچستان پروگرام کے تحت آئی ٹی کورسز کے اورینٹیشن پروگرام کا انعقاد حکومت بلوچستان کے RISE بلوچستان پروگرام کے تحت یونیورسٹی آف مکران پنجگور میں طلبہ و طالبات کے لیے مختلف آئی ٹی کورسز کے اورینٹیشن سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد طلبہ و طالبات کو جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا اور انہیں روزگار، فری لانسنگ، آن لائن کاروبار اور ڈیجیٹل معیشت کے نئے مواقع سے روشناس کرانا ہے۔ حکومت بلوچستان اور RISE بلوچستان پروگرام کے تعاون سے یونیورسٹی آف مکران میں ویب ڈویلپمنٹ، گرافکس ڈیزائننگ، ای کامرس اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ کے کورسز شروع کیے گئے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت یونیورسٹی آف مکران کے مجموعی طور پر 100 طلبہ و طالبات کو تربیت فراہم کی جائے گی اس موقع پر وائس چانسلر یونیورسٹی آف مکران پروفیسر ڈاکٹر میر سادات بلوچ اور RISE بلوچستان پروگرام کے کوآرڈینیٹر مجاہد علی بلوچ نے طلبہ و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں تعلیم کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی سے واقفیت اور عملی مہارتوں کا حصول بھی ناگزیر ہو چکا ہے۔ دنیا تیزی سے ڈیجیٹل معیشت کی جانب بڑھ رہی ہے، جہاں نوجوانوں کے لیے روایتی روزگار کے ساتھ ساتھ فری لانسنگ، آن لائن کاروبار اور ڈیجیٹل سروسز کے وسیع مواقع موجود ہیں انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو ایسی جدید اور عملی مہارتیں سیکھنی چاہئیں جو انہیں مستقبل میں روزگار اور خودروزگار کے بہتر مواقع فراہم کرسکیں۔ انہوں نے طلبہ و طالبات پر زور دیا کہ وہ اس تربیتی پروگرام میں بھرپور دلچسپی لیں، محنت اور مسلسل مشق کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنائیں اور دستیاب مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

بھاگ، سیلاب متاثرین کی خبر کا ڈی سی کچھی نے نوٹس لے لیا

... بن گئے، جبکہ متاثرین کو صحت اور امدادی سہولیات کی عدم فراہمی کی خبر میڈیا پر نشر ہونے کے بعد ڈپٹی کمشنر کچھی میر ممتاز کھیتران نے نوٹس لے لیا ڈپٹی کمشنر کے احکامات اور ڈی ایچ او کچھی ڈاکٹر ایاز احمد قریشی کی ہدایت پر ایم ایس سول ہسپتال بھاگ کے زیر نگرانی گوٹھ سونا خان ابڑو میں ایک روزہ فری میڈیکل کیمپ قائم کیا گیا۔

دالبندین میں مہنگائی بے قابو، آٹا اور روٹی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے پر عوام سراپا احتجاج

انتظامیہ نام کی کوئی چیز موجود نہیں، دالبندین کے اسسٹنٹ کمشنر مہنگائی اور گرانفروشی پر قابو پانے میں ناکام، عوامی حلقے

دالبندین (یو این اے) دالبندین میں مہنگائی بے قابو، عوام کا کوئی پرسان حال نہیں دالبندین میں مہنگائی بے قابو ہوگئی ہے اور اشیائے ضروریہ کی قیمتیں غریب عوام کی دسترس سے باہر ہوتی جارہی ہیں۔ نان بائیوں نے بھی فی روٹی کی قیمت بڑھا کر 40 روپے کردی ہے، جبکہ 50 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت 8 ہزار روپے سے تجاوز کرگئی ہے۔ اسی طرح 20 کلو آٹے کا تھیلا بھی 3 ہزار روپے سے زائد میں فروخت کیا جارہا ہے۔ عوامی حلقوں نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دالبندین میں آٹا فروخت کرنے والے بیشتر تاجر کروڑ پتی بن چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا آٹے کی فروخت میں اتنی زیادہ کمائی ہے یا روزانہ درجنوں ٹرک آٹا فروخت کرکے لاکھوں روپے کمائے جارہے ہیں؟ تاہم عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ عوامی حلقوں کے مطابق مبینہ طور پر کوئٹہ کی فلور ملز اور آٹا فروشوں کی ملی بھگت سے 50 کلو آٹے کے تھیلے میں مقررہ وزن پورا نہیں ہوتا، جبکہ 20 کلو کے تھیلے میں بھی مکمل وزن نہیں دیا جاتا، لیکن صارفین سے مکمل وزن کی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ دوسری جانب آٹا مہنگے داموں فروخت کرکے عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا جارہا ہے۔ عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ آٹا فروش مبینہ طور پر راتوں رات کروڑ پتی سے ارب پتی بن رہے ہیں، جبکہ غریب عوام مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ عوامی حلقوں نے مزید کہا کہ دالبندین کے اسسٹنٹ کمشنر شہر میں پرائس کنٹرول اور بڑھتی ہوئی مہنگائی پر قابو پانے میں بری طرح ناکام ہوچکے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دالبندین میں انتظامیہ نام کی کوئی چیز موجود نہیں۔ سبزی فروش، پھل فروش، آٹا فروش اور پرچون کے دکاندار من مانی قیمتیں وصول کرکے غریب عوام کو لوٹ رہے ہیں، جبکہ انتظامیہ نے شہر کو گرانفروشوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ عوامی حلقوں نے انتظامیہ کی بے حسی اور مبینہ نااہلی پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دالبندین سمیت پورے ضلع چاغی میں گرانفروشوں کے خلاف انتظامیہ کی رٹ کہیں نظر نہیں آتی۔ عوام اس وقت شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ عوامی حلقوں نے چیف سیکرٹری بلوچستان سے مطالبہ کیا ہے کہ دالبندین سمیت ضلع چاغی میں بڑھتی ہوئی مہنگائی، گرانفروشی اور آٹے کے مبینہ کم وزن کی فوری طور پر تحقیقات کرائی جائیں

پنجگور کو سمر زون میں شامل کرنے کا فیصلہ مسترد

شدید سردی اور اسکولوں میں ہیٹنگ سسٹم نہ ہونے سے بچوں کی صحت متاثر ہوگی، وطن ٹیچرز ایسوسی ایشن

پنجگور (یو این اے) وطن ٹیچرز ایسوسی ایشن، آل بلوچستان پروگریسیو پرائیویٹ سکول ایسوسی ایشن پنجگور اور ... بچوں اور والدین کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گرمیوں میں موسم یہاں قابل برداشت ہے اور گرمی کا موسم ... نے کر آج تک یہاں کی موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سکولوں کی چھٹیاں سردی میں رکھی گئی ہیں اور یہ فیصلہ بچوں کی بہتر صحت اور تعلیم کی تحفظ کیلئے کیا گیا تھا۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکام بالا کی طرف سے زمینی حقائق کو نظر انداز کرکے اس پالیسی کو تبدیل کرکے سردی کی چھٹیاں گرمی میں منتقل کرنے کی نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے جو پنجگور کے ... ایس ٹی فورم کے مرکزی صدر ملک متبول احمد و دیگر ذمہ داران موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ حکام بالا اور محکمہ تعلیم کے ذمہ داران پنجگور میں سردی کی شدت، سکولوں میں سردی سے بچاؤ کے انتظامات کی عدم دستیابی اور بچوں اور والدین کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجگور کو سمر زون میں منتقل کرنے کی نوٹیفکیشن کو منسوخ کرکے پھر ونٹر زون بحال کیا جائے۔

کھلے خشک دودھ کی فروخت پر پابندی، ضلعی انتظامیہ کی کارروائیاں

تحریر: ہمایوں ارشد
(ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس کوئٹہ)

بچے قوم کا مستقبل ہوتے ہیں، لیکن اس مستقبل کی بنیاد صحت مند جسم اور بہتر نشوونما پر قائم ہوتی ہے۔ ایک شیر خوار بچے کے لیے خوراک کا انتخاب محض گھر کی ایک معمولی ضرورت نہیں بلکہ اس کی صحت، نشوونما اور زندگی کے تحفظ سے جڑا ہوا معاملہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچوں کو دی جانے والی ہر غذائی چیز کے معیار اور حفاظت پر خصوصی توجہ دینا ضروری ... تصاویر والے پیکٹس میں بھی فروخت کیا جاتا ہے۔ ایسی صورتحال میں سب سے اہم سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیا والدین کو معلوم ہے کہ وہ اپنے بچے کو جو دودھ دے رہے ہیں، وہ کہاں تیار ہوا، کب تیار ہوا، اس کی میعاد کیا ہے اور اسے کس ماحول میں محفوظ رکھا گیا؟ خشک دودھ کیا ہے اور کیا یہ فائدہ مند ہے؟ خشک دودھ بنیادی طور پر دودھ کو صنعتی طریقے سے اس میں موجود پانی سے پاک کرکے پاؤڈر کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے۔ اگر یہ کسی باقاعدہ، رجسٹرڈ اور معیاری کمپنی کی تیار کردہ مصنوعات ہو ... اور رجسٹرڈ فارمولا دودھ ایک الگ معاملہ ہے، کیونکہ اسے مخصوص معیار اور ضوابط کے تحت تیار کیا جاتا ہے۔ اس لیے کھلے اور نامعلوم پاؤڈر کو کسی معروف کمپنی کے معیاری فارمولا دودھ کا متبادل سمجھنا درست نہیں۔ کھلے دودھ کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟ کھلے خشک دودھ کے استعمال میں سب سے بڑا مسئلہ اس کی قابل اعتماد شناخت اور حفاظت ہے۔ جب دودھ کھلے وزن کے حساب سے فروخت کیا جائے تو عام صارف کے لیے یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اس کی اصل کیا ہے، اسے کب تیار کیا گیا، اس کی میعاد کب ختم ہوگی اور اسے کن حالات میں ذخیرہ کیا گیا۔ کھلے برتنوں، ڈبوں یا تھیلوں میں رکھا ہوا پاؤڈر نمی، گرد و غبار، حشرات اور جراثیمی آلودگی کا شکار ہو سکتا ہے۔ اگر کسی مرحلے پر اس میں ملاوٹ ہو جائے تو والدین کے لیے محض دیکھنے یا چکھنے سے اس کی شناخت کرنا بھی آسان نہیں ہوتا۔ یہ معاملہ اس لیے مزید حساس ہے کہ نومولود اور کم عمر بچوں کا مدافعتی نظام ابھی مکمل طور پر مضبوط نہیں ہوتا۔ ...

ژوب: ڈپٹی کمشنر محمد عارف غیر قانونی کاروبار کرنے والے دکانوں کو سیل کیا جارہا ہے

رکھتا ہے، لیکن دودھ اسی وقت فائدہ مند ہو سکتا ہے جب وہ معیاری، محفوظ اور صحت کے اصولوں کے مطابق تیار اور محفوظ کیا گیا ہو۔ اگر اس کے معیار، اصل، اجزا یا محفوظ رکھنے کے طریقہ کار کے بارے میں ہی یقین نہ ہو تو والدین کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے بچے کو کیا دے رہے ہیں۔ بلوچستان، خصوصاً کوئٹہ میں ایک عرصے سے بچوں کے لیے خشک دودھ کھلے وزن کے حساب سے فروخت کیے جانے کا معاملہ سامنے آ رہا ہے۔ بعض دکانوں اور میڈیکل اسٹورز پر ایسا پاؤڈر کھلے ڈبوں، تھیلوں یا برتنوں میں موجود ہوتا ہے، جبکہ بعض اوقات مقامی ناموں، غیر واضح برانڈنگ یا بچوں کی ... لیبلنگ کے ساتھ بند پیکٹ میں فروخت کی جائے تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بچوں کے لیے مخصوص فارمولا دودھ میں بچے کی ضروریات کے مطابق پروٹین، چکنائی، کاربوہائیڈریٹس، وٹامنز اور معدنیات شامل کیے جاتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے ماں کا دودھ دستیاب نہ ہو یا طبی مشورے کے مطابق فارمولا دودھ ضروری ہو تو معیاری فارمولا دودھ ایک قابل استعمال متبادل ہو سکتا ہے۔ یہاں ایک بنیادی فرق سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔ مسئلہ خشک دودھ کا نہیں، بلکہ غیر معیاری، غیر رجسٹرڈ، نامعلوم اور کھلے طریقے سے فروخت ہونے والے دودھ کا ہے۔ معیاری کمپنی کا اصل، بند پیکٹ میں دستیاب اور استعمال میں معمولی سی غفلت بھی صحت کے مسائل کا باعث بن سکتی ہے۔ لہٰذا بچوں کے لیے دودھ کا انتخاب صرف قیمت یا ذائقے کو دیکھ کر نہیں بلکہ معیار، حفاظت، اصل اور مناسب تیاری کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔ ضلعی انتظامیہ نے اس مسئلے کے پیش نظر وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے احکامات پر ضلعی انتظامیہ کوئٹہ نے کھلے غیر رجسٹرڈ خشک دودھ کی فروخت پر پابندی عائد کردی اس تناظر میں ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں فوڈ اتھارٹی، محکمہ صحت، ڈرگ انسپکٹرز اور ضلعی انتظامیہ کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں دکانداروں اور میڈیکل اسٹورز کو ...

ڈرگ انسپکٹر عبیداللہ شاہ خضدار روڈ ھ اور دیگر یونین کونسلوں میں جعلی ڈاکٹروں بغیر لائسنس میڈیکل اسٹورز کے خلاف کارروائی کر کے سیل کر رہے ہیں۔

ہمت دین و دنیا

حضور اکرمؐ کا دعوت اسلام دینا

حضور اکرمؐ کا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دعوت اسلام دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابوبکرؓ حضور اکرمؐ کے بچپن کے دوست تھے۔ ایک دن حضور اکرمؐ کی ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ آپؐ سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا اے ابوالقاسم (یہ حضورت اکرمؐ کی کنیت تھی) کیا بات ہے۔ آپ اپنی قوم کی مجلسوں میں نظر نہیں آتے ہیں اور لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد وغیرہ کے عیب بیان کرتے ہیں

بنت محمد ابراہیم لغاری

حضور اکرمؐ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور تم کو اللہ کی دعوت دیتا ہوں۔ جونہی حضورت اکرمؐ نے اپنی بات پوری کی حضرت ابوبکرؓ فوراً مسلمان ہو گئے۔ حضورؐ حضرت ابوبکرؓ کے اسلام لانے سے اس قدر خوشی کے ساتھ واپس ہوئے کہ کوئی بھی مکہ کی جانب دونوں پہاڑوں کے درمیان جن کو "اخشبین" کہتے ہیں آپ سے زیادہ خوش نہ تھا۔ اور حضرت ابوبکرؓ وہاں سے حضرت عثمانؓ بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبداللہؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ یہ حضرات بھی مسلمان ہو گئے۔

دوسرے روز حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کے پاس حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت عبدالرحمان بن عوف، حضرت ابوسلم بن عبدالاسد اور حضرت ارقم بن ابوالارقم کو لے کر حاضر ہوئے اور یہ سب حضرات بھی مشرف با اسلام ہوئے۔ ایک روایت میں یوں ہے حضرت ابوبکرؓ کی حضور اکرمؐ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے عرض کیا اے محمدؐ! قریش جو کچھ کہہ رہے ہیں کیا وہ صحیح ہے۔ آپؐ نے ہمارے معبودوں کو چھوڑ دیا ہے اور آپؐ نے ہمیں بے وقوف بنایا ہے۔ اور ہمارے آباؤ اجداد پر کفر کا الزام لگایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں یہ سب صحیح ہے۔ بے شک میں اللہ کا رسول اور نبی ہوں۔ اللہ نے مجھے اس لیے مبعوث فرمایا ہے تاکہ میں اس کا پیغام پہنچاؤں۔ میں تمھیں یقین کے ساتھ اللہ کی دعوت دیتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ہمیشہ اس کی اطاعت کرتے رہو۔ اس کے بعد آپؐ نے قرآن پڑھ کر سنایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے نہ اقرار کیا اور نہ انکار۔ اور اسلام لے آئے اور بت پرستی چھوڑ دی اور اس کے شریکوں کو بھی چھوڑ دیا اور اسلام کی حقانیت کا اقرار کر لیا اور ایمان و تصدیق کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ واپس ہوئے۔

دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضورت اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے جس کو اسلام کی دعوت دی وہ ضرور ہچکچایا۔ اور تردد میں پڑا۔ کچھ دیر سوچ کر اسلام کو قبول کیا لیکن جب میں نے ابوبکر کو دعوت دی وہ نہ ہچکچایا اور نہ تردد میں پڑے بلکہ فوراً اسلام لے آئے۔ پہلی روایت میں جو یہ الفاظ گزرے ہیں کہ ابوبکرؓ نے نہ اقرار کیا اور نہ انکار کیا یہ صحیح نہیں ہیں۔ کیونکہ ابن اسحاق وغیرہ بہت سے زاویوں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ بعثت سے پہلے ہی حضور اکرمؐ کے ہر وقت ساتھ رہنے والے تھے اور اچھی طرح سے جانتے تھے کہ حضور اکرمؐ سچے اور امانتدار ہیں اور عمدہ طبیعت اور بہترین اخلاق کے مالک ہیں کبھی مخلوق کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتے ہیں۔ تو اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹ بول سکتے ہیں۔ لہٰذا جونہی حضورؐ نے ان سے یہ بات ذکر کی کہ اللہ نے ان کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ انہوں نے فوراً اس کی تصدیق کی اور ذرہ برابر بھی نہ ہچکچائے۔ بخاری شریف میں حضرت ابودرداؓ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ تو حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اللہ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا تھا اس وقت تم سب نے کہا تھا کہ میں غلط کہتا ہوں لیکن ابوبکرؓ نے کہا تھا کہ یہ صحیح کہتے ہیں اور جان و مال سے انہوں نے میری مدد کی تھی تو کیا لوگ میری وجہ سے میرے اس ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ یہ جملہ حضور اکرمؐ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو کسی نے کبھی کچھ تکلیف نہیں دی۔ حضورؐ کا یہ ارشاد اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ حضرت ابوبکرؓ سب سے پہلے اسلام لائے۔

☆☆☆☆

اسلام اور عرب تہذیب؟

مریم جمیلہ

ایک سودا جس میں ہمارے تجدد پسند مبتلا ہیں، یہ ہے کہ وہ اپنے مخاطبین کو ہر ممکن طریقے سے باور کرانا چاہتے ہیں کہ اسلامی طرز حیات کا عرب تہذیب وثقافت، خصوصاً عربی زبان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کے خیال میں "قرآن کریم کی کلاسیکی عربی کی اشاعت اور عربی کا مسلمان ملکوں کی سرکاری زبان قرار دینا کسی اعتبار سے بھی اسلام کی غرض وغایت کی تکمیل میں معاون نہیں ہو سکتا"۔ مسلم معاشروں میں بعض حضرات تو اس سلسلے میں غلط طور پر خلط مبحث سے کام لیتے ہیں۔ انھیں یہ تسلیم کرنے میں تامل ہے کہ نومسلم عربی ناموں کو اپنا نا پسند کرتے ہیں۔ دلیل کے طور پر وہ قرآن کریم کے انگریزی مترجم محمد مارما ڈیوک پکتھال (۱۸۷۵ء - ۱۹۳۶ء) ایسے مشہور نو مسلموں کا نام لیتے ہیں اور بڑے اصرار کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ ایک مخلص مسلمان تھے، اس کے باوجود انھوں نے اپنا انگریزی نام برقرار رکھا اور صرف 'محمد' کا اضافہ کیا۔ مارما ڈیوک پکتھال کے مخلص اور سچے مسلمان ہونے میں کسے شک ہو سکتا ہے؟ قطع نظر اس کے کہ انھوں نے اپنے لیے کون سا نام پسند کیا، دنیائے مغرب میں ان کی اسلامی خدمات پر شاذ ہی حرف گیری کی جا سکتی ہے۔ تاہم، یہاں سوال جائز اور مباح کا نہیں مرجح اور مستحسن کا ہے۔

اگرچہ شریعت کی رو سے غیر عربی نام برقرار رکھا جا سکتا ہے لیکن مستحسن یہ ہے کہ نو مسلم اپنا پورا نام مسلمانوں کا سا رکھے اور کوئی ایسا نشان باقی نہ رہنے دے، جس سے اس کی سابقہ غیر اسلامی زندگی کا پتا چلتا ہو۔ ٹھیک یہی بات لباس کے متعلق بھی کہی جا سکتی ہے۔ مغربی لباس اگر معقول اور شائستہ ہو تو ایسی پوشش سے اسلام کی کسی تعلیم کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ بے شک وہ جواز کی حد تک قابل قبول ہے لیکن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار محبت اور اتباع سنت کی خاطر یہ زیادہ مستحسن نہ ہوگا کہ ہم حتی الوسع وہ لباس زیب تن کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا؟ جب ہم دیکھتے ہیں کہ حدیث میں مسلمانوں کو غیر مسلموں کے طور اطوار اور لباس کی نقالی نہ کرنے کی تنبیہ کی گئی ہے تو اس عمل کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سنت کو سراہا اور اس کے اتباع کی ہدایت فرمائی ہے اور یہ سنت چھوٹے چھوٹے امور پر بھی حاوی ہے، مثلاً ایک طباق میں بہت سے لوگوں کا مل کر کھانا، فرش پر بچھی ہوئی چٹائیوں اور بالوں کے کمبلوں پر بیٹھنا اور سونا، داڑھی رکھنا، چغے اور پگڑیاں پہننا اور عربی زبان بولنا... بے شک یہ اعمال نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ کی طرح فرض نہیں ہیں۔ ان کا اہتمام نہ کرنے سے آدمی گناہ گار نہیں ہوتا، لیکن انھیں محض ساتویں صدی کے بدوؤں کے لیے موزوں قرار دے کر ان کی تحقیر کرنا اور جدید مغربی اطوار کو فوقیت دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر وتضحیک کے مترادف ہے۔ پھر وہ شخص اپنے آپ کو ایک اچھا مسلمان کیسے سمجھ سکتا ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو بوجھ کے طور پر دیکھتا ہے۔

تنقیح طلب امر یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کے عرب اجزاء کی اہمیت کو گھٹانے کی جو کوشش کر رہے ہیں، اس کا محرک کیا ہے؟ یہی عرب خصوصیات اسلام کو امتیازی وجود اور تہذیب عطا کرتی ہیں۔ یہی وہ چیز ہے جس پر تجدد پسند نہایت شدومد سے اعتراض کرتے ہیں۔ تجدد پسند تحریک کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کو حتی الامکان زیادہ سے زیادہ تہس نہس کریں، مگر ایسے انداز سے کہ غافل مسلمان غضب ناک ہونے نہ پائیں۔ چنانچہ وہ اسلام کے بدن سے ہڈیوں تک گوشت نوچ لینے کی سعی میں مصروف ہیں، ان کا بس چلے تو ہڈیاں بھی نہ چھوڑیں۔ وہ اسلام کے ان تمام تصورات پر یلغار کر رہے ہیں جو اسے دوسرے مختلف نظام ہائے حیات سے الگ تہذیبی استقلال اور ٹھوس امتیازی خصوصیت عطا کرتے ہیں۔

ان مغرب زدہ نام نہاد مسلمانوں کا اصرار ہے کہ اسلام چند عمومی اصولوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ان کے نزدیک اسلام روا داری، اخوت، خیر خواہی اور امن عالم کا نام ہے۔ فلاحی ریاست، لبرلزم، عقلیت پسندی، نظریہ عملیت، انسان دوستی (Humanism) اور مادی ترقی ہی اسلام ہے۔ تجدد پسندوں کا اسلام اتنا لچک دار اور لامحدود ہے کہ وہ کوئی بھی چیز بن سکتا ہے اور ہر سانچے میں ڈھل سکتا ہے۔ اور جب وہ کوئی بھی چیز بن سکتا ہے تو گویا کچھ بھی نہیں رہتا، چنانچہ ٹھیک یہی وہ مقصد ہے جس کے لیے تجدد پسند جدوجہد کر رہے رہیں۔

☆☆☆☆

آخری رسولؐ سے پہلے دنیا کی حالت

عبدالواحد سندھی جامعی

571 برس ہوئے حضرت عیسیٰؑ اس جہاں سے تشریف لے جا چکے تھے۔ دنیا میں مشرق، مغرب، شمال، جنوب سب طرف برائیاں ہی برائیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ جہالت کی گھٹائیں ساری دنیا پر چھائی ہوئی تھیں۔

لوگ درندوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے۔ لوگوں کی صورتیں تو انسانوں کی سی تھیں مگر ان کی عادتیں اور چال چلن جانوروں کے سے تھے۔ بھائی کو بھائی سے بیر تھا، باپ بیٹے کا دشمن تھا اور بیٹا باپ کا۔

دنیا میں کہیں تو بتوں، دریاؤں، درختوں، پہاڑوں، انسانوں اور جانوروں کی پوجا ہو رہی تھی، اور کہیں آگ سورج اور ستاروں کو معاذ اللہ اللہ سمجھا جاتا تھا۔ اور کہیں دیویوں اور دیوتاؤں سے مرادیں مانگی جاتی تھیں۔ جتنے رسولؐ اور پیغمبرؐ دنیا میں آئے تھے، انہوں نے جو اچھی اچھی باتیں لوگوں کو بتائیں تھیں، دنیا والوں نے ان سب کو ایک ایک کر کے بھلا دیا تھا، یہاں تک کہ اللہ کو بھی وہ بھول گئے تھے۔ نہ کوئی دین ٹھیک رہا تھا، نہ کوئی اللہ کی کتاب۔ لوگوں نے دین کو توڑ مروڑ کر اپنے مطلب کا بنا لیا تھا۔ اور اللہ کی کتابوں کو بدل ڈالا تھا۔ دنیا برائیوں سے بھری ہوئی تھی۔

☆☆☆☆

دامن رسالتؐ میں

حضرت ثوبانؓ مکے کے ایک کافر کے غلام تھے۔ لیکن کتنا شاندار تھا وہ "غلام" جس کی روح آزاد تھی! غلامی سے کچلے ہوئے جسم تک جونہی یہ صدائے حقیقت پہنچی کہ انسان ایک خدا کے سوا کسی کا بھی غلام نہیں۔ تو ثوبان نے اسی لمحے اس حقیقت کی دل سے تصدیق کی اور زبان سے اس کا اعلان بھی کر دیا۔ انھوں نے یہ نہیں سوچا کہ اس حقیقت کو زبان پر لانے کا انجام کیا ہوگا۔ وہ اس سے بے خبر بھی نہیں تھے کہ جن لوگوں

شمس نوید عثمانی

نے یہ سچی بات مان کر اس کا اعلان کر دیا تھا، ان کو اس حقیقت کے بے رحم دشمنوں نے کس طرح آڑے ہاتھوں لیا تھا۔ ان مظالم کی ہولناکیاں ان کی آنکھوں کے سامنے تھیں۔ ان مظلوموں کی دردناک چیخوں کی آواز ان کے کانوں کے پردوں سے ٹکرا رہی تھی، لیکن پھر بھی وہ ڈرے نہیں، سہمے نہیں، رکے نہیں۔ انھوں نے اس وقت یہ محسوس کیا کہ اس سچائی کو مان لینا اور فوراً مر جانا اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ کوئی اس سچائی سے محروم رہ کر عرصہ دراز تک ایک جانور سے بھی بدتر حالت میں بے کار جیتا رہے۔ ایک جانور سے بدتر حالت میں جینے اور جیتے رہنے کے بجائے وہ ایک انسان کی طرح مر جانا پسند کرتے تھے۔ کیسے حیات انگیز موت شکن تھے وہ الفاظ جن کو سنتے ہی ثوبان کے اندر زندگی سے بھی بڑی زندگی کا یہ طوفان موجزن ہو گیا تھا!

"خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں"۔

ہاں میں تھے وہ الفاظ جنھوں نے ثوبان میں اچانک یہ حوصلہ پیدا کیا کہ اب وہ نہ ایک جانور سے بھی ذلیل تر زندگی بسر کریں گے اور نہ ایک شیطان کی طرح دوزخ کی آگ میں دھکیلا جانا پسند کریں گے۔ ایمان ان کے اندر پھوٹ پڑا تھا اور اسی دم دنیا کے تمام خطرات کی طوفانی منجدھار ان کی نظر میں محض ایک سراب ہو کر رہ گئی تھی جس کے اس پار جنت کے دروازوں سے ان کے خدا کی رحمت ایک حقیر بندے کی روح کو آواز پر آواز دے رہی تھی۔

اور...

اس آواز پر وہ چل کھڑے ہوئے۔ غلامی کی زنجیریں ان کے قدموں کو کہاں روک سکیں۔ ظلم وسفاکی کے کڑے تیور ان کا حوصلہ کہاں چھین سکے۔ خطرات، ٹھوس اینٹ پتھر بن کر ان کے اوپر برس پڑے لیکن مظالم سے سنگسار ہوتے ہوئے بدن سے خون اور آنسوؤں کا جو بھی قطرہ ٹپکا اس نے زمین کے ذرے ذرے میں اس حقیقت کا سوز بکھیر دیا کہ "خدا کے سوا اور کوئی نہیں"۔

آزمائش شروع ہوئی۔ رفتہ رفتہ نقطہ عروج تک پہنچی اور پھر ہر بے کس کے غم خوار، ہر مظلوم کے حامی رسولؐ خدا نے حضرت ثوبانؓ کو ان کے مشرک آقا سے خرید کر ظلم و قہرمانیت کے شکنجوں سے نجات دلا دی، نجات دلا دی اور ارادہ فرمایا کہ ثوبانؓ کو خدا کی راہ میں خود بھی آزاد فرما دیں۔ "آزادی" جیسی نعمت کے لیے ترستے ہوئے ثوبانؓ کے لیے یہ خبر آزادی ہی کی خبر تھی۔ لیکن وہ اس خبر کو سن کر رو دیے! انھوں نے آنسوؤں کی جھڑی سے اس "خوشخبری" کا استقبال کیا۔

کیسا تھا وہ خدا کا آخری رسولؐ جس کی غلامی کو لوگ اپنی آزادی سے بھی زیادہ قیمتی سمجھتے تھے!!

"میں نے تمھیں آزاد کیا"۔ اشرف المخلوقات کو تمام جھوٹے خداؤں کی بندگی کی لعنت سے نجات دلانے والے پیغمبرؐ نے کہا "اب تم قطعاً آزاد ہو۔ اب تم چاہو تو اپنے وطن عزیز یمن میں واپس جا کر اپنے عزیزوں کے درمیان عزے سے رہ سکتے ہو اور اگر چاہو تو میرا گھر بھی تمہارا اپنا گھر ہے، لیکن یہاں اب میرے "غلام" نہیں بلکہ میرے اہل خانہ میں شمار ہو گے"۔

ثوبان نے اپنی آزادی کی خبر سنی۔ مدتوں سے بچھڑے ہوئے وطن عزیز یمن کا نام بھی سنا۔ جہاں خون اور جذبات کے رشتوں کی ایک پوری فوج ان کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ ان میں ان کے ماں باپ بہن بھائی اور دوست احباب بھی تھے، عزیزوں کے گھر تھے، دوستوں کی دلچسپ مجلسیں تھیں، بازار اور منڈیاں تھیں، سڑکیں اور گلیاں تھیں۔ ماضی کی سینکڑوں یادیں اور مستقبل کے ہزاروں خواب تھے لیکن خوابوں اور حقیقتوں کی اس پوری بستی میں محمد عربیؐ نہیں تھے اس لیے ثوبانؓ کو ایسا لگا جیسے وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ محمد عربیؐ، جن کی خاک پا ثوبانؓ کو اپنے وطن کی خاک عزیز سے بھی زیادہ پیاری تھی۔ وہ ان کو چھوڑ کر کیسے چلے جاتے!۔ وہ اخوت ایمانی کے عزیز چہروں کو چھوڑ کر محض خون کے رشتوں کی طرف کیسے چلے جاتے!۔ حالانکہ وہ خوب جانتے تھے کہ جہاں محمدؐ اور ان کے ساتھی ہیں وہاں زندگی کوئی پھولوں کی سیج نہیں، وہاں تو زندگی کا ہر قدم جہاد زندگی کی پرخار وادی ہے، وہاں تو زندگی کا ہر سانس آزمائش وابتلا کی خار اشکاف گھاٹی ہے۔ لیکن مصائب کی یہ خطر پوش وادی، آزمائشوں کی یہ سنگلاخ گھاٹی ان کو اپنے وطن عزیز سے زیادہ عزیز تھی۔ وہ خوشی سے بے قرار ہو گئے کہ جس چیز کا کبھی وہ خواب بھی نہ دیکھ سکتے تھے وہ خواب یہاں ایک حقیقت میں ڈھل رہا تھا۔ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر قریب ہو رہے تھے۔ جہاں ان کا شمار ایک

> اسی دور "جذب و جنوں" میں ایک بار ثوبانؓ حضورؐ کو والہانہ تک رہے تھے۔
> انھوں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اپنے اہل بیت کے
> لیے اس ہستی سے سوال شروع کیا جس کے خزانوں میں کسی شے کی کمی نہیں۔ بظاہر یہ
> محض ایک دعا ہو رہی تھی مگر ثوبانؓ نے محسوس کیا کہ یہ تو دولت دو جہاں لٹ رہی ہے

لئے پٹے غلام کا شمار رسول اللہ کے "گھر والوں" میں ہو رہا تھا۔ بشرطیکہ ان کا دل اس کی یہ قیمت دے سکے کہ اللہ والوں میں رہنا سہنا انھیں اپنے گھر والوں میں رہنے سہنے سے زیادہ پیارا ہو جائے۔ یہ تاریخ ہے کہ ثوبانؓ نامی شخص نے محمد عربیؐ کی بارگاہ میں یہی قیمت جی جان سے پیش کی اور اس طرح پیش کی۔ جیسے اتنی بڑی قیمت ایک بہت ہی چھوٹی سی قیمت تھی۔ جیسے یہ کوئی قیمت ہی نہ تھی۔ جیسے مفت میں انھیں دولت دو جہاں مل گئی ہو۔ خدا کی قسم! وہ نہیں گئے، کبھی نہیں گئے، کہیں نہیں گئے۔ وطن سے بچھڑا ہوا انسان محمدؐ سے بچھڑنے کو تیار نہ ہوا۔ وہ تو وطن جانے کی پیش کش پا کر آنحضرتؐ کے دامن رسالت سے لپٹ کر رہ گیا۔ سفر میں حاضر! حضر میں موجود، خلوت میں ساتھ ساتھ جلوت میں فرش راہ! ایک پروانے کی سپردگی بھی ثوبان کے عشق رسولؐ کے آگے ہیچ ہو کر رہ گئی۔ کوئی پروانہ بھی شمع کا طواف دن رات نہیں کر سکتا مگر ثوبانؓ کی زندگی کے تو شب و روز اس ہستی کا طواف کر رہے تھے جو ایک مشت خاک تھا مگر خدا کی نظر میں "سراج منیر" قرار پایا تھا۔

اسی دور "جذب و جنوں" میں ایک بار ثوبانؓ حضورؐ کو والہانہ تک رہے تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اپنے اہل بیت کے لیے اس ہستی سے سوال شروع کیا جس کے خزانوں میں کسی شے کی کمی نہیں۔ بظاہر یہ محض ایک دعا ہو رہی تھی مگر ثوبانؓ نے محسوس کیا کہ یہ تو دولت دو جہاں لٹ رہی ہے۔ وہی ثوبانؓ جس نے دین کے لیے دولت دنیا کی گرد کا آخری ذرہ تک اپنے دامن سے جھٹک دیا تھا، دامن پھیلائے ہوئے جھولی اٹھائے ہوئے والہانہ، بے تابانہ آگے بڑھے... وہ بچ بچ گڑگڑانے لگے۔

"حضورا... حضور!! میں بھی... میں بھی تو آپ کے اہل بیت میں ہوں... حضورا میں بھی..."

"ہاں!" بے کسوں کی ڈھارس بندھانے والے نے کہا "ہاں تم بھی میرے گھر کے آدمی ہو مگر اسی وقت تک جب تک تم خدا کے آستاں کے سوا کسی دوسری چوکھٹ پر کھڑے نظر نہ آؤ۔ خدا کے سوا کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤ"۔

ثوبانؓ نے سراپا گوش بن کر حضورؐ کا فرمان سنا اور محسوس کیا کہ نبیؐ کے اہل بیت میں شمار ہونے کی یہ دوسری قیمت ہے جو ان کو دل و جان سے پیش کرنی ہے۔ یہ قیمت اس پہلی قیمت سے بھی زیادہ بڑی تھی جو وہ پیش کر چکے تھے۔ یہ عمر بھر کا ایک عظیم جہاد تھا یہ تو خدا کے لیے محض وطن ہی نہیں۔ ساری دنیا سے اپنی امیدوں اور آرزوؤں کے رشتے کاٹ ڈالنا تھا۔ یہ تو محض اللہ کے بھروسے پر جینا کے لیے جیتے جی مر جانا تھا۔

اور دنیا بھر لیکن حضرت ثوبانؓ نے یہ قیمت بھی بے دریغ پیش کر دی۔ اس واقعہ کے بعد انھوں نے ایک بالکل نئی زندگی شروع کی۔ اس نئی زندگی کے آغاز سے اپنی موت تک انھوں نے مخلوق سے کسی قسم کا کبھی سوال ہی نہیں کیا۔ اس زندگی کے پورے عرصہ میں وہ اس طرح زندہ رہے کہ اگر سواری کرتے ہوئے ان کا کوڑا بھی ہاتھ سے چھوٹ گرا تو پاس گزرنے والے یہ نہیں کہا کہ یہ کوڑا اٹھا دو۔ اس کے لیے وہ خود ہی مرکب کو روک کر نیچے اترے۔ اپنے ہاتھ سے اپنا کوڑا اٹھایا اور دوبارہ سوار ہو کر آگے بڑھے۔ آہ! یہ زندگی! کہ جس کا ہر سفر خدا ہی کی طرف ایک جلیل سفر تھا، جس کا ہر قدم اس سفر بندگی کی رفتار تیز کرتا ہوا اٹھتا تو مسافر اور منزل دونوں ایک دوسرے کی طرف بڑھنے لگتے۔ ایک بندہ اپنے خدا کی طرف بڑھ رہا تھا اور خدائے ذوالجلال بہ نفس نفیس اس حقیر بندے کی سمت میں اس بندے سے بھی تیز تر نزدیک آ رہا تھا۔

سنا ہے ہم بھی اسی "سفر" میں ہیں۔ بس فرق اتنا ہے کہ ثوبانؓ خود خدا کی طرف بڑھ رہے تھے اور ہمیں وقت گھسیٹے لیے جا رہا ہے۔ وہ اپنے پیروں چل کر منزل تک پہنچے اور ہمیں انتظار ہے کہ دوسرے ہمیں اپنے کاندھوں پر سوار کر کے لے جائیں۔ وہ ایک سچے خالق کے سائل تھے۔ ہاں وہ ایک اکیلے غنی کے فقیر تھے اور ہم نہ جانے کس کس در کے فقیر ہیں۔ بے غیرت، ناشکرے اور ذلیل، پھر ڈھٹائی دیکھو۔ ہمیں یہ امید بھی ہے کہ ہماری اس پیشانی کو بھی انتہائی غیرت مند اللہ کی رحمت قیامت کے دن بوسہ دے گی۔ کاش! ہم ہمیشہ کی لیے بہرے ہو جانے سے پہلے کسی کی یہ آواز بھی سن سکتے:

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نو امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

☆☆☆☆

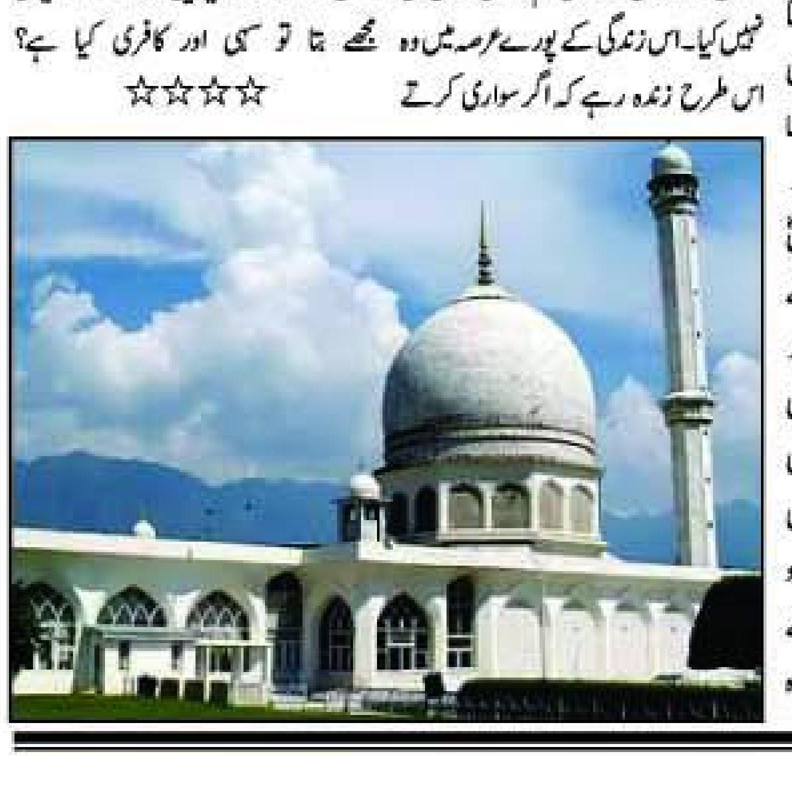

انگلش کپتان جو روٹ نے کیون پیٹرسن کی واپسی اہم قرار دے دی

پیٹرسن کا تجربہ اور کھیل کا علم نوجوان کھلاڑیوں کے لیے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوگا، جو روٹ

لندن (آئی این پی) انگلینڈ کے ٹیسٹ کپتان جو روٹ نے سابق اسٹار بیٹر کیون پیٹرسن کی قومی ٹیم کے سیٹ اپ میں واپسی کو اہم قرار دے دیا۔ فیصلے کے مطابق کیون پیٹرسن کو مردوں کے انگلینڈ کی وائٹ بال ٹیموں کے لیے اسپیشلسٹ کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ 2027 ورلڈ کپ کی تیاریوں کے سلسلے میں ٹیم کے ساتھ کام کریں گے۔ پیٹرسن نے انگلینڈ کی جانب سے تمام فارمیٹس میں 13 ہزار 779 رنز بنائے اور وہ ملک کے تیسرے سب سے زیادہ رنز بنانے والے بیٹر ہیں۔ جو روٹ نے ٹی ایم ایس سے گفتگو میں کہا کہ موجودہ اسکواڈ کے کئی کھلاڑی پیٹرسن کو دیکھتے ہوئے بڑے ہوئے اور ممکن ہے کہ ان میں سے بعض نے انہیں دیکھ کر کرکٹ کھیلنے کا فیصلہ کیا ہو۔ ان کے مطابق پیٹرسن کا تجربہ اور کھیل کا علم نوجوان کھلاڑیوں کے لیے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوگا۔ پیٹرسن کا انگلینڈ کیریئر 2014 میں آسٹریلیا کے خلاف ایشز سیریز میں 0-5 کی شکست کے بعد ختم ہوا تھا جب ٹیم کے اندر اختلافات کی خبریں سامنے آئی تھیں۔ تاہم روٹ کا کہنا ہے کہ ماضی کے خدشات کے بجائے پیٹرسن کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ موجودہ انگلینڈ ٹیم کا ماحول ایک دہائی پہلے کے مقابلے میں بالکل مختلف ہے۔ پیٹرسن آئندہ ہفتے سری لنکا کے خلاف وائٹ بال سیریز میں برینڈن میک کولم کے کوچنگ اسٹاف کا حصہ ہوں گے۔

انگلینڈ میں بھارتی ٹیم کیلئے فلیٹ پچز بنائی جاتی ہیں، معروف کمنٹیٹر کا دعویٰ

لاہور (آئی این پی) عالمی شہرت یافتہ پاکستانی کمنٹیٹر بازید خان نے دعویٰ کیا ہے کہ انگلینڈ میں بھارتی ٹیم کے لیے فلیٹ پچز بنائی جاتی ہیں۔ ایک ٹی وی شو میں بازید خان نے کہا کہ بھارت جب انگلینڈ کھیلنے جاتا ہے تو ہر ٹیسٹ پانچ دن تک چلتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچز ایسی بنائی جاتی ہیں کہ ٹیسٹ میچ پانچ دن تک چلے ورنہ معاشی طور پر نقصان اٹھانا پڑے گا۔ بازید خان نے کہا کہ جب دوسری ٹیم آتی ہے تو ٹیسٹ میچ تین دن میں ختم ہوجاتا ہے، اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ پچز ایسی بنائی جاتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بھارتی ٹیم جب کسی دورے پر جاتی ہے تو وہ کمائی کا بڑا ذریعہ ہوتا ہے تو اس میں اگر 15 دن کی کرکٹ 12 دن میں ختم ہوجائے تو میزبان ملک کو معاشی نقصان ہوگا۔

وسیم اکرم کا عمران خان کی صحت پر تشویش کا اظہار

سیاسی معاملات اپنی جگہ لیکن عمران خان کی صحت پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے، وسیم اکرم

لاہور (آئی این پی) قومی ٹیم کے سابق کپتان وسیم اکرم نے سابق وزیر اعظم عمران خان کی صحت کے حوالے سے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنے سابق کپتان اور رہنما کو بہت یاد کرتے ہیں۔ ایک غیر ملکی میڈیا ادارے کو انٹرویو دیتے ہوئے وسیم اکرم نے بتایا کہ گزشتہ تین برس سے عمران خان سے ان کی بات نہیں ہوئی تاہم وہ انہیں آج بھی اپنا دوست اور رہنما سمجھتے ہیں۔ وسیم اکرم کا کہنا تھا کہ سیاسی معاملات اپنی جگہ لیکن عمران خان کی صحت پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان کی صحت سے متعلق حکومت کے بیانات کے باوجود انہیں صورتحال پر تشویش ہے اور وہ جاننا چاہتے ہیں کہ جیل میں سابق وزیر اعظم کی حالت حقیقت میں کیسی ہے۔ واضح رہے کہ عمران خان کی صحت کے حوالے سے حالیہ دنوں میں کرکٹ کی دنیا سے کئی اہم آوازیں سامنے آئی ہیں۔ دنیا بھر سے 22 سابق کپتانوں نے بھی پاکستانی حکومت سے عمران خان کے بنیادی حقوق اور طبی سہولیات یقینی بنانے کی اپیل کی ہے جبکہ موجودہ آسٹریلوی کپتان پیٹ کمنز نے بھی ان کی صحت پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ وسیم اکرم نے عمران خان کو اپنے کیریئر میں اہم ترین رہنماؤں میں شمار کرتے ہوئے کہا کہ سیاست سے قطع نظر وہ انہیں بطور دوست بہت یاد کرتے ہیں۔

حسن علی کی اہلیہ کی شوہر کو انسٹا پر ان فالو کرنے کے بعد مبہم پوسٹ وائرل

سامعہ خان نے شادی شدہ مردوں سے افیئر چلانے والی خواتین سے متعلق اسٹوری شیئر کی

لاہور (آئی این پی) پاکستانی کرکٹر حسن علی کی اہلیہ سامعہ خان کی انسٹا اسٹوری نے سوشل میڈیا ...

آئی سی سی نے پاکستانی بیٹر گل فیروزہ پر جرمانہ عائد کردیا

دبئی (آئی این پی) انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے ... فیروزہ پر میچ فیس کا 10 فیصد جرمانہ اور ایک ڈی میرٹ پوائنٹ بھی دیا گیا ہے۔ گزشتہ روز پاکستان ویمنز کرکٹ ٹیم کی کپتان فاطمہ ثنا کو میچ فیس کا 10 فیصد جرمانہ عائد کیا گیا تھا، ساتھ ہی انہیں ایک ڈی میرٹ پوائنٹ بھی دیا گیا۔ پاکستان ویمنز ٹیم کی کپتان نے بھارت کے خلاف شفالی ورما کو آؤٹ کرکے باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔ واضح رہے کہ پاکستان ویمنز ٹیم بھارت کو 72 رنز سے ہرا کر ایشیا کپ کے بھی فائنل میں پہنچ گئی ہے۔ مقابل میں کھیلے گئے میچ میں پاکستان ویمنز کی جانب سے دیے گئے 144 رنز کے تعاقب میں بھارت کی ٹیم 19 اوورز میں 71 رنز پر ڈھیر ہوگئی تھی۔ پاکستان کی جانب سے شاندار بولنگ کرتے ہوئے کپتان فاطمہ ثنا اور سعدیہ اقبال نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔

کرکٹ آسٹریلیا کا بگ بیش لیگ کی فرنچائزز نجی سرمایہ کاروں کو فروخت کرنے کا اعلان

... بورڈ نے ریاستی کرکٹ اداروں کو بگ بیش لیگ کی فرنچائزز میں حصص یا مکمل ملکیت نجی سرمایہ کاروں کو فروخت کرنے کی اجازت دینے پر باضابطہ اتفاق کرلیا ہے۔ اس عمل کا آغاز ملبورن رینیگیڈز سے ہوگا، جس کے لیے نجی سرمایہ کاروں سے بولیاں طلب کی جائیں گی۔ کرکٹ آسٹریلیا کی جانب سے جاری بیان کے مطابق کوشش ہے کہ ملبورن رینیگیڈز ... ماڈل اختیار کیا جائے گا جس کے تحت ریاستی رکن کو اپنے کلب اور کیپٹل کے لیے موزوں راستے کا جائزہ لینے کا اختیار رہے گا۔ کرکٹ آسٹریلیا کے مطابق نجی سرمایہ کاری کا مقصد کیپٹل کرکٹ، ڈویلپمنٹ اور اسکلز پاتھ ویز، ایلیٹ کرکٹ، بگ بیش لیگ اور ویمنز بگ بیش لیگ میں مزید سرمایہ کاری کرنا ہے جبکہ ٹیسٹ کرکٹ کی اہمیت کو بھی برقرار رکھا جائے گا۔

ورلڈ نو میڈ گیمز 2026، پاکستان نے ... میڈل جیت لیا

گولڈن بوٹ جیتنے والے ایمباپے بیلن ڈی اور جیتنے کیلئے بھی پر امید

بیلن ڈی اور کی دوڑ میں انگلینڈ کے کپتان ہیری کین سب سے مضبوط امیدوار قرار

لندن (آئی این پی) ریال میڈرڈ کے اسٹار فارورڈ کائیلیان ایمباپے کا کہنا ہے کہ رواں سال ان کے ... بائرن میونخ کے لیے 51 میچز میں کلب ریکارڈ 61 گول کیے اور ٹیم کو بنڈس لیگا ٹائٹل جتوانے میں اہم ... بیلن ڈی اور ایوارڈ 26 اکتوبر کو دیا جائے گا۔ ایمباپے اس سے قبل 2023 میں تیسری پوزیشن حاصل کر چکے ہیں۔ واضح رہے کہ کول کے ساتھ گولڈن بوٹ بھی حاصل کیا جبکہ عالمی کپ میں ان کے مجموعی گولز کی تعداد ریکارڈ 22 تک پہنچ گئی۔

قومی ٹیم میں تبدیلیوں پر شعیب اختر کا ردعمل، بابر اعظم مستقبل کے منصوبوں سے باہر

میں صرف شاہین آفریدی، نسیم شاہ اور حارث رؤف کے کیریئر کو بچانا چاہتا ہوں، شعیب اختر

لاہور (آئی این پی) سابق پاکستانی فاسٹ بولر شعیب اختر نے پاکستان کرکٹ ٹیم میں حالیہ تبدیلیوں پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ اسکواڈ کو تبدیل کرکے نوجوان اور ملک کے لیے کھیلنے کا جذبہ رکھنے والے کھلاڑیوں کو موقع دینا چاہیے۔ شعیب اختر نے ایک پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کرکٹ بورڈ موجودہ کھلاڑیوں کی کارکردگی سے مایوس ہے اور اسکواڈ میں بڑے پیمانے پر تبدیلی کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں صرف شاہین آفریدی، نسیم شاہ اور حارث رؤف کے کیریئر کو بچانا چاہتا ہوں کیونکہ تینوں کھلاڑیوں میں پاکستان ٹیم کو بہت کچھ دینے کی صلاحیت ہے۔ شعیب اختر نے اپنی فہرست میں بابر اعظم کو شامل نہیں کیا جو اس وقت ٹیسٹ ٹیم کی قیادت کر رہے ہیں۔ بابر اعظم انجری کے باعث انگلینڈ کے خلاف پہلا ٹیسٹ نہیں کھیل سکے تھے جبکہ دوسرے ٹیسٹ میں صرف 8 اور 6 رنز بنا سکے جس کے بعد تیسرے ٹیسٹ میں ان پر کارکردگی کا دباؤ بڑھ گیا۔

عاقب جاوید پہلے اپنا جائزہ لیں، کرکٹ بہتر نہیں کرسکتے تو عہدہ چھوڑ دیں، اظہر علی

حالات نہ سنبھلے تو نیو کو دوبارہ کرکٹ کی طرف نہیں لاسکیں گے، سابق کپتان

لاہور (آئی این پی) قومی ٹیم کے سابق کپتان اظہر علی نے برطانوی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ عاقب جاوید قومی ٹیم کی کارکردگی کی ذمہ داری قبول کریں، ہم تین سال سے برے فیصلے ہی دیکھ رہے ہیں۔ سابق کپتان نے کہا کہ عاقب جاوید سرفراز جاوید پر ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے، پہلے اپنا جائزہ لیں اگر کرکٹ بہتر نہیں کرسکتے تو عہدہ چھوڑ دیں۔ پاکستان کی کپتانی کے لیے اس سے برا وقت نہیں ہوسکتا، بابر اعظم کو اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ پاکستان کرکٹ اپنی ساکھ کھو رہی ہے، حالات نہ سنبھلے تو نیو کو دوبارہ کرکٹ کی طرف نہیں لاسکیں گے۔

برمنگھم تیسرے ٹیسٹ میچ میں سعود شکیل کے بولڈ ہونے کا منظر

میں 34 برس کی عمر تک خود کو بہت معصوم سمجھتا تھا، گووندا

اہلیہ مجھے اتنے پیار سے گالیاں دیتی ہیں اور میں انہیں کھا بھی لیتا ہوں، اداکار

ممبئی (این این آئی) بالی وڈ کے معروف اداکار گووندا نے اپنی اہلیہ سنیتا آہوجا کی جانب سے شادی شدہ زندگی اور ان کے مبینہ افیئرز سے متعلق دیے گئے بیانات پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ مقامی خبر رساں ادارے این آئی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں گووندا نے اپنی زندگی اور شوبز کے سفر کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میں 34 برس کی عمر تک خود کو بہت معصوم سمجھتا تھا۔ اداکار نے کہا ہے میں 34 سال کی عمر تک اتنا معصوم تھا کہ اب خود بھی سوچتا ہوں کہ میں اتنا معصوم کیوں تھا؟ گووندا نے گفتگو کے دوران اپنی زندگی سے متعلق ایک ایسا جملہ بھی کہا جس نے مداحوں اور سوشل میڈیا صارفین کی توجہ حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ آپ مٹھائی کی دکان میں رہ کر بھی بچے کیسے رہ سکتے ہیں؟

... اداکار نے سنیتا آہوجا کے ساتھ اپنے تعلق اور ان کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ میری اہلیہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہیں۔ گووندا نے مزاحیہ انداز میں کہا کہ اہلیہ مجھے اتنے پیار سے گالیاں دیتی ہیں اور میں انہیں کھا بھی لیتا ہوں۔ اداکار نے کہا کہ ذاتی تعلقات سے متعلق بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو انسان دوسروں کے سامنے بیان نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ان کہی رہ جاتی ہیں، کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل سنیتا آہوجا نے ایک ریئلٹی شو میں شرکت کے دوران اپنی ازدواجی زندگی پر گفتگو کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ گووندا کی زندگی میں کئی افیئرز رہے ہیں۔ گووندا اور سنیتا آہوجا نے 1987 میں شادی کی تھی اور دونوں طویل عرصے سے اپنی ازدواجی زندگی اور حالیہ تنازعات کے باعث خبروں میں رہے ہیں۔

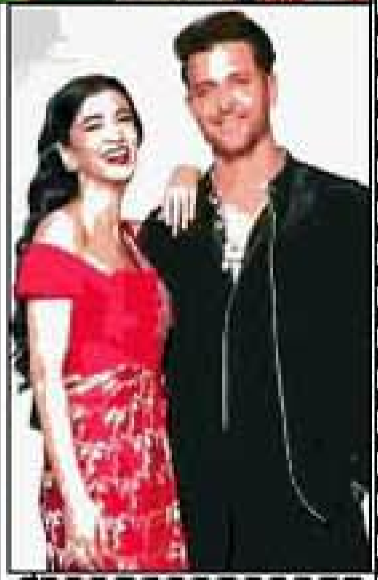

رتھک روشن اور صبا آزاد کا بریک اپ ہوگیا؟

وائرل اسکرین شاٹ نے نئی بحث چھیڑ دی

ممبئی (آئی این پی) بالی وڈ اداکار رتھک روشن اور ان کی گرل فرینڈ صبا آزاد کے تعلقات ایک بار پھر خبروں کی زینت بن گئے، سوشل میڈیا پر ٹرینڈنگ ایپ ریڈٹ کا ایک اسکرین شاٹ گردش کر رہا ہے جس کے بارے میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ یہ رتھک روشن کا پرائیویٹ ہے، مبینہ پروفائل میں رتھک روشن کی تصاویر موجود ہیں جبکہ ان کا تعارف اداکار، پروڈیوسر اور کاروباری شخصیت کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ اسکرین شاٹ سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا صارفین نے قیاس آرائیاں شروع کر دیں کہ شاید رتھک اور صبا آزاد کے درمیان علیحدگی ہوگئی ہے۔ یہ واضح نہیں کہ مذکورہ پروفائل واقعی رتھک روشن کی ہی ہے یا جعلی ہے۔ رتھک روشن اور صبا آزاد نے بھی تاحال اس پر کسی افواہ یا وائرل اسکرین شاٹ پر کوئی باضابطہ ردعمل نہیں دیا۔

بھارتی گلوکار سونو نگم کی سرجری کے دوران گانا گانے کی ویڈیو وائرل

گلوکار نے "نہ جانے تم کب آؤگے" گایا، یہ گانا معروف پلے بیک گلوکار محمد رفیع نے گایا تھا

ممبئی (این این آئی) بھارتی گلوکار سونو نگم کی سرجری کے دوران گانا گانے کی ویڈیو وائرل ہوگئی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سونو نگم نے اپنی سرجری کے دوران گانا گایا ہے جس کی ویڈیو انہوں نے اپنے انسٹاگرام پر شیئر کی جو تیزی سے وائرل ہو رہی ہے۔ وائرل ویڈیو میں گلوکار نے 1949 میں بننے والی فلم "دلاری" کا مشہور گانا سہانی رات ڈھل چکی، نہ جانے تم کب آؤگے گایا ہے اور یہ گانا بھارت کے معروف پلے بیک گلوکار محمد رفیع نے ... چاہنے والوں کی جانب سے سراہا جا رہا ہے جب کہ سونو نگم کی صحت یابی کیلئے دعائیں بھی کی جارہی ہیں۔ گلوکار نے اپنی سرجری سے متعلق بتانے سے گریز کیا ہے تاہم ان کے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر ایک ویڈیو موجود ہے جس میں سونو نگم نے اپنے اعصابی درد میں مبتلا کا انکشاف کیا تھا۔

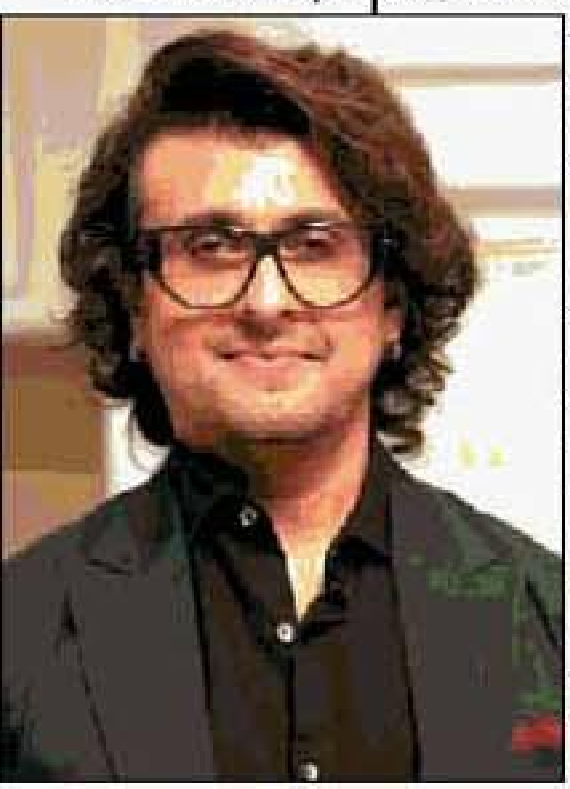

اماں نے اسلام قبول کرلیا تھا، شرمیلا ٹیگور کی بیٹی کا انکشاف

ممبئی (آئی این پی) بالی وڈ اداکار سیف علی خان کی بہن صبا پٹودی نے اپنی والدہ شرمیلا ٹیگور کے مسلمان ہونے اور گھر کی تربیت کے بارے میں کھل کر بات کی ہے۔ صبا نے بتایا ہے کہ ان کی والدہ نے مشہور کرکٹر منصور علی خان پٹودی سے شادی کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور اپنے بچوں کو بھی اسی ...

فیدل کاسترو کی باغی بیٹی جو نہیں جانتی تھیں انقلابی قومی رہنما ان کے والد ہیں

انا ہوانا میں ہے

دنیا بھر میں کروڑوں لوگ فیدل کاسترو کو ایک انقلابی رہنما، طاقتور حکمران اور امریکہ کے سخت ترین ناقد کے طور پر جانتے ہیں مگر ایک لڑکی کے لیے وہ ایک ایسے باپ تھے جن کی موجودگی ہر جگہ محسوس ہوتی تھی لیکن جنہیں وہ اپنا باپ کہہ نہیں سکتی تھی۔ کیوبا کے سابق صدر کی جانب پیش قدمی کر رہا تھا اور ٹیلی وژن اسکرینوں پر چھایا ہوا تھا۔ ان کے بقول اس شخصیت نے ان کے بچپن میں گویا بچوں کے پسندیدہ کارٹون کرداروں مکی ماؤس کی جگہ لے لی تھی۔ برسوں بعد، 1993 میں، الینا نے جعلی پاسپورٹ، وگ اور مصنوعی ہسپانوی لہجے کی مدد سے کیوبا سے فرار ہونے میں کامیابی حاصل ہوگئے اور فیدل کاسترو نے سانتیاگو سے وہ تاریخی سفر شروع کیا جو آٹھ دن بعد انہیں کیوبا کے نئے رہنما کی حیثیت سے ہوانا لے آیا۔ الینا کو یاد ہے کہ ان کے گھر کے ٹیلی وژن سے مکی ماؤس غائب ہوگیا اور اس کی جگہ گھنی داڑھی والے آدمی نظر آنے لگے جو تقریریں کر رہے ہوتے تھے۔ میں ان سے بہت ڈرتی تھی اور ...

فیدل کاسترو کی بیٹی الینا فرنانڈیز ریویلٹا کی زندگی کسی سیاسی تاریخ سے زیادہ ایک ذاتی المیے اور شناخت کی تلاش کی کہانی معلوم ہوتی ہے۔ بچپن میں وہ ٹیلی وژن پر اپنے والد کو دیکھتی تھیں، ان کی تقاریر سنتی تھیں اور پورا ملک ان کے نام کے نعرے لگاتا تھا ... شخصیت صرف قومی رہنما ہی نہیں بلکہ ان کے حقیقی والد بھی ہیں۔

الینا کی دنیا اس وقت بدل گئی جب 10 برس کی عمر میں ان کی والدہ نے انہیں بتایا کہ جس شخص کو پوری دنیا فیدل کاسترو کے نام سے جانتی ہے، وہ دراصل ان کے والد ہیں۔ یہ وہ راز تھا جس سے خاندان اور قریبی حلقے پہلے ہی واقف تھے، مگر الینا کے لیے یہ انکشاف کسی زلزلے سے کم نہیں تھا۔ 13 اگست 2026 کو فیدل کاسترو کی پیدائش کو 100 سال مکمل ہوئے۔ اس موقع پر ان کی واحد تسلیم شدہ بیٹی الینا، جو آج امریکہ کے شہر میامی میں مقیم ہیں، ...

وہ کہتی ہیں، "وہ رات کے وقت آنے والے ایک مہمان تھے جو بار بار آتے تھے۔ اگرچہ بعض اوقات ان کے درمیان وقفے بھی آجاتے تھے۔" الینا کے مطابق فیدل گھر کے کمرے میں فرش پر بیٹھ کر ان کے ساتھ کھیلتے تھے اور انہیں تحائف بھی دیا کرتے تھے۔ ان تحائف میں ایک چیز انہیں آج بھی خاص طور پر یاد ہے۔ "انہوں نے مجھے فیدل کاسترو کی ایک کھلونا دیا، یہ ایک گڑیا تھا جس نے انہی جیسا لباس پہن رکھا تھا۔ میں اس کی داڑھی کے بال نوچ دیا کرتی تھی کیونکہ میرے لیے وہ محض ایک بچے کا کھلونا تھا۔" وہ یہ بھی یاد کرتی ہیں کہ فیدل کے آنے پر ان کی والدہ خوشی سے جگمگا اٹھتی تھیں۔ "محبت کو پہچانا جاسکتا ہے اور میری ماں ان سے محبت کرتی تھیں۔" جب نائٹی ریویلٹا اور فیدل کاسترو کے درمیان تعلقات کا آغاز ہوا تو دونوں شادی شدہ تھے۔ نائٹی کی شادی ماہر امراض قلب اور لینڈو فرنانڈیز سے ہوئی تھی جبکہ فیدل کی اہلیہ میرتا دیاز بالارت تھیں۔

چھوڑنے کے بعد بھی۔ جب الینا دس برس کی ہوئیں تو انہیں حقیقت کا علم ہوا۔ وہ بتاتی ہیں، "میری والدہ نے خود مجھے یہ بات بتائی۔ وہ میرا سکول تبدیل کرنے والی تھیں اور نہیں چاہتی تھیں کہ کوئی اجنبی شخص مجھے یہ راز بتادے۔" اگرچہ یہ انکشاف ان کے لیے مکمل طور پر حیران کن نہیں تھا کیونکہ فیدل اپنی وقفے وقفے سے ہونے والی آمد کی وجہ سے ایک باپ جیسی شخصیت بن چکے تھے، لیکن پھر بھی انہیں اس سے دھوکے اور فریب کا احساس ہوا۔

"یہ ایک ایسا راز تھا جسے پورا سرکس جانتا تھا، سوائے میرے۔" بارہ تیرہ سال کی عمر میں انہوں نے اپنا خاندانی نام تبدیل کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ کہتی ہیں، "میں اکثر جھوٹ کہہ دیتی تھی جب لوگ مجھ سے پوچھتے تھے کہ کیا میں ان کی بیٹی ہوں۔ مجھے مناسب نہیں لگا کہ ایک دن اچانک بدلے ہوئے نام کے ساتھ سب کے سامنے آجاؤں۔ مجھے اس میں کوئی فائدہ نظر نہیں آتا تھا۔" الینا کے مطابق انہوں نے فیدل کو کبھی پاپا نہیں کہا، ان کے لیے یہ لفظ صرف اس شخص کے لیے مخصوص تھا جسے وہ اپنی ابتدائی زندگی میں باپ کی حیثیت سے جانتی تھیں، اورلینڈو فرنانڈیز۔

گی۔ امریکہ پہنچنے کے بعد انہیں احساس ہوا کہ جس شناخت سے وہ ساری زندگی فاصلہ اختیار کرتی رہی تھیں، وہی دراصل ان کے لیے کیوبا میں سیاسی جبر اور حکومتی پالیسیوں کے خلاف آواز بلند کرنے کا ایک موثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ نیویارک پولیس کا زیرِ حراست صحافی کی اہلیہ کے ساتھ ... دنوں تک وہی لوگ ٹی وی اسکرین پر چھائے رہے۔ ابتدائی عوامی جشن اور خوشی کا ماحول جلد ہی ان کی یادوں میں ایک مختلف منظرنامے میں تبدیل ہوگیا۔

وہ کہتی ہیں، اس کے بعد فائرنگ کرکے دی جانے والی سزائیں شروع ہوئیں، جنہیں ٹیلی وژن پر بھی دکھایا جاتا تھا، اور عوامی مقدمات بھی چلائے جاتے تھے۔ کیوبا خوف اور تشدد کی فضا میں ڈوب گیا تھا۔ ملک میں آنے والی اس بڑی تبدیلی نے بے شمار خاندانوں کو تقسیم کر دیا اور ان کا خاندان بھی ان میں شامل تھا۔ ان کی والدہ نے انقلاب کو قبول کر لیا، جبکہ ان کی دادی نئے حکمرانوں پر تنقید کرتی تھیں۔ خاندان کے دیگر افراد، جن میں وہ شخص بھی شامل تھا جسے الینا اپنا والد سمجھتی تھیں، سب کچھ چھوڑ کر امریکہ چلے گئے۔ اسی دوران، جب وہ ان تمام معاملات کو پوری طرح سمجھے بغیر بڑی ہو رہی تھیں، کیوبا کے نئے رہنما فیدل کاسترو نے ان کے گھر آنا جانا شروع کر دیا۔

اور لینڈو نے الینا کو اپنا خاندانی نام دیا اور وہ اسی یقین کے ساتھ پروان چڑھیں کہ وہی ان کے والد ہیں، حتیٰ کہ 1961 میں ان کے کیوبا

کیوبا کو کاسترو سے آزاد کرانے کی امریکی کوشش جو 72 گھنٹوں میں ناکام ہوگئی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ الینا کی مایوسی صرف اپنے والد سے ہی نہیں بلکہ اس سیاسی نظام سے بھی بڑھتی گئی جو فیدل کاسترو نے کیوبا میں قائم کیا تھا۔ وہ بتاتی ہیں کہ لوگ اکثر انہیں خطوط تھما دیتے تھے، اس امید پر کہ وہ انہیں فیدل کاسترو تک پہنچا سکیں گی۔ ان کے مطابق، یہ درخواستیں عموماً ایسے خاندانوں کی جانب سے آتی تھیں جن کے عزیزوں کو سزائے موت دی جا چکی تھی، جو ملک چھوڑنے کی اجازت کے منتظر تھے یا جن کے رشتہ دار سیاسی قید میں تھے۔ وہ کہتی ہیں کہ "میں نے بچپن ہی سے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا تھا۔"

(جاری ہے)

☆☆☆☆

اپنی زندگی کے ان پہلوؤں پر بات کرتی ہیں جو اقتدار کے ایوانوں سے کہیں زیادہ ایک بیٹی کے جذبات، تنہائی اور شناخت کے بحران سے جڑے ہیں۔

1956 میں ہوانا میں پیدا ہونے والی الینا، فیدل کاسترو اور سماجی طور پر بااثر خاتون نائٹی ریویلٹا کے تعلق کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ وہ دنیا کے مشہور ترین سیاسی ناموں میں سے ایک کی اولاد تھیں، لیکن انہوں نے کبھی "کاسترو" نام اختیار نہیں کیا۔ ان کے مطابق اس نسبت نے انہیں سہولتوں سے زیادہ مسائل، دباؤ اور ذاتی آزمائشوں سے دوچار کیا۔ الینا اعتراف کرتی ہیں کہ فیدل کاسترو کی جو پہلی تصویر ان کے ذہن میں ابھرتی ہے وہ ایک گھنی داڑھی والے شخص کی ہے جو 1959 میں باغی دستوں کی قیادت کرتے ہوئے ہوانا کی

کے باوجود، ماضی کو کیوں بھلایا نہیں جا رہا؟" آج فیدل کاسترو کی بیٹی میامی کے ایک پرسکون رہائشی علاقے میں واقع اپنے گھر کے پھولوں سے آراستہ صحن میں ہمارا استقبال کرتی ہیں، جہاں وہ گزشتہ دو دہائیوں سے زائد عرصے سے مقیم ہیں۔ ستر سالہ الینا گفتگو کے دوران اپنی زندگی کے ایسے واقعات بیان کرتی ہیں جو کسی بھی داستان سے کم محسوس نہیں ہوتے۔ یہ کہانی ان ابتدائی یادوں سے شروع ہوتی ہے جو ایک ایسے انقلابی رہنما سے وابستہ ہیں جس نے نہ صرف ان کی ذاتی زندگی بلکہ پورے کیوبا کی تاریخ اور تقدیر کا رخ بھی ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔

رات کے وقت آنے والا مہمان

الینا ابھی تین سال کی بھی نہیں ہوئی تھیں کہ یکم جنوری 1959 کو فلجینسیو باتیستا ملک چھوڑ کر فرار

ہمت

"اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کیلئے مالدار ہونے میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور تندرستی اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کیلئے مالداری سے بہتر چیز ہے اور قلب کی خوشی اور انبساط اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔"

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مزید بڑا اضافہ

وفاقی حکومت نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ پٹرول کی قیمت میں 5 روپے 58 پیسے اور ڈیزل کی قیمت میں 4 روپے 18 پیسے فی لٹر اضافہ کیا گیا ہے۔ پٹرول کی نئی قیمت 364 روپے 35 پیسے، جبکہ ڈیزل کی نئی قیمت 385 روپے 95 پیسے فی لٹر مقرر کی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق پٹرول اور ڈیزل کی نئی قیمتوں کا اطلاق 9 ستمبر 2026 سے ایک دن کے لیے ہوگا۔ چند روز سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ روز تقریباً 13 روپے فی لٹر پٹرول کی قیمت بڑھائی گئی، جبکہ آج ساڑھے پانچ روپے کا مزید اضافہ کر دیا گیا۔ چند روز قبل حکومت نے ڈیزل کی قیمت میں 32 روپے کمی کر کے احسان جتانے کی کوشش کی، جبکہ ایک مرتبہ 187 روپے کا اضافہ بھی کیا گیا تھا۔ ایسے اضافوں کے مقابلے میں کی جانے والی کمی بھی کم ہے۔ 32 روپے کی کمی کے بعد مسلسل اضافوں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ روزانہ کی بنیاد پر قیمتوں کا تعین غیر منطقی بھی ہے۔ بجلی اور پیٹرولیم کی مصنوعات کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان مصنوعات کی قیمتوں کا تعین لاگت کے مطابق کیا جاتا ہے اور کئی مصنوعات کئی کئی ماہ تک استعمال ہوتی ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر پٹرولیم کی قیمتوں کے تعین کے باعث مصنوعات بنانے والے غیر یقینی کی صورتحال سے دوچار رہتے ہیں۔ دیگر بھی کئی وجوہات ہیں جن کی بنا پر روزانہ کی بنیاد پر قیمتوں کے تعین کی مخالفت کی جاتی ہے۔ جماعت اسلامی پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں اور 80 روپے لیوی کے خلاف احتجاج کر رہی ہے۔ جماعت اسلامی کے احتجاج کا حکومت نوٹس لینے کے لیے تیار نظر نہیں آتی۔ گو کہ مذاکرات ہو رہے ہیں، لیکن کمیٹی کی تشکیل کے باعث یہ مذاکرات نتیجہ خیز ہوتے نظر نہیں آ رہے۔ جماعت اسلامی کی ساکھ بھی متاثر ہو رہی ہے۔ جماعت اپنے طور پر ان عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے مظاہرے کر رہی ہے جو روز افزوں مہنگائی سے تنگ آ کر اشتعال میں ہیں۔ کچھ حلقوں میں یہ تاثر بھی پایا جانے لگا ہے کہ جماعت اسلامی کے مظاہروں کے باعث حکمران عوامی غیظ و غضب سے محفوظ ہیں۔ لگتا ہے حکومت راندہ درگاہ عوام کا مذاق بھی اڑا رہی ہے۔ ایسی سوچ عوام کو تنگ آمد بجنگ آمد کی جانب لے جا سکتی ہے۔

ایک سعودی آئل کمپنی کا افغانستان سے معاہدہ اور زلمے خلیل زاد

نصرت جاوید

[illegible]

چین کا محفوظ دنیا کی طرف اہم قدم

تحریر: حسن بٹ

[illegible]

کشمیر: نواز شریف کا وژن اور مسلم لیگ کی ترقی کی ضمانت

لبنیٰ ریحان پیرزادہ

[illegible]

انسان تھا کہ حیوان؟

عبداللہ طارق سہیل

[illegible]

بارہ صوبے یا بارہ لکیریں؟

محمد اکرم چوہدری

[illegible]

[redacted]

[redacted]

پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ تعلقات

قیصر عباس

[illegible]

بقیہ 1

طاہر شاہ کاکڑ، سیکرٹری ہائر ایجوکیشن ہاشم غلزئی، ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی عبدالرحمٰن، بورڈ ممبر تعمیر نو ٹرسٹ حافظ طاہر، ایڈیشنل سیکرٹری قانون سعید اقبال سمیت متعلقہ حکام بھی شریک ہوئے۔ اجلاس میں تعمیر نو یونیورسٹی کوئٹہ بل 2026 کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ بل کا مقصد بلوچستان میں نجی شعبے کے تحت تعمیر نو یونیورسٹی کوئٹہ کا قیام عمل میں لانا ہے، تاکہ معیاری اعلیٰ تعلیم، تحقیق، جدت اور انسانی وسائل کی ترقی کو فروغ دیا جا سکے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ یونیورسٹی کے قیام سے اعلیٰ تعلیم تک رسائی میں توسیع، تعلیمی اداروں اور صنعت کے درمیان روابط کے فروغ، کاروباری صلاحیتوں اور ٹیکنالوجی کے فروغ سمیت صوبے کی سماجی و معاشی ترقی میں معاونت حاصل ہوگی۔ یونیورسٹی متعلقہ قوانین، حکومتی پالیسیوں اور حکومت بلوچستان و ہائر ایجوکیشن کمیشن کے مقرر کردہ معیار تعلیم اور کوالٹی ایشورنس کے اصولوں کے مطابق ڈگریاں جاری کرنے والے ادارے کے طور پر کام کرے گی۔ اس موقع پر رکن کمیٹی رحمت صالح بلوچ نے کہا کہ تعمیر نو نے تعلیم کے فروغ اور معاشرتی بہتری کے لیے قابل ذکر خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ادارے کے بانیوں اور سرکردہ افراد نے معاشرے کی تعلیمی و سماجی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کمیٹی کے اراکین نے بل کو ایک مثبت اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں نجی شعبے کے تحت ایک نئی یونیورسٹی کا قیام صوبے میں اعلیٰ تعلیم کے نظام کو مزید مستحکم کرنے کی جانب اہم پیش رفت ہو سکتی ہے۔ اراکین نے اس امر پر زور دیا کہ نجی اور سرکاری دونوں شعبوں کے تعلیمی اداروں کے درمیان صحت مند مسابقت، معیار تعلیم میں بہتری اور نوجوانوں کو جدید تعلیمی مواقع کی فراہمی کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کی سرکاری جامعات کو بھی مناسب وسائل، انتظامی معاونت اور تحقیقی سہولیات فراہم کرنا ضروری ہے، تاکہ اعلیٰ تعلیم کا مجموعی نظام مضبوط ہو سکے۔ اجلاس کے اختتام پر چیئرمین کمیٹی خیر جان بلوچ نے اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم سے متعلق قانون سازی انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور ایسے بلوں کا جائزہ لیتے وقت صوبے کے تمام سرکاری و نجی تعلیمی اداروں کے مفادات، معیار تعلیم اور طلبہ کے وسیع تر مفاد کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کی ترقی اور خوشحالی کے لیے تعلیم کو اولین ترجیح دینا ناگزیر ہے۔

بقیہ 2

نمایاں فرق کے باعث صارفین شدید پریشانی اور ذہنی اذیت کا شکار ہیں، جبکہ شہریوں نے ضلعی انتظامیہ کی جانب سے مؤثر چیک اینڈ بیلنس نہ ہونے پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ شہریوں کے مطابق کوئٹہ کے مختلف علاقوں اور بازاروں میں 20 کلو آٹے کے تھیلے کے نرخ یکساں نہیں ہیں۔ بعض علاقوں میں 20 کلو آٹے کا تھیلا 3 ہزار 250 روپے تک فروخت کیا جا رہا ہے، جبکہ بعض دکانوں پر یہی تھیلا 2 ہزار 950 روپے اور کہیں 2 ہزار 850 روپے میں دستیاب ہے۔ اسی طرح 50 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت بھی مختلف علاقوں میں مختلف بتائی جا رہی ہے، کہیں یہ 7 ہزار 300 روپے، کہیں 7 ہزار روپے جبکہ بعض مقامات پر اس سے مختلف نرخوں پر فروخت ہونے کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ ایک ہی شہر اور ایک ہی مارکیٹ میں آٹے کے نرخوں میں اتنا نمایاں فرق صارفین کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ ان کے مطابق اگر سرکاری سطح پر آٹے کے نرخ مقرر کیے گئے ہیں تو ان پر عملدرآمد یقینی بنانا ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ محکموں کی ذمہ داری ہے، تاہم عملی طور پر مختلف دکاندار اپنی سہولت اور مرضی کے مطابق قیمتیں وصول کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ شہریوں نے کہا کہ موجودہ مہنگائی کے دور میں آٹا ہر گھر کی بنیادی ضرورت ہے اور اس کی قیمت میں معمولی اضافہ بھی گھریلو بجٹ کو متاثر کرتا ہے، جبکہ مختلف دکانوں پر سینکڑوں روپے کا فرق عوام کے لیے مزید مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ خصوصاً دیہاڑی دار، مزدور، کم آمدن والے ملازمین اور متوسط طبقے کے خاندان بڑھتی ہوئی قیمتوں سے سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ روزمرہ استعمال کی اشیا پہلے ہی مہنگی ہو چکی ہیں، ایسے میں آٹے کے نرخوں میں مسلسل اضافہ عوام کی قوت خرید کو مزید کم کر رہا ہے۔ شہریوں نے مطالبہ کیا کہ آٹے کی قیمتوں میں اضافے کی وجوہات کا بھی جائزہ لیا جائے اور اس امر کی تحقیقات کی جائیں کہ مختلف علاقوں میں ایک ہی وزن اور معیار کے آٹے کے نرخوں میں اتنا فرق کیوں پایا جا رہا ہے۔ شہریوں کے مطابق بازاروں میں سرکاری نرخ نامے آویزاں ہونے کے باوجود اگر دکاندار مقررہ نرخوں سے زائد قیمت وصول کر رہے ہیں تو یہ انتظامی نگرانی کے نظام پر سوالیہ نشان ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف نرخ نامہ جاری کرنا کافی نہیں بلکہ اس پر عملدرآمد کے لیے فیلڈ میں مؤثر کارروائی بھی ضروری ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان سے فوری نوٹس، روزانہ نرخوں کی نگرانی اور گرانفروشوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہیں شہریوں نے وزیراعلیٰ بلوچستان اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ کوئٹہ میں آٹے کی قیمتوں کا فوری نوٹس لیا جائے اور متعلقہ حکام کو ہدایت کی جائے کہ شہر کے تمام علاقوں، بازاروں اور دکانوں میں آٹے کے نرخوں کی مؤثر نگرانی کی جائے۔ شہریوں نے کہا کہ آٹے کی قیمتوں کے حوالے سے روزانہ کی بنیاد پر مارکیٹ سروے کرایا جائے تاکہ سرکاری نرخ اور مارکیٹ میں وصول کی جانے والی قیمتوں کے درمیان فرق سامنے آ سکے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پرائس کنٹرول ٹیموں کو فعال کر کے مختلف بازاروں میں اچانک چھاپے مارے جائیں، آٹے کے معیار اور وزن کی بھی جانچ کی جائے اور سرکاری نرخ نامے نمایاں مقامات پر آویزاں کرائے جائیں۔ شہریوں کا کہنا تھا کہ مقررہ نرخ سے زائد قیمت وصول کرنے والے دکانداروں، ذخیرہ اندوزوں اور گرانفروشوں کے خلاف بلاامتیاز قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ عوام کو ریلیف مل سکے۔ شہریوں نے مزید کہا کہ انتظامیہ کو صرف شکایات موصول ہونے کا انتظار کرنے کے بجائے باقاعدہ اور مستقل بنیادوں پر مارکیٹوں کی نگرانی کا نظام وضع کرنا چاہیے۔ ان کے مطابق آٹے جیسی بنیادی ضرورت کی قیمتوں میں استحکام لانا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہونا چاہیے، کیونکہ قیمتوں میں بے قابو اضافے کا براہ راست اثر عام آدمی کے باورچی خانے اور ماہانہ بجٹ پر پڑتا ہے۔ شہریوں نے امید ظاہر کی کہ وزیراعلیٰ بلوچستان، کمشنر کوئٹہ اور ضلعی انتظامیہ اس معاملے کا فوری نوٹس لیتے ہوئے آٹے کے نرخوں میں پائے جانے والے واضح فرق کو ختم کرنے، سرکاری نرخ نامے پر سختی سے عملدرآمد کرانے اور عوام کو مناسب نرخوں پر آٹے کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے عملی اقدامات کریں گے۔

بقیہ 3

گے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تین ماہ قبل بلوچستان کے تعلیمی اداروں میں طلباء کو تعلیم کے حصول کے لئے ڈیسک مہیا کرنے کا اعلان ہوا تھا جس پر عملدرآمد نہیں ہوسکا کیونکہ سرکاری حکومت کو بھجوائی ہے جیسے ہی فنڈز ریلیز ہوئے سکولوں کو ڈیسک مہیا کردیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے بیشتر سکولوں میں بچے ٹاٹ پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے سکولوں میں ٹاٹ کلچر ختم کرتے ہوئے تین ماہ میں اسکولوں کو ڈیسک مہیا کرنے کے اعلان کیا تھا تاہم اس پر اب تک عملدرآمد نہیں ہوسکا ہے۔

بقیہ 4

لیے مختلف تحریکوں کی قیادت کی اور آمریت و غیر جمہوری قوتوں کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔ آج بھی پاکستان کا جمہوری مقدمہ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں پوری قوت کے ساتھ لڑا جا رہا ہے اور ملک میں جمہوری و غیر جمہوری قوتوں کے درمیان کشمکش جاری ہے، جمعیت علما اسلام ہر دور کی طرح آج بھی عوام، آئین، پارلیمان اور جمہور کے ساتھ کھڑی ہے اور ہمیشہ جمہور کے پلڑے میں اپنا وزن ڈالے گی۔ مولانا عبدالواسع نے کہا کہ ملک میں موجود سیاسی بے یقینی، اضطراب اور تشویش کا خاتمہ اسی وقت ممکن ہے جب عوام کے حقیقی مینڈیٹ کو تسلیم کرتے ہوئے شفاف، آزاد اور منصفانہ انتخابات کرائے جائیں، کیونکہ عوامی اعتماد کے بغیر کوئی بھی سیاسی نظام دیرپا استحکام حاصل نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علما اسلام نے جمہوریت، آئین کی بالادستی، پارلیمانی نظام اور عوام کے حق حکمرانی کے لیے بے شمار قربانیاں دی ہیں، ہمارے اکابرین نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، کارکنوں نے مشکلات جھیلیں اور جمہوری جدوجہد کی بھاری قیمت ادا کی لیکن جمعیت علما اسلام اپنے اصولی مؤقف اور جمہوری جدوجہد سے کبھی دستبردار نہیں ہوگی؛ ہمارا راستہ آئین، پارلیمان، جمہور اور عوامی مینڈیٹ کا راستہ ہے اور ہم ہر حال میں اسی راستے پر ثابت قدم رہیں گے۔

بقیہ 5

میں پھنسے سینکڑوں ٹرک، بوزر، کنٹینرز اور مازدا گاڑیوں کو آزادانہ نقل و حمل کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے گھروں اور منزلوں تک واپس پہنچ سکیں۔ ترجمان نے کہا کہ ہمارے سینکڑوں ٹرک کئی ماہ سے تفتان میں خالی کھڑے ہیں اور واپسی کے منتظر ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے معزز ٹرانسپورٹر رہنماؤں کی آئی جی ایف سی سے ملاقات بھی ہو چکی ہے، جس میں آئی جی ایف سی صاحب نے تسلی بخش یقین دہانی کرائی ہے۔ ترجمان نے امید ظاہر کی کہ ان شاء اللہ آئندہ کا لائحہ عمل بھی مثبت اور بہتر ہوگا اور تفتان میں پھنسے ٹرانسپورٹرز کی گاڑیوں کو جلد از جلد آزادانہ نقل و حرکت کی اجازت مل جائے گی۔

بقیہ 6

زرداری کے وژن کی عکاسی کرتا ہے۔ سینیٹر سردار محمد عمر گورگیج نے کہا کہ بلوچستان کے نوجوان صوبے کا قیمتی اثاثہ ہیں، انہیں روزگار کے مواقع فراہم کرتے وقت میرٹ اور شفافیت کو بنیادی اصول بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ نوکریوں کی خرید و فروخت کے خلاف وزیراعلیٰ بلوچستان کا سخت مؤقف قابل تحسین ہے اور میرٹ پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔

بقیہ 7

افراد نے تفتان سے کوئٹہ جانے والی این 40 شاہراہ پر چتر کے قریب ایک پل کے نیچے بارودی مواد رکھ کر اسے دھماکے سے اڑا دیا، جس کے باعث پل کو نقصان پہنچا اور بڑی گاڑیوں کی آمد و رفت متاثر ہوئی۔ واقعہ چاغی کے ہیڈکوارٹر دالبندین سے تقریباً 50 کلومیٹر مشرق کی جانب پیش آیا۔ پولیس کے مطابق واقعے کی مزید تحقیقات مقامی انتظامیہ کی جانب سے جاری ہیں۔

بقیہ 8

سرکاری اسکولوں میں طلبہ اب بھی فرش پر ٹاٹ بچھا کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ تعلیمی سہولیات کی کمی کے باعث طلبہ کو درپیش مشکلات بدستور برقرار ہیں، جبکہ ڈیسک کی فراہمی کے اعلان کے باوجود عملی اقدامات میں تاخیر پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے چند ماہ قبل اسکولوں میں ٹاٹ کلچر کے خاتمے کا اعلان کرتے ہوئے تین ماہ کے اندر تمام اسکولوں کو ڈیسک فراہم کرنے کی ہدایت کی تھی، تاہم مقررہ مدت گزرنے کے باوجود بیشتر اسکولوں میں ڈیسک فراہم نہیں کیے جا سکے۔ ڈائریکٹر اسکولز اختر کھیتران کے مطابق ڈیسک کی فراہمی کے منصوبے کی سمری حکومت کو ارسال کر دی گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ فنڈز دستیاب ہوتے ہی اسکولوں کو ڈیسک فراہم کر دیے جائیں گے۔ والدین اور شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اسکولوں میں بنیادی تعلیمی سہولیات کی فراہمی کو ترجیح دی جائے اور ڈیسک کی فراہمی کے منصوبے پر مزید تاخیر کے بجائے فوری عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔

بقیہ 9

پی ایچ آئی اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سمیت دیگر شعبہ جات کے آفیسران نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران تمام محکمہ جات کے آفیسران نے اسسٹنٹ کمشنر زہری روزین بھائی کو اپنے اپنے شعبوں میں جاری امور، درپیش مسائل اور ترقیاتی منصوبوں پر تفصیلی بریفنگ دی۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر زہری نے تمام تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور بنیادی مراکز صحت میں طبی عملے کی سو فیصد حاضری ہر صورت یقینی بنانے کے سخت احکامات جاری کیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ عوام کو تعلیم اور صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی میں کسی قسم کی غفلت یا لاپرواہی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ مزید برآں، اسسٹنٹ کمشنر زہری نے علاقے میں جاری تمام ترقیاتی اسکیموں کو مقررہ وقت پر معیاری انداز میں مکمل کرنے اور متعلقہ محکموں کو فیلڈ و دفاتر میں حاضر رہنے کی ہدایت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اسسٹنٹ کمشنر زہری کا کہنا تھا کہ عوامی مفاد کے منصوبوں اور بنیادی سہولیات میں خلل ڈالنے والے غیر حاضر اور غیر فعال عملے کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کی جائے گی۔ جو محکمہ جات یا آفیسران اجلاس سے غیر حاضر رہے یا اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکام رہے، ان کے خلاف سخت قانونی و ڈسپلنری کارروائی کے لیے ڈپٹی کمشنر خضدار کو سفارش کی جائے گی۔ انہوں نے تمام آفیسران پر زور دیا کہ وہ باہمی رابطہ کاری کو مضبوط بنائیں اور عوام کو ان کی دہلیز پر سہولیات فراہم کرنے کے لیے تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔

بقیہ 10

بیلم نے بتایا کہ انہوں نے میرج گرانٹ کی ادائیگی کے لیے متعلقہ محکمے کو متعدد بار درخواست دی، لیکن ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ لہٰذا، انصاف کے حصول کے لیے انہوں نے وفاقی محتسب کوئٹہ سے رابطہ کیا اور متعلقہ محکمے کی تاخیر اور عدم توجہی کے خلاف درخواست دائر کی۔ درخواست موصول ہوتے ہی وفاقی محتسب کوئٹہ نے بروقت انکوائری کا آغاز کیا اور متعلقہ محکمے کو طلب کر کے کیس کی فوری سماعت شروع کر دی۔ سماعت کے دوران متعلقہ محکمہ کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ لہٰذا، وفاقی محتسب نے احکامات جاری کیے کہ درخواست گزار کو فوری طور پر میرج گرانٹ کی ادائیگی کی جائے۔ احکامات موصول ہوتے ہی متعلقہ محکمے نے درخواست گزار کو میرج گرانٹ کی مد میں 50 ہزار کا چیک جاری کر دیا۔ اس بروقت اور منصفانہ فیصلے پر درخواست گزار نے وفاقی محتسب کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ 11

صوبے کا نہ صرف مجموعی معاشی نظام متاثر ہوگا بلکہ بے روزگاری میں بھی اضافہ ہوگا، بجلی و زرعی ٹیکس پر خاموش رہنے والے اراکین اسمبلی کو بھی بولنے کا حق نہیں ہے، چارٹر آف ڈیمانڈ پر عملدرآمد کیلئے 15 ستمبر تک کا الٹی میٹم ہے۔ اس بات کا اعلان زمیندار ایکشن کمیٹی کے چیئرمین ملک نصیر احمد شاہوانی کی زیر صدارت قلعہ سیف اللہ میں زمینداروں کے اجلاس اور پریس کانفرنس میں کیا گیا۔ اس موقع پر زمیندار ایکشن کمیٹی بلوچستان کے جنرل سیکرٹری حاجی عبدالرحمٰن بازئی، سید عبدالقہار آغا، حاجی نور احمد بلوچ، کاظم خان اچکزئی، حاجی شیر علی مشوانی، عبداللہ جان میرزئی، حاجی محمد افضل بلوچ، حاجی محمد حیات لہڑی، سید صدیق اللہ آغا، عبدالمجید ایڈووکیٹ، عبدالغفار کاکڑ، معراج مندوخیل، عبدالقدوس اچکزئی، خالق داد ملکیار، فضل الرحمٰن بلوچ، ڈاکٹر محمد اقبال، عبدالقیوم میرزئی، سرور جان، حاجی صادق جوگیزئی، وائس چیئرمین قلعہ سیف اللہ سبزی منڈی داد خان خان، ضیا موسیٰ زئی، گرین پاکستان کے چیئرمین آمین صاحب زادہ، ملک رشید، ملک خدائیداد و دیگر بھی موجود تھے۔

بقیہ 12

صوبائی حکومتیں آٹے اور گندم کے بحران کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کریں اور عوام کو سستا آٹا اور کسان کو گندم کی مناسب قیمت دینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ بلوچستان میں کسان پہلے ہی مہنگی کھاد، بیج، زرعی ادویات، ڈیزل، بجلی، پانی اور دیگر زرعی ضروریات کے بڑھتے ہوئے اخراجات کا بوجھ برداشت کر رہے ہیں۔ کھاد پر پابندیوں کے باعث بلیک میں مہنگے کھاد خریدنے پر مجبور ہیں۔ گندم کی پیداوار پر آنے والی لاگت میں مسلسل اضافے کے باوجود اگر مقامی کسان کو اس کی فصل کی مناسب اور منافع بخش قیمت نہ ملے تو اس کا براہ راست اثر صوبے کی زرعی معیشت اور آئندہ کی گندم کی پیداوار پر پڑے گا۔ دوسری جانب صوبے میں امن و امان کی صورتحال کے باعث آئے روز اہم شاہراہیں اور رابطہ سڑکیں بند رہتی ہیں، جس سے گندم، آٹے اور دیگر اشیائے ضروریہ کی ترسیل شدید متاثر ہوتی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے اضافی اخراجات اور سپلائی چین میں رکاوٹوں کا بوجھ بالآخر غریب صارف پر منتقل ہو رہا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ کوئٹہ سمیت صوبے کے دیگر اضلاع میں غریب عوام مہنگے داموں آٹا خریدنے پر مجبور ہیں جبکہ دوسری جانب پشتون بلوچ صوبے (بلوچستان) کے کسان اور زمیندار اپنی گندم کی فصل کی مناسب قیمت نہ ملنے کے باعث شدید مالی مشکلات سے دوچار ہیں۔ بیان میں وفاقی حکومت کی جانب سے موجودہ صورتحال میں گندم درآمد کرنے کے اقدامات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ جب بلوچستان اور ملک کے دیگر صوبوں کے کسان اپنی گندم کی پیداوار مارکیٹ میں لانے کے لیے تیار ہیں ایسے وقت میں درآمدی گندم کی اجازت دینا مقامی کاشتکاروں کے معاشی قتل کے مترادف ہوگا۔ بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ آٹے کے بحران کا ہنگامی بنیادوں پر خاتمہ کرکے کوئٹہ سمیت تمام اضلاع میں آٹے کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے اور آٹے کی قیمتوں میں غیر ضروری اضافے، ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور کسانوں، زمینداروں کو بجلی، پانی، کھاد، بیج، زرعی ادویات اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنا کر کھاد پر عائد پابندی اور دیگر تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔

بقیہ 13

لائسنز جاری کیے گئے۔ سیل کی جانے والی بیکریوں میں بیکری مصنوعات پر تیاری و میعاد ختم ہونے کی تاریخ درج نہ ہونے، کیڑوں مکوڑوں سے بچاؤ کے ناقص انتظامات، ورکرز کی جانب سے حفاظتی لباس کا استعمال نہ کرنے اور مصنوعات میں حشرات کی موجودگی سمیت متعدد خلاف ورزیاں پائی گئیں جبکہ گزشتہ جرمانوں کی عدم ادائیگی پر بھی کارروائی کی گئی۔ علاوہ ازیں ایک ریسٹورنٹ کو بی ایف اے لائسنس کے بغیر کاروبار اور خراب کوکنگ آئل کے استعمال پر جرمانہ کیا گیا جبکہ ایک بیکری کو ناقص صفائی، ڈسٹ بن کی عدم موجودگی، PPE کے نامناسب استعمال اور بیکری مصنوعات میں حشرات پائے جانے پر جرمانہ عائد کیا گیا۔ اسی طرح بروری روڈ اور خیزی چوک پر متفرق فوڈ بزنس یونٹس کی چیکنگ کے دوران 3 یونٹس جرمانہ اور ایک واٹر پیوریفکیشن پلانٹ سیل کیا گیا۔

بقیہ 14

ہیں۔ اس سلسلے میں اسسٹنٹ کمشنر بروری کاشف امر نے سریاب کے مختلف علاقوں میں قائم تندوروں کا اچانک معائنہ کیا۔ معائنے کے دوران اسسٹنٹ کمشنر نے مختلف تندوروں پر نان کے مقررہ وزن، سرکاری نرخنامے اور عوام کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انتظامیہ کی جانب سے تندور مالکان کو ہدایت کی گئی کہ وہ سرکاری نرخنامے کے مطابق نان فروخت کریں اور مقررہ وزن میں کسی قسم کی کمی نہ کی جائے۔ کارروائی کے دوران بعض تندوروں پر مقررہ وزن سے کم نان فروخت کیے جانے کی نشاندہی ہوئی، جس پر انتظامیہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے 5 افراد کو گرفتار کرا لیا۔ گرفتار افراد کے خلاف ضابطے کے مطابق قانونی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر بروری کاشف امر نے تندور مالکان کو واضح ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو مقررہ نرخ اور وزن کے مطابق نان کی فراہمی ہر صورت یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری نرخنامے کی خلاف ورزی، کم وزن نان کی فروخت یا صارفین سے مقررہ قیمت سے زائد وصولی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔

بقیہ 15

سے متعلق متعلقہ تھانے میں اطلاعی رپورٹ درج کرائی بعد ازاں ایس ایچ او چوہدری اور ایس کی اپنی معیت میں مقدمہ درج کرکے تحقیقات شروع کر دی گزشتہ روز پشین پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے کوئٹہ سبزل روڈ سے مغوی بچے کو باحفاظت بازیاب کرا کر ملزمان کی تلاش شروع کر دی۔ مغوی بیٹے کی بازیابی پر والدہ نے متعلقہ تھانے کی کارروائی پر اطمینان کا اظہار کیا۔

بقیہ 16

عمری میں بچوں نے جس محنت، صلاحیت اور تخلیقی سوچ کا مظاہرہ کیا ہے، وہ ان کے روشن مستقبل کی واضح عکاسی کرتا ہے ان کا کہنا تھا کہ طلباء کی اس شاندار کارکردگی اور کامیاب نمائش کا سہرا اسکول انتظامیہ اور اساتذہ کے سر جاتا ہے، جنہوں نے بچوں کی بہترین رہنمائی اور حوصلہ افزائی کے ذریعے ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کیا۔ ایسی مثبت اور تعلیمی سرگرمیاں طلباء میں تحقیق، تخلیقی سوچ اور خود اعتمادی کو فروغ دیتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں کی صلاحیتوں اور کامیابیوں کو میڈیا اور دیگر موثر پلیٹ فارمز پر بھرپور انداز میں اجاگر کیا جائے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور وہ مستقبل میں مزید نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔

بقیہ 17

1995ء میں پٹواری کی سند حاصل کرنے والے امیدوار گل محمد مستوئی کو پٹواری کے عہدے پر تعیناتی کا آرڈر دے دیا۔ گل محمد مستوئی طویل عرصے سے تعیناتی کے انتظار میں تھے اور اس دوران دیہاڑی پر مزدوری کر کے اپنے خاندان کا گزر بسر کرتے رہے۔ کمشنر نصیرآباد ڈویژن صلاح الدین نورزئی نے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان اور ایس ایم بی آر قمر مسعود کی میرٹ پر مبنی پالیسی کے تحت گل محمد مستوئی کو جائے تعیناتی کے احکامات جاری کیے۔ اس موقع پر کمشنر صلاح الدین نورزئی نے کہا کہ موجودہ حکومت کے وژن اور واضح پالیسی کے مطابق حقدار اور اہل امیدواروں کو میرٹ کی بنیاد پر تعیناتی کے آرڈرز جاری کرنے کا عمل جاری ہے، جو طویل عرصے سے اپنے حق اور میرٹ کے مطابق ملازمت کے منتظر تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج گل محمد مستوئی کو تعیناتی کا آرڈر دیتے ہوئے ہمیں خوشی محسوس ہو رہی ہے، حکومت کی جانب سے میرٹ اور حقدار افراد کے حقوق کے تحفظ کے لیے کیے جانے والے اقدامات کو مزید وسعت دی جائے گی اور اہل امیدواروں کو ان کا جائز حق فراہم کرنے کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

بقیہ 18

جانچ پڑتال کو یقینی بنائیں تاکہ کوئی بھی حقدار شناختی کارڈ سے محروم نہ رہے جبکہ کسی غیر متعلقہ فرد کو شناختی کارڈ جاری نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بلاک شناختی کارڈ کی وجہ سے عوام کو شدید مشکلات درپیش ہیں، شناختی کارڈ کے بغیر نہ روزگار ملتا ہے اور نہ ہی سرکاری سہولیات، اس لیے اس مسئلے کا حل اولین ترجیح ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ وہ بلاک شناختی کارڈ کیسز کو میرٹ پر فوری نمٹائیں اور حتمی رپورٹ پیش کریں تاکہ مستحق افراد کو جلد ریلیف دیا جا سکے۔

بقیہ 19

صرف معاشرتی اقدار اور اسلامی تہذیب کے منافی ہے بلکہ اس کے نوجوان نسل پر انتہائی منفی اور خطرناک اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور انتظامیہ کی موجودگی میں اس نوعیت کی سرگرمیوں کا جاری رہنا انتظامیہ کی غفلت اور عدم توجہی کی عکاسی کرتا ہے۔ اگر فحاشی اور عریانی پھیلانے والے عناصر کے خلاف عملی کارروائی کی جاتی تو انہیں سرعام اور بلاخوف ایسی سرگرمیاں جاری رکھنے کی جرات نہ ہوتی۔ انتظامیہ کی خاموشی اور عدم توجہی نے ایسے عناصر کو مزید حوصلہ دیا ہے جس کے نتیجے میں شہر کا معاشرتی ماحول متاثر اور نوجوان نسل اخلاقی زوال کی جانب دھکیلی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ اپنی ذمہ داری سے چشم پوشی ترک کرتے ہوئے فوری طور پر ایسے عناصر کے خلاف قانون کے مطابق بلاامتیاز کارروائی کرے۔ عوام اپنے شہر میں امن، پاکیزہ ماحول اور باوقار معاشرتی زندگی چاہتے ہیں، نہ کہ ایسی سرگرمیاں جو نئی نسل کے اخلاق و کردار کو متاثر کرنے کا باعث بنیں۔ جمعیت علما اسلام کے رہنماؤں نے واضح کیا کہ فحاشی، عریانی اور بے حیائی کے فروغ پر خاموشی اختیار نہیں کی جائے گی۔ اگر انتظامیہ نے عملی اور مؤثر اقدامات نہ کیے تو جمعیت علما اسلام احتجاجی لائحہ عمل اختیار کرنے پر مجبور ہوگی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کوئٹہ کے مختلف علاقوں اور شاہراہوں پر شام کے بعد ہونے والی مبینہ غیر اخلاقی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیتے ہوئے قانون کے مطابق مؤثر کارروائی کی جائے اور شہر کے معاشرتی ماحول کو خراب کرنے والے عناصر کا سد باب کیا جائے۔

بقیہ 20

قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اسسٹنٹ کمشنر مجیب الرحمٰن ساسخزئی نے کہا کہ سرکاری نرخنامے پر عملدرآمد نہ کرنے والے دکانداروں کو جیل بھیجا جائے گا، جبکہ ناپ تول میں کمی کرنے والے افراد کسی رعایت کے مستحق نہیں۔ انتظامیہ کی جانب سے بازاروں میں نرخنامے کی پابندی، اشیائے ضروریہ کی قیمتوں اور ناپ تول کے عمل کی نگرانی کو مزید مؤثر بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شہر میں قائم تجاوزات کے خاتمے کیلئے بھی کارروائی جاری رہے گی، عوامی گزرگاہوں اور سڑکوں پر غیر قانونی تجاوزات قائم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اسسٹنٹ کمشنر مجیب الرحمٰن ساسخزئی نے کہا کہ عوام کو کسی بھی دکاندار کی جانب سے زائد قیمت وصول کرنے، سرکاری نرخنامے کی خلاف ورزی یا ناپ تول میں کمی کی شکایت ہو تو وہ براہ راست انتظامیہ سے رابطہ کریں۔ عوام اپنی جائز شکایات کے ازالے کیلئے میرے دفتر آ سکتے ہیں، انتظامیہ عوام کی شکایات پر فوری کارروائی کرے گی۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں اور خلاف ورزیوں کی نشاندہی کریں تاکہ ناجائز منافع خوری اور تجاوزات کے خلاف مؤثر کارروائی کو یقینی بنایا جا سکے۔

بقیہ 21

پولیس کے گشت کے دورانیہ کو بھی بڑھا دیا جائے گا۔ یہ بات انہوں نے پولیس اہلکاروں کو موٹر سائیکلیں فراہم کرنے کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ آئی جی پولیس بلوچستان کی خصوصی ہدایات پر پولیسنگ کے طریقہ کار میں بہتری، مستحکم اور دائرہ کار کو بڑھانے کے لئے اضلاع کو موٹر سائیکلوں کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس تسلسل سے دیگر اضلاع کی طرح نصیرآباد پولیس کو بھی 16 نئی 125 موٹر سائیکلیں فراہم کی گئیں ہے۔ انہوں نے پولیس تھانہ سٹی وصدر منگولی، منجھو شوری، میر حسن اور 15 مددگار کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ نئی موٹر سائیکلوں کی فراہمی نہ صرف پولیس گشت کے دورانیہ میں اضافہ ہوگا بلکہ بروقت رسائی میں بہتری ہوگی۔ نئی موٹر سائیکلوں کی فراہمی سے پولیس کی پیٹرولنگ، جرائم کی روک تھام، فوری رسپانس اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے اقدامات میں بہترین نتائج آئیں گے انہوں نے کہا کہ جدید وسائل کی فراہمی سے پولیس کی استعدادِ کار میں اضافہ ہوگا اور عوام کو بروقت و مؤثر پولیس سروسز کی فراہمی مزید بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

بقیہ 22

ماحول فراہم کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے جا رہے ہیں اسی سلسلے میں سکولوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات طلباء کی تعداد اور دستیاب کلاس رومز کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع استا محمد میں 37 اضافی کمروں کی منظوری دی گئی ہے انہوں نے کہا کہ اضافی کلاس رومز کی تعمیر سے سکولوں میں طلباء کے لیے مزید گنجائش پیدا ہوگی اور انہیں بہتر تعلیمی سہولیات میسر آئیں گی۔ کشادہ اور مناسب کلاس رومز کی فراہمی سے تدریسی عمل میں بہتری آئے گی جبکہ اساتذہ بھی زیادہ مؤثر انداز میں اپنی تدریسی ذمہ داریاں انجام دے سکیں گے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ معیاری تعلیم کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے اور اس مقصد کے لیے تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی، انفراسٹرکچر کی بہتری اور تدریسی ماحول کو سازگار بنانے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے انہوں نے متعلقہ حکام پر زور دیا کہ تعمیراتی کاموں کے معیار کو یقینی بنایا جائے اور تمام منصوبے مقررہ معیار اور مدت کے مطابق مکمل کیے جائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی شعبے میں کیے جانے والے اقدامات کا بنیادی مقصد بچوں کو ان کی دہلیز پر معیاری تعلیمی سہولیات فراہم کرنا اور انہیں بہتر مستقبل کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ تعلیم اور ضلعی انتظامیہ باہمی رابطے کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں احسن انداز میں انجام دے رہے ہیں اس موقع پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اور دیگر متعلقہ افسران نے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کو سکول میں جاری تعلیمی سرگرمیوں، طلباء کی تعداد اور دیگر ضروریات کے حوالے سے بریفنگ بھی دی۔

بقیہ 23

سیٹھ یاسین، جمال شکیل، احسان سمیت دیگر افراد موجود تھے۔ وفد نے ڈپٹی کمشنر کیچ کو ضلع کیچ میں امن و امان کی صورتحال، پاک ایران بارڈر کی بندش، بی ایس ڈی آئی منصوبے اور دیگر عوامی مسائل سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر شرکاء نے آبسر انٹر کالج کی طالبات کے لیے بس کی فراہمی سمیت دیگر ضروری سہولیات کی فراہمی کا بھی مطالبہ کیا۔ ڈپٹی کمشنر کیچ یاسر اقبال دشتی نے وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ضلعی انتظامیہ عوامی مسائل کے حل کے لیے بھرپور اقدامات کر رہی ہے اور ضلع میں امن و امان کی صورتحال کو مزید بہتر بنانے کے لیے متعلقہ اداروں کے ساتھ مربوط حکمت عملی کے تحت اقدامات جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاک ایران سرحد سے متعلق معاملات کے حل اور سرحدی سرگرمیوں کی بحالی کے لیے متعلقہ حکام سے رابطہ جاری ہے اور بارڈر کو جلد کھولنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کیچ نے وفود کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ آبسر انٹر کالج کے لیے چھ کمروں کی تعمیر اور ضروری فرنیچر کی فراہمی کو بی ایس ڈی آئی پروگرام میں شامل کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ عوامی فلاح و بہبود، تعلیمی سہولیات کی بہتری اور علاقے کی ترقی کے لیے دستیاب وسائل کو مؤثر انداز میں بروئے کار لا رہی ہے اور عوامی مسائل کے حل کو ترجیحی بنیادوں پر یقینی بنایا جائے گا۔

بقیہ 24

ضرورت ہے نہ کہ توڑنے کی عوام پہلے ہی بدامنی، مہنگائی، بے روزگاری اور سیاسی انتشار سے پریشان ہیں وزیراعلیٰ پنجاب کے بیان پر سخت تشویش لاحق ہے انہیں نفرت انگیز باتوں سے گریز کرنا چاہئے 27 ستمبر کو بلوچستان خاموش نہیں رہے گا یہ بات انہوں نے عاصم نذیر شیرازی سمیت دیگر وکلاء کی انصاف لائرز فورم میں شمولیت کے موقع پر جمعرات کو کوئٹہ پریس کلب میں پریس کانفرنس کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ بانی عمران خان کا نظریہ آج بھی زندہ ہے، جس کی بدولت وکلاء روزانہ کی بنیاد پر اس نظریے کے تحت آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی اور حقیقی جمہوریت کی جدوجہد کا حصہ بن رہے ہیں جو وکلاء آئین اور قانون کی بالادستی پر یقین رکھتے ہیں وہ کبھی آئین سے غداری نہیں کر سکتے انہوں نے وزیراعلیٰ پنجاب کے بیان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اشتعال انگیزی پر مبنی گفتگو سے گریز کرنا چاہئے کیا پاکستان کے صوبے ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور سیاسی اختلاف کو صوبائی نفرت میں تبدیل کرنا سیاست رہ گئی اس وقت ملک کو جوڑنے کی ضرورت ہے نہ کہ توڑنے کی بلوچستان کے عوام کسی نفرت، تقسیم یا صوبائی تعصب کے بیانیہ کو قبول نہیں کریں گے کیونکہ پاکستان چاروں صوبوں اور تمام اکائیوں کا مشترکہ وطن ہے انہوں نے کہا کہ حکمران عدالتی احکامات کی پاسداری نہ کر رہے ہیں اور 27 ستمبر کو بلوچستان خاموش نہیں رہے گا انصاف لائرز فورم کے پلیٹ فارم سے بلوچستان کے وکلاء عوام کے ساتھ ملکر آئین کی بالادستی، جمہوریت کی بحالی کیلئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ہماری جدوجہد کسی ادارے یا ریاست کے خلاف نہیں اور پاکستان میں آئین سب سے بالاتر ہے اور عوام کے بنیادی حقوق کا احترام ہونا چاہیے۔ عوام نے فیصلہ کرنا ہے کہ پاکستان آئین اور قانون کی حکمرانی سے چلے گا یا نفرت، تقسیم اور طاقت کے بیانیے سے۔

بقیہ 25

ہوگا بلکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے پر بروقت رسائی اور فوری رسپانس کو بھی یقینی بنایا جا سکے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس اقدام سے جرائم کی روک تھام، پٹرولنگ کے نظام میں بہتری اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے اقدامات میں بہترین نتائج سامنے آئیں گے، جبکہ جدید وسائل کی دستیابی سے پولیس کی مجموعی استعداد کار میں اضافہ ہوگا جس سے عوام کو بروقت اور مؤثر پولیس سروسز کی فراہمی مزید بہتر بنانے میں بھرپور مدد ملے گی۔

بقیہ 26

کے باعث ایک سے زائد جماعتوں کی طالبات کو ایک ہی کمرے میں بٹھا کر تدریسی عمل جاری رکھا جا رہا ہے۔ اسکول میں نان ٹیچنگ اسٹاف کی عدم دستیابی کے مسئلے کی بھی نشاندہی کی گئی، جبکہ انتظامی امور کو مؤثر بنانے کے لیے معاون عملے کی فراہمی کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول سنیٹر اسحاق وارڈ میں اساتذہ تدریسی سرگرمیوں میں مصروف پائے گئے۔ تاہم مڈل سیکشن کی طالبات کو نصابی کتب کی عدم دستیابی کا سامنا ہے۔ اس سلسلے میں متعلقہ حکام کی توجہ مبذول کراتے ہوئے نصابی کتب کی بروقت فراہمی کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا تاکہ طالبات کی تعلیمی سرگرمیاں متاثر نہ ہوں۔ اسی طرح گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول گھٹی ڈور میں کلاس رومز کی کمی کے باعث طالبات کو اسکول کے باہر کھلے ماحول میں تعلیم حاصل کرنے کی مشکلات کا جائزہ لیا گیا۔ نئی کلاس رومز کی تعمیر تک طالبات کے لیے عارضی شیڈ یا متبادل تعلیمی جگہ کی فراہمی کو فوری ضرورت قرار دیا گیا۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (خواتین) نے اسکول انتظامیہ کو ہدایت کی کہ دستیاب وسائل کو مؤثر انداز میں بروئے کار لاتے ہوئے تعلیمی سرگرمیوں میں تسلسل برقرار رکھا جائے، جبکہ درپیش مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر متعلقہ حکام کے سامنے پیش کیا جائے۔ حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی اداروں کی مسلسل مانیٹرنگ، بنیادی سہولیات کی فراہمی، اساتذہ و عملے کی دستیابی، نصابی کتب کی بروقت فراہمی اور اسکول انفراسٹرکچر میں بہتری کے لیے اقدامات جاری ہیں۔ صوبائی حکومت کی تعلیمی پالیسی کا بنیادی مقصد ہر بچے، بالخصوص دور دراز علاقوں کی طالبات، کو محفوظ، باوقار اور معیاری تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے مطابق تعلیمی شعبے میں اصلاحات کا عمل نچلی سطح تک جاری رکھتے ہوئے اسکولوں میں موجود مسائل کی نشاندہی، موثر مانیٹرنگ اور قابل عمل حل کے ذریعے تعلیمی نظام کو مزید بہتر بنایا جا رہا ہے۔

بقیہ 27

فطرت، قاری عبدالرشید، حماد اللہ سیاپاد، سید کاشف حسین، ملک جمیل کاسی، ارشد گجر، ممتاز محفوظ ایڈووکیٹ، عابد لہڑی، یوسفی بلوچ، قاری امین اللہ، جلال نورزئی، راشد چوہان، محمد شفاعت، عصمت اللہ، سالم حزب اللہ، محمد ارسلان فیاض، عثمانی میر احمد نوشیروانی، مولانا ذکریا ڈاکر، عبدالرزاق خارانی، حبیب اللہ کاکڑ، حیات اللہ کاکڑ، خالد بٹ، سلیم لہڑی، ڈاکٹر فیصل اللہ، ڈاکٹر غلام اللہ، ڈاکٹر صورت خان، آصف بلوچ، کبیر شاہ، عبدالغنی سلالی، شاہجہان بلوچ، حاجی عابد شیر ترین، عبدالجبار لانگو، بشیر علی زاہد و دیگر نے مرحوم کی رہائشگاہ جا کر ان کے بھائیوں سید بہادر شاہ، سید شفیق الرحمٰن حاجی سید سمیع الرحمٰن بھتیجوں کامران سمیع، عبداللہ سمیع اور دیگر سے اظہار افسوس کیا۔

بقیہ 28

جلد کمپیوٹرائزڈ ریونیو ریکارڈ کو مستقل طور پر ضلع برشور منتقل کر دیا جائے گا، جس سے مقامی سطح پر شفافیت اور عوامی امور میں تیزی آئے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ضلعی افسران اور عوامی وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ ڈپٹی کمشنر کا کہنا تھا کہ کمپیوٹرائزڈ ریونیو ریکارڈ کی برشور منتقلی سے شہریوں کو زمینوں کی خرید و فروخت، فرد کے حصول اور دیگر مالیاتی امور میں نہ صرف بڑی سہولت ملے گی بلکہ کرپشن اور تاخیری حربوں کا بھی خاتمہ ہوگا۔ انہوں نے واضح کیا کہ گڈ گورننس کا قیام اور سرکاری خدمات تک عوام کی آسان رسائی موجودہ انتظامیہ کا بنیادی ہدف ہے۔ ضلع برشور کے دیرینہ مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جا رہا ہے تاکہ علاقے میں ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز ہو سکے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت کی کہ وہ عوامی شکایات کے فوری ازالے کے لیے اپنے دفاتر کے دروازے عوام کے لیے کھلے رکھیں۔

بقیہ 29

خراب ہونے کے باعث مین روڈ کے درمیان آئل گر گیا تھا صبح تا ایک بجے کئی گھنٹوں تک سڑک پر پڑا رہا۔ آئل کے باعث پانچ موٹر سائیکل سوار پھسل کر گر پڑے جبکہ ایک پک اپ گاڑی بھی پھسلنے کے بعد سائیڈ پر کھڑے ٹریکٹر سے جا ٹکرائی۔ گاڑی کے مالک نے بتایا کہ تربت بازار سے ایئرپورٹ روڈ ایک مصروف اور اہم شاہراہ ہے جہاں سے لوگ کیمپ، مند، یونیورسٹی، دشت، گوادر اور کراچی کی جانب سفر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتنی مصروف شاہراہ پر کراس کے قریب گھنٹوں تک ٹریکٹر کا کھڑا رہنا اور سڑک پر گرے ہوئے آئل کی فوری صفائی نہ ہونا متعلقہ اہلکاروں کی غیر ذمہ داری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی گاڑی کی مالیت کم از کم 25 لاکھ روپے ہے جبکہ ان کا بیٹا بھی حادثے میں معمولی زخمی ہوا ہے۔ پیٹرولنگ پولیس اہلکار نے بتایا کہ پولیس اہلکار اس روٹ پر دن رات گشت کرتے ہیں اور واقعے سے تھوڑی دیر قبل بھی یہاں سے گزرے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ یہ ہے کہ شہری کسی بھی واقعے یا مسئلے کی صورت میں فوری طور پر پولیس تھانے کو اطلاع نہیں دیتے اور انتظار کرتے رہتے ہیں۔ پولیس اہلکار کے مطابق واقعے کی اطلاع تاخیر سے ملی۔ تاہم اطلاع ملتے ہی پولیس کی گشتی ٹیم اور تھانے سے ٹیم فوری طور پر موقع پر پہنچ گئی ٹریکٹر ڈرائیور کو گرفتار کرکے سڑک کا ایک رو بند کردیا اور تحقیقات شروع کردی گئیں۔ گرفتار ڈرائیور کو حوالات میں بند کر دیا تھا بعد ازاں دونوں فریقین کے درمیان صلح ہونے پر ٹریکٹر ڈرائیور کو رہا کر دیا گیا۔

بقیہ 30

خلاف بنگ عمرانی برادری نے پولیس تھانہ کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا بشیر احمد عمرانی محمد خان بنگ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کار ڈکیتی کی اطلاع پولیس کو دی لیکن ایس ایچ او ہمارے ساتھ کوئی تعاون نہیں کیا پولیس امن و امان قائم کرنے میں ناکام ہو چکی ہے کوئی بھی شہری اور تاجر برادری محفوظ نہیں ہے آج ہم نے اپنی مدد آپ کے تحت گاڑی برآمد کی پولیس کا کوئی کردار نہیں ہے انہوں نے کہا کہ پولیس جرائم پیشہ عناصر کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور سارا دن بھتہ خوری میں مصروف ہے مظاہرین نے پولیس کے اعلیٰ حکام سے شہر میں امن کی صورت حال بحال کرنے اور واقع میں ملوث ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ کردیا۔

بقیہ 31

میں لوکل گورنمنٹ کے اسسٹنٹ انجینئرز کو ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل کی پوسٹ پر ترقی دینے پر چیف سیکرٹری بلوچستان، سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اور سلیکشن بورڈ کے ممبران کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ یہاں جاری ہونے والے ایک مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ پاکستان ڈپلومہ انجینئرز فیڈریشن کی جدوجہد کی بدولت لوکل گورنمنٹ کے اسسٹنٹ انجینئرز کو ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل کے عہدے پر ترقی ملی جس پر فیڈریشن سلیکشن بورڈ کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ انہوں نے لوکل گورنمنٹ کے ڈپلومہ انجینئرز کو گریڈ 17 میں اسسٹنٹ انجینئر کی پوسٹ پر ترقی دینے کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ عبدالرؤف بلوچ سیکشن آفیسر میر مختیار احمد زہری، سپرنٹنڈنٹ حاجی رشید اور حاجی نذیر احمد مینگل کی کوششوں سے لوکل گورنمنٹ کے ڈپلومہ انجینئرز کو ترقی ملی ہے ہم فیڈریشن کی طرف سے انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بقیہ 32

کردیں۔ انتظامیہ کے مطابق حکم نامے کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف فوری اور بلا امتیاز کارروائی کی جائے گی۔ خلاف ورزی کی صورت میں نہ صرف متعلقہ ہوٹل یا کیبن کو موقع پر ہی سیل کر دیا جائے گا، بلکہ ان کے مالکان کے خلاف قانونی مقدمات بھی درج کیے جائیں گے۔ اسسٹنٹ کمشنر خضدار نے کہا کہ پولیس اور انتظامیہ کی خاص ٹیمیں مختلف علاقوں کا باقاعدگی سے معائنہ کریں گی تاکہ حکم نامے پر مکمل عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے عوام اور بالخصوص والدین سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں انتظامیہ کا ساتھ دیں اور اپنے بچوں کی مثبت سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

بقیہ 33

کمشنر نے دکانداروں کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ عوام کی صحت سے کھیلنے اور مضر صحت گوشت فروخت کرنے کی کسی صورت اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ آئندہ ایسی خلاف ورزی کی صورت میں ذمہ دار افراد کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اسسٹنٹ کمشنر نے کہا کہ عوام کو معیاری اور صحت بخش گوشت کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے چیکنگ کا سلسلہ جاری رہے گا۔ انتظامیہ کی جانب سے واضح کیا گیا کہ مضر صحت یا غیر معیاری گوشت فروخت کرنے والوں کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی۔

بقیہ 34

سے قومی شاہراہ پر ٹریفک کی آمد و رفت معطل ہوگئی پولیس ذرائع کے مطابق گزشتہ شب نامعلوم ملزمان کی جانب سے قلات کے علاقے مرجان میں قومی شاہراہ پر واقع پل کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا جس سے پل تباہ ہوگیا اور قریب سے گزرنے والی کوچ میں سوار متعدد مسافر زخمی ہوگئے جنہیں ہسپتال منتقل کردیا گیا دھماکہ کی وجہ سے قومی شاہراہ پر ٹریفک کی آمدورفت معطل ہوگئی۔

بقیہ 35

پولیس کے مطابق گزشتہ شب مستونگ کے علاقے کانک میں نامعلوم مسلح افراد نے پولیس چوکی پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں ایک اہلکار کانسٹیبل عزت اللہ شہید اور کانسٹیبل نصیب اللہ زخمی ہو گیا پولیس کی جوابی کارروائی پر حملہ آور فرار ہوگئے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور سیکورٹی فورسز کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی علاقے کو گھیرے میں لیکر نعش اور زخمی کو ہسپتال منتقل کردیا گیا نعش ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کردی گئی مزید کارروائی پولیس کررہی ہے۔

بقیہ 36

سے رابطہ کرکے لاش کی شناخت اور وصولی کا عمل مکمل کریں۔ مقامی پولیس اور انتظامیہ نے واقعے کی تحقیقات شروع کردی ہیں، جبکہ لڑکی کی شناخت اور موت کی وجوہات سے متعلق مزید معلومات سامنے آنا باقی ہیں۔

بقیہ 37

سے متعلق بنیادی ریکارڈ درست رکھنے میں ناکام رہا ہے، لیکن اپنی اس نااہلی اور ناقص نظام کا ملبہ ان ڈاکٹرز پر ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے جو روز اول سے اپنے باقاعدہ مقام تعین پر موجود رہ کر اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں پوری ایمانداری سے انجام دے رہے ہیں۔ ترجمان نے واضح کیا کہ اگر کسی ڈاکٹر کو باقاعدہ طور پر ایک مقام پر تعینات کیا گیا ہو اور وہ مسلسل وہیں خدمات سرانجام دے رہا ہو، تو محکمہ کے انتظامی تضاد یا ڈیٹا کی غلطی کی بنیاد پر اسے غیر حاضر قرار دے کر برطرف کرنا ملازمین کی غفلت نہیں بلکہ محکمہ صحت کے انتظامی نظام کی سنگین ناکامی ہے۔ محکمہ صحت کو یہ جواب دینا ہوگا کہ اگر اس کے پاس اپنے ملازمین کی درست پوسٹنگ کا ریکارڈ نہیں تو اس غفلت کی سزا ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹرز کو کیوں دی جارہی ہے۔ ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن بلوچستان نے دوٹوک الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ ڈاکٹروں کے خلاف اس قسم کی ناانصافی، انتقامی کارروائی یا انتظامی بے ضابطگی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی اور محکمہ اپنی ریکارڈ کی غلطیوں کو چھپانے کے لیے ڈاکٹرز کے مستقبل سے کھیلنے سے باز رہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ محکمہ صحت میں موجود چند عناصر حکومت کے ساتھ ہونے والے حالیہ مذاکرات کو ناکام بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی نااہلی چھپانے کے لیے ڈاکٹروں کے خلاف انتقامی کارروائیوں کا سہارا لے رہے ہیں۔ وائی ڈی اے نے عزم ظاہر کیا ہے کہ وہ کسی بھی فرد یا ادارے کو ڈاکٹروں کے خلاف غیر منصفانہ اور منظم کارروائیوں کی اجازت نہیں دے گی، کیونکہ ڈاکٹروں کے حقوق پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اپنے تمام ڈاکٹرز کے بنیادی، پیشہ ورانہ اور قانونی حقوق کے تحفظ کے لیے ہر آئینی، قانونی اور جمہوری فورم پر بھرپور جدوجہد جاری رکھے گی، ایک ایک ڈاکٹر کے حق کے حصول تک چین سے نہیں بیٹھیں گے اور ہر غیر قانونی اقدام کے خلاف بھرپور مزاحمت کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

بقیہ 38

ہونے کھائی میں جا گری۔ پولیس کے مطابق حادثے میں انسانی جانی نقصان نہیں ہوا تاہم سولہ کے قریب مسافر زخمی ہو گئے جن کو قریبی ہسپتالوں میں منتقل کردیا گیا واقعے کے بعد پولیس نے دیگر مسافروں کو متبادل گاڑیوں میں منزل مقصود کی جانب روانہ کردیا گیا۔

بقیہ 39

ایک باقاعدہ جمہوری عمل کے ذریعے ہوتا ہے۔ کسی ڈاکٹرز کا اپنی نمائندہ تنظیم کا عہدہ سنبھالنا اس کے سرکاری فرائض یا پیشہ ورانہ کردار کے خلاف نہیں۔ ترجمان نے کہا کہ ایسے اقدامات سے نہ صرف طبی برادری میں بے چینی پیدا ہوتی ہے بلکہ حکومت اور ڈاکٹرز کے درمیان اعتماد کی فضا بھی متاثر ہوتی ہے۔ بلوچستان کا شعبہ صحت پہلے ہی متعدد انتظامی، مالی اور بنیادی مسائل کا سامنا کر رہا ہے، ایسے وقت میں ڈاکٹرز کو دباؤ میں لانے کے بجائے ان کے ساتھ مشاورت اور باہمی احترام کا راستہ اختیار کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پی ایم اے کوئٹہ زون حکومت بلوچستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ ڈاکٹر نعیم زرکون کے خلاف جاری کیے گئے احکامات پر فوری نظرثانی کرتے ہوئے انہیں واپس لیا جائے اور طبی برادری کے تحفظات کو سنجیدگی سے سنا جائے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ پی ایم اے کوئٹہ زون ڈاکٹرز کے جائز حقوق، عزت، وقار اور نمائندگی کے جمہوری حق کے تحفظ کے لیے ہر آئینی، قانونی اور جمہوری فورم پر اپنی آواز بلند کرتی رہے گی۔ حکومت سے بھی مطالبہ ہے کہ معاملات کو مزید کشیدہ کرنے کے بجائے مذاکرات، افہام و تفہیم اور باہمی احترام کے ذریعے حل کیا جائے۔

بقیہ 40

کا بنیادی مقصد نوجوانوں کو بدعنوانی کے مضر اثرات سے آگاہ کرنا اور کرپشن سے پاک معاشرے کی تشکیل کے لیے مشترکہ کوششوں کو فروغ دینا تھا۔ تقریب میں اساتذہ اور طلباء نے شرکت کی۔ تقریب کے دوران ایک تقریری مقابلے کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں مختلف کلاسوں کے طلباء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بدعنوانی کی لعنت کے خلاف اپنے افکار پیش کیے۔ ڈائریکٹر نیب محمد سلیم احمد نے طلباء کے خیالات کو سراہا اور ان میں تحائف تقسیم کیے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر نیب بلوچستان جناب فرحان یوسف خان نے شرکاء کو اپنے آگاہی لیکچر کے دوران نیب کے طریقہ کار، وژن، مشن اور کارکردگی کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا۔ ڈائریکٹر نیب محمد سلیم احمد نے طلباء سے گفتگو کرتے ہوئے کرپشن کے خاتمے میں اُن کے اہم کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خود احتسابی پر زور دیا اور کہا کہ اسلام میں بدعنوانی اور بددیانتی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ انہوں نے اقرباپروری، رشوت، سفارش، زور زبردستی اور جانبداری کو کرپشن کی اقسام کے طور پر گروانا اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ یہ رویے ہمارے معاشرے میں معمول بن چکے ہیں۔ اپنے بیان کے اختتام پر انہوں نے اساتذہ اور طلباء کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کے تفصیلی جوابات دیے۔ علاوہ ازیں، انہوں نے سامعین میں بیٹھے طلباء کو ترغیب دی کہ وہ اپنے الفاظ میں بدعنوانی کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کریں اور ان کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے انہیں تحائف دیے۔ اس موقع پر سٹی سکول، کوئٹہ کینٹ کی ہیڈ مسٹریس حنا نے نیب بلوچستان کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ معاشرے کے اہم رکن ہونے کے ناطے طلباء کی مشترکہ کوششیں کرپشن سے پاک معاشرے کی بنیاد رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرسکتی ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر ایک آگاہی واک کا اہتمام کیا گیا۔ ڈائریکٹر نیب (بلوچستان) نے نیب کی جانب سے سٹی سکول کی ہیڈ مسٹریس کو یادگاری شیلڈ پیش کی، اور تقریب دونوں جانب سے باہمی تشکر اور اظہار ممنونیت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

بقیہ 41

اطلاع دی گئی، ریسکیو ٹیم اور پولیس اہلکاروں کی مدد سے لاش کو دشوار گزار پہاڑی علاقے سے نکالا گیا اور DHQ ہسپتال ژوب روانہ کردیا گیا۔ لاش کی شناخت خان بہادر ولد جمعہ دین سکنہ کٹز، افغانستان کے نام سے ہوئی ہے۔

بقیہ 42

پر زور دیا گیا۔ ملاقات میں ڈسٹرکٹ چیئرمین خضدار حاجی صلاح الدین زہری بھی موجود تھے۔

بقیہ 43

کرتے ہوئے حملہ آوروں کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ شدید مزاحمت کے بعد حملہ آور تاریکی اور دشوار گزار حالات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے، تاہم فرار ہوتے وقت وہ اپنی استعمال شدہ گاڑی اور اسلحہ موقع پر ہی چھوڑ گئے۔ واقعے میں حفاظتی دستے کے تمام اہلکار بالکل محفوظ رہے ہیں۔ سیکیورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے کر مزید سرچ آپریشن شروع کر دیا ہے۔

بقیہ 44

پلائی ماؤتھ، برطانیہ کے درمیان ٹرانس نیشنل ایجوکیشن پارٹنرشپ کے آغاز کی تقریب سے گزشتہ شام قائم مقام چیئرمین سینیٹ کی حیثیت سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سیدال خان ناصر نے یونیورسٹی آف لاہور اور یونیورسٹی آف پلائی ماؤتھ کو اس اہم شراکت داری پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ معاہدہ محض دو تعلیمی اداروں کے درمیان تعاون نہیں بلکہ پاکستان اور برطانیہ کے درمیان علمی و تعلیمی روابط کو مزید مضبوط بنانے کی جانب اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی شراکت داریاں پاکستانی طلبہ کو عالمی معیار کی تعلیم، بین الاقوامی تجربے اور جدید مہارتوں کے حصول کے بہتر مواقع فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کے نوجوانوں پر سرمایہ کاری دراصل پاکستان کے مستقبل پر سرمایہ کاری ہے۔ نوجوانوں کو جدید تعلیم اور ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ مہارتیں فراہم کر کے نہ صرف ملک کی معیشت کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے بلکہ خطے میں ترقی، خوشحالی اور استحکام کی نئی راہیں بھی ہموار کی جا سکتی ہیں۔ قائم مقام چیئرمین سینیٹ نے کمپیوٹنگ، سائبر سیکیورٹی، مصنوعی ذہانت، بزنس، قانون اور ہیلتھ سائنسز سمیت جدید شعبوں میں تعلیمی پروگرامز کے آغاز کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ شعبے پاکستان کی معاشی اور سماجی ترقی کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ مصنوعی ذہانت اور دیگر ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے دور میں نوجوانوں کو مستقبل کی ضروریات کے مطابق تیار کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی آف لاہور کے پاکستانی طلبہ کے لیے بین الاقوامی تعلیمی مواقع پیدا کرنے کے وژن کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ پاکستان اور برطانیہ کے تعلیمی اداروں کے درمیان تعاون کو ڈگری پروگرامز تک محدود رکھنے کے بجائے تحقیق، جدت، فیکلٹی تعاون، کاروباری سرگرمیوں اور طلبہ کے تبادلوں تک وسعت دی جائے گی۔

بقیہ 45

نے جمعرات کو ہانگ کانگ میں منعقد ہونے والے 11 ویں بیلٹ اینڈ روڈ سمٹ سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ وفاقی وزیر تجارت نے کہا کہ بی آر آئی محض اقتصادی منصوبہ نہیں بلکہ ممالک اور اقوام کو قریب لانے کا مؤثر پلیٹ فارم ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاقائی تعاون اب تجارتی راستوں سے آگے بڑھ کر مربوط ویلیو چینز میں تبدیل ہو رہا ہے، ڈیجیٹل جدت، پائیداری اور ہنرمند روزگار کو تجارتی ڈھانچے کا حصہ بنانا ناگزیر ہے۔ جام کمال خان نے کہا کہ پاکستان مغربی، وسطی اور مشرقی ایشیا کے درمیان ایک اہم تجارتی پل بن رہا ہے، ریلوے، سڑکوں اور ٹرانزٹ ٹریڈ روابط کی توسیع پاکستان کو وسطی ایشیا کے لیے مختصر اور مؤثر راستہ بنا رہی ہے، علاقائی روابط پاکستان کے لیے ڈیڑھ ارب صارفین پر مشتمل وسیع منڈی کے دروازے کھول رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بندرگاہی اصلاحات، ڈیجیٹل کسٹمز اور جدید لاجسٹکس سے تجارتی وقت اور لاگت کم کی جا رہی ہے۔ پاکستان ایک ابھرتے ہوئے ٹرانس شپمنٹ مرکز کے طور پر سرمایہ کاروں کو وسیع علاقائی منڈیوں تک رسائی فراہم کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی معاشی بحالی اور بہتر کریڈٹ ریٹنگ سے سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے، توانائی، بنیادی ڈھانچے، معدنیات اور صنعت میں نئی سرمایہ کاری پاکستان پر بڑھتے اعتماد کی عکاس ہے۔ وفاقی وزیر تجارت نے کہا کہ پاکستان کی معاشی حکمت عملی برآمدات میں اضافے، صنعتی جدید کاری اور سرمایہ کاری کی سہولت پر مبنی ہے۔ ٹیکسٹائل، زرعی مصنوعات، علم پر مبنی صنعتوں اور خدمات کو عالمی ویلیو چینز سے منسلک کیا جا رہا ہے۔

بقیہ 46

دیگر لوگ کثیر تعداد میں موجود تھے۔ تقریب سے خطاب میں صوبائی وزیر نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی حکومت بے روزگاری کے خاتمے کو اپنی اولین ترجیح سمجھتی ہے، میر محمد صادق عمرانی نے کہا کہ انہیں وزارت کی ذمہ داری جب ملی تو انہوں نے لواحقین کوٹے کے تحت التواء کا شکار کیس پر کام شروع کروا کے اسی جگہ ایک پروقار تقریب میں 117 بیوہ، یتیم لواحقین کو تعیناتی کے آرڈرز فراہم کیے، انہوں نے کہا کہ کسی ضرورت مند حقدار کو نوکری یا ترقی کے آرڈرز دینا میرے لیے ایک اعزاز کی بات ہے اور اس نیک کام سے مجھے جو خوشی مل رہی ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میر محمد صادق عمرانی نے ترقی پانے والے ملازمین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اپنے فرائض منصبی کو ایمانداری سے انجام دیتے ہوئے محکمے اور صوبے کی ترقی کیلئے اپنا کردار ادا کریں گے، اس موقع پر تقریب سے محکمے کے افسران و دیگر نے خطاب کرتے ہوئے ترقی پانے والے ملازمین کو مبارکباد پیش کی۔

بقیہ 47

وژن ایک خودمختار، مضبوط، جمہوری اور خوشحال پاکستان کا قیام تھا جہاں آئین و قانون کی بالادستی، مساوات، سماجی انصاف، انسانی حقوق، مذہبی آزادی اور تعلیم کو بنیادی اہمیت حاصل ہو۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں قائداعظم کا وژن اور موجودہ پاکستان کے موضوع پر منعقدہ سمپوزیم سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قائداعظم کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تعلیم، انسانی حقوق، خواتین کی بااختیار شمولیت اور کرپشن کے خاتمے کو قومی ترجیحات بنانا ہوگا۔ پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے کہا کہ قائداعظم نے برصغیر کے مسلمانوں کو متحد کر کے آزاد وطن کے حصول کی راہ ہموار کی، ان کا وژن آج بھی پاکستان کی ترقی، استحکام اور خوشحالی کے لیے مشعل راہ ہے۔

بقیہ 1

[illegible] اقتصادی کونسل، معاشی اصلاحات اور معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن کے حوالے سے اجلاس کی صدارت [illegible] مقصد پاکستان کو 2035 تک ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانا ہے۔

بقیہ 2

[illegible] ہے کہ وہ سعودی عرب کو یمنیوں کے حملے روکنے کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے۔ خبر رساں ایجنسی نے کہا کہ ایک پاکستانی ذریعے نے بتایا کہ ریاض میں سعودی حکام نے سینئر پاکستانی اور ترک فوجی نمائندوں سے ملاقات کر کے اپنے ردعمل کو مربوط بنانے پر غور کیا ہے اور تینوں ممالک نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ان کی فوجیں یمن میں داخل نہیں ہوں گی اور کسی بھی قسم کا جوابی عمل سعودی حدود سے ہی دیا جائے گا۔

بقیہ 3

قابل قبول نہیں وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے یہ بات سیکرٹریز کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہی جس میں صوبائی محکموں کی کارکردگی، سالانہ ترقیاتی پروگرام کی فزیکل و فنانشل پیش رفت، بھرتیوں کے عمل اور مختلف انتظامی امور کا جائزہ لیا گیا اجلاس میں صوبائی وزیر ترقیات و منصوبہ بندی میر ظہور احمد بلیدی، وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان سمیت تمام محکموں کے انتظامی سیکرٹریز نے شرکت کی، اجلاس میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے محکمہ جنگلات میں بھرتیوں کے حوالے سے موصول ہونے والی بے ضابطگیوں کی شکایات کا سخت نوٹس لیتے ہوئے اعلیٰ سطحی تحقیقات کا حکم دیا انہوں نے کہا کہ اگر مصدقہ شواہد اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے نتیجے میں کسی فرد کا جرم ثابت ہوا تو ملوث کردار کسی صورت سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ انہوں نے روز اول ہی واضح کر دیا تھا کہ بلوچستان میں کوئی نوکری نہیں بکے گی اور اس اصولی موقف پر صوبائی کابینہ کے اراکین، چیف سیکرٹری بلوچستان اور پوری حکومتی مشینری ایک پیج پر ہے انہوں نے کہا کہ نوکریوں کی خرید و فروخت روکنے کے لیے ہر طرح کا دباؤ برداشت کریں گے تاہم بلوچستان کے نوجوانوں کے حق پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے افسران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ حکومتی امور میں بحیثیت چیف منسٹر انہوں نے کبھی کسی ذاتی مداخلت کو برداشت نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے بھائی بھی آپ کو سیکرٹریٹ میں کسی سرکاری یا نجی کام کے لیے نظر نہیں آئیں گے، چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے کسی بھی خلاف قانون کام کے لئے کسی افسر کو اپروچ نہیں کی جاتی اور اگر کسی سیکرٹری کو فون یا اپروچ کی گئی ہے تو وہ برملا طور پر بلا خوف و خطر اس بااختیار فورم پر اظہار کر سکتا ہے اتنی انتظامی بااختیاری کے باوجود اگر کوئی سقم موجود ہو تو گورننس پر سوالات اٹھتے ہیں۔

بقیہ 4

حمایت جاری رکھے گا، کشمیر اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود حل طلب مسئلہ ہے، بھارتی دعوؤں اور ہتھکنڈوں سے کشمیر کی متنازع حیثیت تبدیل نہیں ہو سکتی، پاکستان کو یاسین ملک کی بگڑتی ہوئی صحت پر تشویش ہے، پاکستان یاسین ملک کا معاملہ اور مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی صورتحال پر عالمی فورمز پر بات کرتا رہے گا، افغان طلبہ پر پابندی عائد کرنے کا تاثر درست نہیں، افغان طلبہ کے خلاف مکمل پابندی کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا، درست ویزا اور ڈگری پروگرام میں رجسٹریشن رکھنے والے افغان طلبہ تعلیم مکمل کر سکتے ہیں، ایران کو وارننگ کی رپورٹ بے بنیاد ہے، ایران کے ساتھ تجارت پر ملکی مفاد کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

بقیہ 5

بلوچستان برائے اطلاعات و سیاسی امور نے مستونگ کے علاقے کانک میں پولیس چوکی پر فائرنگ کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گرد عناصر امن و امان کو سبوتاژ کرنے میں کامیاب نہیں ہوں گے، فائرنگ کے واقعے میں سپاہی عزت اللہ کی شہادت پر دلی افسوس ہے، شہید پولیس اہلکار کے اہل خانہ سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں، زخمی سپاہی نصیب اللہ کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو ہیں پولیس اہلکاروں نے حملہ آوروں کا بہادری سے مقابلہ کیا، فائرنگ کے تبادلے کے بعد مسلح افراد موقع سے فرار ہو گئے بلوچستان میں دہشت گرد عناصر کے خلاف کارروائیاں بلا امتیاز جاری رہیں گی امن دشمن عناصر کے خلاف ریاستی عزم کو بزدلانہ حملے کمزور نہیں کر سکتے پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی قربانیاں امن کے قیام کے عزم کا ثبوت ہیں۔

بقیہ 6

کے علاج معالجے کے لیے فوری اقدامات کی ہدایت کی ہے وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر متاثرہ خاتون کو مزید اور بہتر طبی سہولیات کی فراہمی کے لیے حکومتی اخراجات پر آغا خان اسپتال کراچی میں علاج کرانے کے حوالے سے مراسلہ جاری کر دیا گیا ہے معاون وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے اطلاعات و سیاسی امور شاہد رند نے بتایا ہے کہ متاثرہ خاتون کو علاج معالجے کی بہترین ممکنہ سہولیات فراہم کی جائیں گی اور حکومت اس سلسلے میں تمام ضروری اقدامات یقینی بنائے گی انہوں نے کہا کہ مستونگ کے علاقے کلی ہیری میں پیش آنے والے واقعے کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے جبکہ پولیس کی جانب سے واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔ متاثرہ خاتون کو طبی امداد کے ساتھ مکمل قانونی معاونت بھی فراہم کی جائے گی شاہد رند نے کہا کہ خواتین پر تشدد اور تیزاب گردی جیسے واقعات کسی صورت قابل قبول نہیں۔ ایسے واقعات میں ملوث عناصر کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی انہوں نے کہا کہ متاثرہ خاتون کے علاج معالجے اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے تمام متعلقہ ادارے اپنا کردار ادا کریں گے جبکہ واقعے کی تحقیقات قانون کے مطابق آگے بڑھائی جائیں گی۔

بقیہ 7

نے عالمی اقتصادی فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایرانی جوہری تنصیبات پر امریکی فوجی حملوں کے بعد ایران بکھر رہا ہے، وہ 51 سال سے مشرق وسطیٰ کا غنڈہ بنا ہوا تھا لیکن اب وہ غنڈہ نہیں رہا۔ ڈیووس میں خطاب کے بعد گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ اگر ہم نے ایران پر حملہ نہ کیا ہوتا تو وہ 2 ماہ کے اندر جوہری ہتھیار حاصل کر لیتا۔ امریکی صدر کا کہنا تھا کہ جون میں کیے گئے امریکی حملوں نے ستمبر میں غزہ میں امن معاہدے کی راہ ہموار کی، جس کے نتیجے میں علاقے میں اسرائیل کی 2 سالہ جنگ کا خاتمہ ہوا۔ انہوں نے حماس پر زور دیا کہ وہ معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے اپنے ہتھیار ڈال دے، بصورت دیگر اسے مکمل طور پر تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سے قبل ٹرمپ نے آبنائے ہرمز پر امریکی کنٹرول کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا تھا کہ آبنائے ہرمز پر امریکی قبضہ ہے، میرے خیال میں ہمیں اسے آبنائے ٹرمپ کہنا چاہیے۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا تھا کہ ایران کے خلاف جنگ میں امریکا کی فتح کے بعد تیل کی قیمتیں کم ہو جائیں گی، جبکہ ایران جنگ مڈٹرم انتخابات بعد ہی ختم ہوگی۔

بقیہ 8

بدولت پاکستان میں ڈیجیٹل لین دین کرنے والوں کی تعداد 20 لاکھ سے تجاوز کر گئی۔ وزیر مملکت برائے خزانہ بلال اظہر کیانی نے گیٹس فاؤنڈیشن کے اعلیٰ سطح وفد سے ملاقات کی، گیٹس فاؤنڈیشن کے وفد کی قیادت صنفی مساوات ڈویژن کی صدر ڈاکٹر انیتا زیدی نے کی۔ ملاقات میں ڈیجیٹل تبدیلی، معاشی اصلاحات اور کیش لیس اکانومی پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا، گیٹس فاؤنڈیشن نے حکومتی اصلاحاتی اقدامات کی تعریف کی۔ گیٹس فاؤنڈیشن کے مطابق کیش لیس پاکستان اور معاشی اصلاحاتی ایجنڈے کی حمایت جاری رکھیں گے، کراؤنڈ کے ذریعے پاکستان میں تعاون مزید بڑھانے کا یقین دلایا۔ وزیر مملکت خزانہ بلال اظہر کیانی نے کہا کہ ڈیجیٹل لین دین کرنے والوں کی تعداد 5 لاکھ سے بڑھ کر 20 لاکھ سے زائد ہو گئی، جون 2026 تک ڈیجیٹل لین دین کا مقررہ ہدف حاصل کر لیا گیا، ڈیجیٹل لین دین کرنے والوں کی تعداد میں مزید اضافے کا ہدف بھی پورا کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ راست کیو آر کے فروغ کیلئے حکومت نے ساڑھے 3 ارب روپے کی سبسڈی دی، راست کیو آر سے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نظام کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا، معیشت کی ڈاکومینٹیشن اور مالیاتی شمولیت کیلئے اصلاحات تیزی سے جاری ہیں۔

بقیہ 9

وسطیٰ، یورپ، امریکا، کینیڈا سمیت دیگر ممالک کا فضائی آپریشن متاثر ہوا، جس کے نتیجے میں 45 پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ ایئرپورٹ فلائٹ انفارمیشن ذرائع کے مطابق منسوخ ہونے والی پروازوں میں ملکی و غیر ملکی ایئرلائنز کی پروازیں شامل ہیں۔ پروازیں منسوخ ہونے کے باعث مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، جبکہ درجنوں پروازیں کئی کئی گھنٹے تاخیر کا شکار ہوئیں۔ ذرائع کے مطابق ایران امریکا کشیدگی اور برطانیہ کے فلائٹ سسٹم میں خرابی کے باعث پروازیں منسوخ ہوئیں۔ یورپ اور مشرق وسطیٰ جانے والے مسافروں کو ایئرپورٹ آنے سے قبل اپنی پروازوں کی مکمل معلومات لے کر آنے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔ گزشتہ 3 روز سے برطانیہ کے فلائٹ آپریشن سسٹم میں خرابی نے بھی مسافروں کی مشکلات میں اضافہ کر دیا جبکہ رہی سہی کسر ایران امریکا کشیدگی نے پوری کر دی اور بحال ہونے والے فضائی آپریشن کو ایک بار پھر معطل کر کے رکھ دیا۔ علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے 14 پروازیں، اسلام آباد ایئرپورٹ سے 8، کراچی ایئرپورٹ سے 16، ملتان ایئرپورٹ سے 4، کوئٹہ ایئرپورٹ سے 3 جبکہ سیالکوٹ ایئرپورٹ سے 2 پروازیں منسوخ کی گئی ہیں۔ براستہ ترکی، قطر، دبئی، بحرین، جدہ اور ریاض جانے اور آنے والی درجنوں پروازیں 3 سے 5 گھنٹے تک تاخیر کا شکار رہیں، جس کے باعث مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

بقیہ 10

ہوئے کہا ہے کہ تاریخی اسلامی عبادت گاہ کی تباہی بھارت میں وسیع تر اسلاموفوبیا اور ہندوتوا ایجنڈے کا ایک اور مظہر ہے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے منظم ظلم و ستم، عبادت گاہوں کی مسلسل بے حرمتی و تباہی اور مذہبی آزادیوں کی خلاف ورزی کا نوٹس لے اور ذمہ دار عناصر کا احتساب یقینی بنایا جائے۔ پاکستان نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے اقوام متحدہ سمیت انسانی حقوق اور انسانی ہمدردی کے ادارے یاسین ملک کی صورتحال، صحت اور مقبوضہ جموں و کشمیر میں بنیادی حقوق کی منظم محرومی کا نوٹس لیں اور ترجمان دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ مکہ جوائنٹ دفاعی معاہدہ سے متعلق آئندہ اجلاسوں کے بارے میں معلومات تسلسل کے ساتھ شیئر کی جائیں گی، تاہم معاہدے میں ابھی توسیع کا بھی کوئی امکان نہیں۔ جمعرات کو دفتر خارجہ میں ہفتہ وار پریس بریفنگ میں ترجمان سجاد حیدر نے کہا کہ کشمیر عالمی سطح پر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق متنازع علاقہ ہے۔

بقیہ 11

میں 37 کمپنیاں موبائل فونز بنا رہی ہیں، اینگ ساڑھے 3 کروڑ سے زائد موبائل فون بنائے گئے ہیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق انھوں نے کہا کہ ایک امریکی کمپنی کے علاوہ بہت ساری کمپنیاں پاکستان میں فونز بنا رہی ہیں، امریکی کمپنی پاکستان لانے کیلئے کوششیں جاری ہیں۔ وزیراعظم امریکا جا کر کمپنی کے سی ای او سے ملاقات کریں گے۔ چیئرمین کمیٹی نے کہا کہ اچھی بات ہے فونز پاکستان میں بن رہے ہیں، پاکستان میں بننے والے موبائل فونز کی قیمت کم ہے، ہمارا ذہن اسمارٹ فون فار آل ہونا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ سیکرٹری صاحب کو ایک سال کی توسیع کی مبارک ہو، پاکستان میں موبائل فونز بنانے کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے، ہمیں اب تھری جی نہیں بلکہ فور جی اور فائیو جی فونز چاہئیں۔ چیئرمین کمیٹی نے کہا کہ پاکستان میں اس وقت 20 کروڑ صارفین موبائل فون استعمال کر رہے ہیں، کراچی میں ہر 6 ماہ بعد فون چھین جاتا ہے، شہریوں کو نیا فون لینا پڑتا ہے، پاکستان میں بننے والے موبائل فونز سستے اور معیاری ہونے چاہئیں۔

بقیہ 12

اور قواعد و ضوابط کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات آخری مراحل میں داخل ہو گئیں، محکمہ اینٹی کرپشن حکام کا کہنا ہے کہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد مقدمہ درج کر لیا جائے گا محکمہ اینٹی کرپشن کے مطابق بولان یونیورسٹی آف میڈیکل کالج اینڈ ہیلتھ سائنسز کوئٹہ کے تعمیراتی کاموں میں مالی بے ضابطگیاں، کنٹریکٹ ملازمین کو ڈیپوٹیشن پر لگانے اور دیگر معاملات میں غیر شفاف اخراجات اور قواعد و ضوابط کی خلاف ورزیوں سامنے آنے پر تحقیقات شروع کی گئی تھیں، جو اب آخری مراحل میں ہیں اور تحقیقات مکمل ہونے کے بعد مقدمہ درج کر لیا جائے گا۔ اس حوالے سے رابطہ کرنے پر وائس چانسلر بولان یونیورسٹی آف میڈیکل کالج اینڈ ہیلتھ سائنسز کوئٹہ کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر شبیر لہڑی کا کہنا تھا کہ یونیورسٹی میں معینہ بے ضابطگیاں سامنے کے بعد یہ معاملہ میں نے خود اینٹی کرپشن کے حوالے کیا ہے۔ یونیورسٹی کے شعبہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے اہلکار نے ضابطگیاں کی ہیں، جس کی تحقیقات محکمہ اینٹی کرپشن کر رہا ہے۔

بقیہ 13

مقدمات میں مطلوب پی ٹی آئی رہنماں کے پہلے سے جاری وارنٹس پر عملدرآمد تیز کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق نومبر 2024 کے ڈی چوک احتجاج سمیت مختلف مقدمات میں عدالتی وارنٹس کا سامنا کرنے والے پی ٹی آئی رہنماؤں کی گرفتاریوں کا امکان ہے۔ ذرائع کے مطابق جنید اکبر اور عبدالغنی کے خلاف ڈی چوک احتجاج سے متعلق مقدمات میں پہلے سے جاری وارنٹس پر عملدرآمد کیا جائے گا جبکہ شکیل فراز، مراد سعید اور حماد اظہر کے خلاف جوڈیشل کمپلیکس مقدمات میں جاری عدالتی وارنٹس بھی زیر عمل لائے جائیں گے۔ زرتاج گل، عامر مسعود مغل، ڈاکٹر امجد علی اور بینا خان آفریدی بھی مختلف اسلام آباد مقدمات میں مطلوب رہنماں میں شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق علی امین گنڈاپور اور عمر تنویر بٹ کے خلاف فیض آباد احتجاج مقدمے میں جاری قانونی کارروائی بھی آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق پی ٹی آئی رہنماں کی ممکنہ گرفتاریاں پہلے سے درج ایف آئی آرز اور ماضی میں جاری عدالتی وارنٹس کی بنیاد پر ہوں گی۔ اسلام آباد پولیس کو مختلف تھانوں میں درج مقدمات میں مطلوب پی ٹی آئی رہنماں کے عدالتی وارنٹس پر قانون کے مطابق عملدرآمد کی ہدایت کی گئی ہے۔

بقیہ 14

بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران سیاسی و علاقائی صورتحال سمیت مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر بلوچستان میں جاری ترقیاتی منصوبوں، ان کی بروقت تکمیل اور صوبے کی ترقی و خوشحالی کے لیے موثر اقدامات پر بھی غور کیا گیا۔ دونوں رہنماں نے باہمی مشاورت، اتفاق رائے اور تعاون کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ ملاقات کے موقع پر ڈسٹرکٹ چیئرمین خضدار حاجی صلاح الدین زہری بھی موجود تھے۔

بقیہ 15

شرکت کی۔ اجلاس میں سیکرٹری بلوچستان اسمبلی طاہر شاہ کاکڑ، سیکرٹری جنگلات عمران گچکی، ڈائریکٹر جنرل آڈٹ شجاع علی، اسپیشل سیکرٹری سراج لہڑی، ایڈیشنل سیکرٹری قانون سعید اقبال سمیت متعلقہ محکموں کے دیگر افسران شریک ہوئے۔ اجلاس میں پروجیکٹ ڈائریکٹر، ٹین بلین ٹری سونامی پروگرام (فاریسٹری اینڈ وائلڈ لائف کمپونینٹ)، حکومت بلوچستان کے مالی سال 22-2019 کے خصوصی آڈٹ سے متعلق آڈٹ رپورٹ 23-2022 کے مختلف پیراز کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ متعلقہ محکمہ کی جانب سے منصوبے کے حوالے سے کمیٹی کو بریفنگ دی گئی، جس کے بعد آڈٹ اعتراضات پر تفصیلی غور کیا گیا۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ مذکورہ آڈٹ پیراز پر آڈٹ رپورٹ کی تشکیل سے قبل ڈیپارٹمنٹل اکاؤنٹس کمیٹی (DAC) کا اجلاس منعقد نہیں کیا گیا تھا، جس کے باعث پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے خصوصی آڈٹ کی ہدایت کی تھی۔ کمیٹی نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ خصوصی آڈٹ سے متعلق رپورٹ تاحال PAC کو موصول نہیں ہوئی۔ آڈٹ پیرا 4.1.1 کے تحت ٹین بلین ٹری سونامی پروگرام کی سرگرمیوں میں سست روی کا جائزہ لیا گیا۔ آڈٹ کے مطابق منصوبے کی مدت کے دوران پروجیکٹ امپلیمنٹیشن یونٹس (PIUs) میں افسران کے بار بار تبادلوں اور پروجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (PMU) میں ضروری اسامیوں پر بروقت تعیناتی نہ ہونے کے باعث منصوبے کی مالی و طبعی پیش رفت متاثر ہوئی۔ آڈٹ کے مطابق گزشتہ تین سال کے دوران منصوبے کی مجموعی طبعی پیش رفت صرف 12.43 فیصد جبکہ مالی پیش رفت 10 فیصد رہی۔

بقیہ 16

ملازمین کے طبی معاوضے کے نظام کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں محکمہ شہری منصوبہ بندی و ترقی (UP&D)، ضلعی انتظامیہ اور دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ اجلاس کو بریفنگ میں بتایا گیا کہ شہری حدود میں قائم ڈیری فارمز سے فضلہ جات کی تلفی، صفائی و حفظان صحت، انسانی و حیوانی صحت، ٹریفک اور ماحولیاتی آلودگی سمیت مختلف مسائل پیدا ہو رہے ہیں، جس کے پیش نظر ڈیری فارمز کو مرحلہ وار شہری حدود سے باہر منتقل کرنے کی اصولی منظوری دی گئی۔ اجلاس میں ڈیری فارمز کی منتقلی کے لیے اراضی کی دستیابی، لاجسٹکس اور متوقع اخراجات سے متعلق ابتدائی تجاویز اور تخمینے بھی پیش کیے گئے۔ چیف سیکرٹری نے متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ ڈیری فارمز کی منتقلی کے لیے جامع اور قابل عمل نفاذی منصوبہ تیار کیا جائے، جس میں مرحلہ وار منتقلی کا شیڈول، ذمہ دار اداروں، ضروری سہولیات، لاجسٹکس اور عملدرآمد کی واضح ٹائم لائن شامل ہو۔ انہوں نے ہدایت کی کہ منصوبے سے متعلق تمام اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لیا جائے تاکہ عملدرآمد کے دوران کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ کوئٹہ ماسٹر پلان کے حوالے سے چیف سیکرٹری نے دستیاب ڈیٹا اور منصوبہ بندی کے عمل کو سراہتے ہوئے کہا کہ صنعتی، زرعی اور رہائشی زوننگ کے درمیان مناسب توازن برقرار رکھتے ہوئے شہری آبادی کو بنیادی سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

بقیہ 17

ایس) کے مطابق اگست میں عالمی سطح پر اوسط فضائی درجہ حرارت انسانی تاریخ کے کسی بھی مہینے کے مقابلے میں سب سے زیادہ ریکارڈ ہوا۔ اگست کے دوران اوسط درجہ حرارت 16.96 ڈگری سینٹی گریڈ رہا جو کہ 1991 سے 2020 کے درمیان ریکارڈ ہونے والے اوسط درجہ حرارت سے 0.85 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ تھا۔ اگست کے گرم ترین مہینہ بننے کی ایک بڑی وجہ سمندری درجہ حرارت میں اضافہ تھا جو کہ ریکارڈ سطح پر پہنچ گیا۔ درحقیقت جون سے اگست کے مہینے تاریخ کے گرم ترین موسم گرما کے ایام قرار دیے گئے ہیں۔ سی تھری ایس کی رپورٹ کے مطابق انسانوں کے باعث درجہ حرارت میں ہونے والے اضافے اور ایل نینو کی شدت بڑھنے کے باعث اگست گرم ترین مہینہ رہا۔ خیال رہے کہ ایل نینو ایک ایسا موسمیاتی رجحان ہے، جس کے نتیجے میں بحرالکاہل کے پانی کا بڑا حصہ معمول سے کہیں زیادہ گرم ہو جاتا ہے اور زمین کے مجموعی درجہ حرارت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں لانینا کے دوران بحرالکاہل کا درجہ حرارت کم ہوتا ہے۔ ان دونوں کا امتزاج دنیا بھر میں شدید گرم موسم کا باعث بنتا ہے جس کا سامنا آخری بار 2023 اور 2024 میں ہوا تھا۔ 2023 میں جب ایل نینو کا آغاز ہوا تو اس کے بعد 13 ماہ تک ہر مہینہ تاریخ کا گرم ترین مہینہ قرار پایا تھا اور اب ممکنہ طور اگست 2026 سے ایک بار پھر اس کا آغاز ہونے والا ہے۔ سی تھری ایس کے تخمینے کے مطابق مغربی یورپ میں اس سال کا موسم گرما سب سے زیادہ گرم رہا جبکہ امریکی ادارے National Oceanic and Atmospheric Administration نے بھی رواں سال کے سیزن کو امریکا کا گرم ترین موسم گرما قرار دیا۔ سی تھری ایس کے مطابق یہ حقیقت بھی غیر معمولی ہے کہ اگست کے درجہ حرارت نے جولائی کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ اگست جولائی کے مقابلے میں زیادہ گرم ہو، عام طور پر جولائی ہر سال کا گرم ترین مہینہ ہوتا ہے۔ سی تھری ایس کے ماہرین نے بتایا کہ ہم تباہ کن موسمیاتی اثرات کا مشاہدہ دنیا بھر میں کر رہے ہیں اور ہر جگہ لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موسم کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور طویل المعیاد بنیادوں پر یہ شدت برقرار رہے گی۔ اگست میں عالمی اوسط درجہ حرارت صنعتی عہد سے قبل کے مقابلے میں 1.65 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ ریکارڈ ہوا اور یہ نومبر 2025 کے بعد پہلا مہینہ تھا جب عالمی اوسط درجہ حرارت 1.5 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ رہا۔

بقیہ 18

دار افراد پر عائد 9 فیصد سرچارج بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ ایف بی آر کی جانب سے جاری وضاحتی بیان کے مطابق فنانس ایکٹ 2026 کے تحت انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کے فرسٹ شیڈول کے حصہ اول ڈویژن اول کی شق (2) میں موجود جدول کو تبدیل کرتے ہوئے تنخواہ دار افراد کے لیے ٹیکس کی نظرثانی شدہ شرحیں مقرر کی گئی ہیں، نظرثانی شدہ شرحوں کے مطابق 6 لاکھ روپے تک سالانہ قابل ٹیکس آمدن پر کوئی انکم ٹیکس عائد نہیں ہوگا۔ 6 لاکھ روپے سے زائد لیکن 12 لاکھ روپے تک آمدن پر 6 لاکھ روپے سے زائد رقم کا ایک فیصد ٹیکس وصول کیا جائے گا، 12 لاکھ روپے سے زائد لیکن 22 لاکھ روپے تک قابل ٹیکس آمدن پر 6 ہزار روپے کے علاوہ 12 لاکھ روپے سے زائد رقم کا 11 فیصد ٹیکس عائد ہوگا اسی طرح 22 لاکھ روپے سے زائد لیکن 32 لاکھ روپے تک آمدن پر 1 لاکھ 16 ہزار روپے کے علاوہ 22 لاکھ روپے سے زائد رقم کا 20 فیصد ٹیکس ہوگا۔ وضاحتی سرکلر کے مطابق 32 لاکھ روپے سے زائد لیکن 41 لاکھ روپے تک قابل ٹیکس آمدن رکھنے والے افراد سے 3 لاکھ 16 ہزار روپے کے علاوہ 32 لاکھ روپے سے زائد رقم کا 25 فیصد ٹیکس وصول کیا جائے گا 41 لاکھ روپے سے زائد لیکن 56 لاکھ روپے تک آمدن پر 5 لاکھ 41 ہزار روپے کے علاوہ 41 لاکھ روپے سے زائد رقم کا 29 فیصد ٹیکس عائد ہوگا، 56 لاکھ روپے سے زائد لیکن 70 لاکھ روپے تک قابل ٹیکس آمدن پر 9 لاکھ 76 ہزار روپے کے علاوہ 56 لاکھ روپے سے زائد رقم کا 32 فیصد ٹیکس ہوگا۔ سرکلر کے مطابق 70 لاکھ روپے سے زائد قابل ٹیکس آمدن رکھنے والے افراد کے لیے ٹیکس کی شرح 14 لاکھ 24 ہزار روپے کے علاوہ 70 لاکھ روپے سے زائد رقم کا 35 فیصد مقرر کی گئی ہے۔ حکومت نے تنخواہ دار افراد پر عائد سرچارج میں بھی اہم کمی کر دی ہے، انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 4 اے بی کے تحت ایسے افراد اور ایسوسی ایشن آف پرسنز کی قابل ٹیکس آمدن 10 ملین روپے سے تجاوز کرنے کی صورت میں انکم ٹیکس کی مقررہ رقم پر 10 فیصد سرچارج عائد کیا جاتا ہے تاہم تنخواہ سے آمدن حاصل کرنے والے افراد کے لیے اس حد پر 9 فیصد سرچارج لاگو تھا، فنانس ایکٹ 2026 کے ذریعے تنخواہ دار افراد کے لیے یہ 9 فیصد سرچارج ختم کر دیا گیا ہے، نئی ترمیم کے تحت 10 ملین روپے سے زائد آمدن رکھنے والے دیگر افراد اور ایسوسی ایشن آف پرسنز پر 10 فیصد سرچارج بدستور نافذ رہے گا تاہم تنخواہ دار افراد اس سرچارج سے مستثنیٰ ہوں گے۔ ٹیکس سلیبز میں کمی اور تنخواہ دار افراد کے لیے سرچارج کے خاتمے کا مقصد اس طبقے پر ٹیکس کا بوجھ کم کر کے انہیں مالی ریلیف فراہم کرنا ہے۔

بقیہ 19

کی آخری رسومات میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے وفاقی وزیر مواصلات عبدالعلیم خان اوسلو پہنچے جہاں انہوں نے آنجہانی کنگ کی سرکاری تدفین میں شرکت کی اور ناروے کے شاہی خاندان اور عوام سے صدر، وزیر اعظم اور پاکستانی عوام کی طرف سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر وفاقی وزیر عبدالعلیم خان نے ناروے کے نئے بادشاہ کنگ ہاکون ہشتم سے بھی ملاقات کی اور انہیں پاکستان کی قیادت اور عوام کی جانب سے تعزیت اور نیک خواہشات پیش کیں۔ عبدالعلیم خان نے اوسلو سٹی ہال میں منعقدہ تعزیتی تقریب میں ناروے کے وزیر خارجہ اسپین بارتھ ایڈے، وزیر خزانہ اور نیٹو کے سابق سیکرٹری جنرل جینز اسٹولٹنبرگ، ناروے کی وزیر ثقافت لبنیٰ جعفری اور عالمی ترقی کے وزیر آسمند اوکرسٹ سے بھی ملاقاتیں کیں اور ان سے دکھ اور افسوس کی اس گھڑی میں دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

بقیہ 20

این ایف پی اے کے تعاون سے "آبادی میں توازن کے لیے باخبر عملی اقدامات میں میڈیا کا کردار" کے موضوع پر میڈیا کولیشن آن پاپولیشن کا اجلاس منعقد کیا، جس میں ملک بھر کے قومی، صوبائی اور علاقائی ذرائع ابلاغ سے وابستہ 30 سے زائد صحافیوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں نو تشکیل شدہ نیشنل پاپولیشن کونسل کے کردار، خاندانی منصوبہ سازی تک غریب خواتین کی رسائی میں رکاوٹوں اور بہبود آبادی کے حوالے سے حکومتی حکمتِ عملی پر عمل درآمد کی نگرانی میں میڈیا کے کردار پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر پاپولیشن کونسل کے کنٹری ڈائریکٹر ڈاکٹر علی میر نے اپنے خیر مقدمی کلمات میں کہا کہ آبادی کا مسئلہ صرف ایک شعبے تک محدود نہیں بلکہ پانی کی کمی، تیزی سے ہونے والا شہری پھیلاؤ، زرعی زمین کی کمی، غذائی قلت، غذائیت کی کمی، خواتین اور بچوں کی تعلیم و صحت سے براہ راست جڑا ہوا ہے۔

بقیہ 21

کہ خطے میں بڑھتی کشیدگی دنیا کے امن کے لیے خطرناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم ممالک باہمی اختلافات ختم کر کے متحدہ حکمت عملی اپنائیں۔ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ امت مسلمہ کو سیاسی، معاشی اور دفاعی طور پر متحد ہونا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم دنیا کے اتحاد اور سعودی عرب کے تحفظ کے لیے موثر کردار ادا کرے۔

بقیہ 22

بھی محصور کر دیا گیا ہے اور ان کے ممکنہ اغوا یا یرغمال بنائے جانے سے متعلق متضاد اطلاعات گردش کر رہی ہیں تاہم واقعے کی حتمی تصدیق تاحال نہیں ہو سکی۔ حوثی باغیوں کے متوازی وزیر دفاع محمد ناصر کے بارے میں بھی اطلاعات ہیں کہ گزشتہ روز صوبہ تعز کے مغربی علاقے البرح میں یمنی فوج نے ان کے ٹھکانے کو نشانہ بنایا جہاں متعدد حوثی کمانڈر ہلاک ہوئے۔ واضح رہے کہ وزیر دفاع کی موت یا زندہ بچنے کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ سعودی قیادت میں قائم اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی کے مطابق حوثیوں نے خمیس مشیط، ابہا اور جازان کی جانب متعدد بیلسٹک میزائل اور ڈرون داغے۔ ترجمان نے حملوں میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں دی، تاہم کہا کہ اتحادی افواج سعودی عرب کی خودمختاری، قومی تنصیبات اور شہریوں کے تحفظ کے لیے ان حملوں کا مناسب جواب دیں گی۔ یہ حملے ایسے وقت میں ہوئے ہیں جب یمن میں حوثیوں اور سعودی حمایت یافتہ حکومتی فورسز کے درمیان لڑائی میں تیزی آگئی ہے۔ اس کے علاوہ یمن میں بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ یمنی حکومت کے وزیر دفاع لیفٹیننٹ جنرل طاہر علی کے قافلے پر صوبہ الضالع میں حملے اور گھیراؤ کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔

بقیہ 23

ضیاء اللہ لانگو کا فائرنگ کے واقعے میں پولیس اہلکار عزت اللہ کی شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار

شہید پولیس اہلکار عزت اللہ نے فرض کی ادائیگی کے دوران اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا شہداء قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پولیس اور سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں قابل تحسین ہیں، دہشت گرد اپنے مذموم عزائم میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، شہید پولیس اہلکار کے اہلخانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی جاری رہے گی، پولیس اہلکاروں کا حوصلہ اور عزم دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہماری طاقت ہے۔

بقیہ 24

ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ اور لسبیلہ میں آئی ایس پی آر سمر انٹرن شپ پروگرام 2026 کی اختتامی تقریبات منعقد ہوئیں جن میں اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ گوادر میں منعقدہ تقریب میں جی او سی گوادر نے پروگرام مکمل کرنے والے طلبا و طالبات کو مبارکباد دی اور سرٹیفکیٹس تقسیم کیے۔ لسبیلہ میں پاک فوج کے اعلیٰ افسران اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے انٹرن شپ مکمل کرنے والے طلبا و طالبات میں سرٹیفکیٹس تقسیم کیے۔ آئی ایس پی آر انٹرن شپ کے دوران طلبہ کو حقائق کو جانچنے کے ساتھ جدید ابلاغی مہارتیں سیکھنے اور ان کا عملی تجربہ حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اس موقع پر ایک طالبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آئی ایس پی آر انٹرن شپ مکمل کرنا ایک اعزاز ہے جس نے قومی خدمت کا حوصلہ بڑھایا۔ ایک طالبہ نے کہا کہ سمر انٹرن شپ مکمل کرنے سے ہم ملکی مسائل کو بہتر طور پر سمجھنے اور انہیں حل کرنے کے قابل ہوئے۔ ایک طالبہ نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام جاری رکھے جائیں جہاں لوگوں کو اپنے سوالات کے جواب ملیں۔ اسی طرح ایک اور طالبعلم نے کہا کہ آئی ایس پی آر سمر انٹرن شپ سے ہمیں حقائق کو بہتر طور پر جانچنے کی صلاحیت حاصل ہوئی۔ تقریبات کے مہمانوں نے نوجوانوں کو جدید تعلیم اور ہنر سے آراستہ ہو کر پاکستان، بالخصوص بلوچستان کی تعمیر و ترقی میں موثر کردار ادا کرنے کی تلقین کی۔

بقیہ 25

سے گیٹس فاؤنڈیشن کے اعلیٰ سطح کے وفد نے ملاقات کی ہے جس میں معاشی اصلاحات، انسانی وسائل اور ترقیاتی ترجیحات پر تبادلہ خیال کیا گیا جبکہ گیٹس فاؤنڈیشن نے پاکستان میں انسانی وسائل، خواتین کی معاشی شمولیت کیلئے تعاون جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ جمعرات کو یہاں گیٹس فاؤنڈیشن کے اعلیٰ سطح کے وفد نے وزیر خزانہ سے ملاقات کی جس کی قیادت صنفی مساوات ڈویژن کی صدر ڈاکٹر انیتا زیدی کر رہی تھیں۔ وفد میں عالمی پالیسی و ایڈووکیسی ڈویژن کی عبوری صدر کلپنا کوچر بھی شامل تھیں۔ وزیر خزانہ نے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے پاکستان کے ساتھ گیٹس فاؤنڈیشن کے مسلسل تعاون اور رابطے کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ علم کے تبادلے، تکنیکی مہارت اور بین الاقوامی تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے باہمی تعاون کو مزید وسعت دینا انتہائی مفید ثابت ہوگا۔

بقیہ 26

ایک اہلکار شہید جبکہ دوسرا زخمی ہو گیا۔ پولیس کے مطابق جمعرات کو مستونگ کے علاقے کانک میں نامعلوم مسلح افراد نے پولیس چوکی پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ایک اہلکار سپاہی عزت اللہ شہید جبکہ سپاہی نصیب اللہ شدید زخمی ہو گیا۔ پولیس نے نعش اور زخمی کو اسپتال منتقل کر دیا جہاں نعش ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دی۔ پولیس اور سیکورٹی فورسز نے واقعہ کے بعد علاقے کو محاصرے میں لیکر ملزمان کی تلاش شروع کر دی۔

بقیہ 27

الیکشن کمیشن کے نئے ارکان کی تقرری پر وزیراعظم کا خط اپوزیشن لیڈر کو موصول ہوا، وزیراعظم نے الیکشن کمیشن میں نئی تقرریوں کیلئے آئینی طریقہ کار پر عمل کی یقین دہانی کروا دی۔ اس سے قبل محمود خان اچکزئی سے رانا ثنا اللہ اور طارق فضل چوہدری نے ملاقات کی تھی، وزیراعظم کی جانب سے خط کا جواب بھجوانے کی یقین دہانی کروائی گئی تھی۔ ذرائع کے مطابق محمود اچکزئی کوئٹہ میں ہیں، آئندہ دو تین روز میں اسلام آباد پہنچیں گے، وہ اسلام آباد پہنچنے پر وزیراعظم کے خط پر پی ٹی آئی رہنماؤں سے مشاورت کریں گے۔ اپوزیشن لیڈر چیئرمین پی ٹی آئی سمیت دیگر رہنماؤں سے مشاورت کریں گے، وزیراعظم کے خط پر سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر علامہ راجہ ناصر عباس کو بھی اعتماد میں لیں گے۔

بقیہ 28

مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ امن کے محافظوں کو نشانہ بنانے والے عناصر کسی رعایت کے مستحق نہیں، دہشت گردی کے خلاف جنگ پوری قوت کے ساتھ جاری رہے گی۔ وزیر اعلیٰ نے فائرنگ کے نتیجے میں سپاہی عزت اللہ کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے شہید پولیس اہلکار کو خراج عقیدت پیش کیا اور ان کے اہل خانہ سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ انہوں نے زخمی سپاہی نصیب اللہ کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو ان کے علاج معالجے کے لیے ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی ہدایت کی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان پولیس اور سیکیورٹی فورسز کے جوان اپنی جانوں کی قربانیاں دے کر صوبے کے امن کا دفاع کر رہے ہیں۔ شہید سپاہی عزت اللہ کی قربانی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ان کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے ذریعے صوبے کے امن کو نقصان پہنچانے کی ہر کوشش کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔ دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف کارروائیوں میں کوئی کمزوری یا نرمی نہیں برتی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کے عوام اور قانون نافذ کرنے والے ادارے دہشت گردی کے خلاف متحد ہیں۔

بقیہ 29

کے موقع پر اپنی طبیعت سے متعلق سوال پر صدر زرداری نے کہا کہ اللہ کا فضل ہے، لندن میں اچھا وقت گزرا۔ صدر زرداری کو گزشتہ روز وطن واپس آنا تھا، تاہم برطانیہ میں ایئر ٹریفک کنٹرول سسٹم میں خرابی کی وجہ سے ان کی وطن واپسی موخر ہو گئی تھی۔

بقیہ 30

مکمل کرنے والے ملازمین کیلئے عمر کی حد 50 سال ہوگی۔ جن اسامیوں میں زیادہ سے زیادہ عمر کی حد 43 سال سے کم ہے، رعایت لاگو نہیں ہوگی، ترجمان بلوچستان حکومت کے مطابق عمر میں مزید کسی قسم کی رعایت نہیں دی جائے گی، عمر کی نئی رعایت نوٹیفکیشن کی تاریخ سے تین سال تک مؤثر رہے گی۔

بقیہ 31

کے قوانین اور ویزا پالیسی کا بلاامتیاز اطلاق ہوتا ہے۔ پی ایم ڈی سی کی جانب سے جاری اعلامیہ کے مطابق پاکستان میں طبی تعلیم کیلئے کسی مخصوص قومیت یا افغان طلبا پر کوئی پابندی نہیں، پاکستان میں 200 سے زائد افغان میڈیکل طلبا کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اعلامیہ کے مطابق 200 سے زائد میں سے صرف 22 افغان طلبا پی ایم ڈی سی کے پاس قانونی طور پر رجسٹرڈ ہیں، رجسٹرڈ 22 طلبا میں سے 14 تعلیم مکمل کر چکے جبکہ 8 اگلے سال فارغ التحصیل ہوں گے۔ اعلامیہ کے مطابق باقی 176 افغان طلبا کے ریکارڈ اور دستاویزات کی تصدیق کا عمل جاری ہے، صرف میڈیکل ڈگری کا حصول پاکستان میں قیام یا پریکٹس کا حق نہیں دیتا۔ اعلامیہ کے مطابق پاکستان میں پریکٹس کیلئے پی ایم ڈی سی لائسنس اور درست ویزا ضروری ہے۔ غیر رجسٹرڈ طلبا کو میڈیکل ایجوکیشن سسٹم کے تحت قانونی طالب علم تصور نہیں کیا جائے گا۔ اعلامیہ کے مطابق متاثرہ طلبا کو قانونی کارروائی مکمل کرنے اور منظم و باعزت واپسی کیلئے سہولتیں دی جا رہی ہیں، تمام قانونی ضوابط پر پورا اترنے والے غیر ملکی طلبا کو پاکستان آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

بقیہ 32

میں امریکی اڈے پر ایرانی میزائل حملے کے نتیجے میں متعدد امریکی جنگی طیاروں کو نقصان پہنچا ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے کے مطابق باخبر ذرائع نے بتایا کہ بدھ کی صبح اردن کے موفق السلطی ایئربیس پر ایرانی حملے میں تقریباً 8 ایف 15 جنگی طیاروں کو نقصان پہنچا، تاہم انہیں دوبارہ آپریشنل کر دیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق حملے میں ایک اے 10 تھنڈر بولٹ جنگی طیارہ بھی زد میں آیا، جسے 'وارٹ ہاگ' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ایک اے 10 تھنڈر بولٹ طیارہ ایک پر سے محروم ہو کر ناکارہ ہو گیا۔ امریکی میڈیا کے مطابق حملوں کا مقابلہ کرنے کیلئے امریکی اڈے سے 30 سے زیادہ پیٹریاٹ میزائل داغے گئے، امریکا کو پہلے ہی پیٹریاٹ میزائلوں کی شدید کمی کا سامنا ہے۔ یہ حملہ ایران کی جانب سے امریکی حملوں کے جواب میں کیے گئے جوابی حملوں کی لہر کا حصہ تھا۔ امریکا نے منگل کو اعلان کیا تھا کہ ایران کی جانب سے امریکی بحری جنگی جہاز کو نشانہ بنانے کی کوشش کے جواب میں اس نے 5 ایرانی تیل بردار جہازوں کو نشانہ بنایا ہے۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے جواب میں 8 تیل بردار جہازوں، 2 جنگی بحری جہازوں اور اردن میں قائم امریکی اڈے کو نشانہ بنایا گیا۔

بقیہ 33

کردی۔ عدالت میں اپنے دلائل دیتے ہوئے ملزم کے وکیل کا کہنا تھا کہ پنہال سخت بیمار ہے، سانس لینے میں شدید دشواری ہے، کسی بھی وقت انتقال ہو سکتا ہے۔ اس پر جسٹس شاہد وحید نے وکیل سے مکالمہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ مرکزی کیس پر بحث کریں ہم فیصلہ کر دیتے ہیں۔ جسٹس نعیم اختر افغان نے کہا کہ کیس آپ نے تیار نہیں کیا، ساری کوشش ضمانت پر رہائی لینے پر ہے۔ پیپر بکس کو بھی درست تیار نہیں کیا گیا۔ سپریم کورٹ نے وکیل کو تیاری کی مہلت دیتے ہوئے سماعت آئندہ ہفتے تک ملتوی کر دی۔

بقیہ 34

پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں 25 روپے فی لیٹر تک اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ دستاویزات کے مطابق 10 روز میں پیٹرول فی لیٹر 24 روپے 96 پیسے مہنگا کیا گیا جبکہ ڈیزل کی فی لیٹر قیمت میں 22 روپے 26 پیسے کا اضافہ ہوا۔ اس دوران ڈیزل کی قیمت مسلسل بڑھتی رہی جبکہ پیٹرول صرف ایک روز کے لیے سستا ہوا۔ دستاویزات کے مطابق یکم ستمبر کو پیٹرول کی فی لیٹر قیمت 342 روپے 79 پیسے تھی، جو 10 ستمبر کو بڑھ کر 367 روپے 75 پیسے ہو گئی۔ اس طرح صرف 10 روز کے دوران پیٹرول کی قیمت میں مجموعی طور پر 24 روپے 96 پیسے اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ 2 ستمبر کو پیٹرول 1 روپے 8 پیسے مہنگا کیا گیا۔ 3 ستمبر کو 2 روپے 29 پیسے اور 4 ستمبر کو 2 روپے 84 پیسے اضافہ کیا گیا۔

بقیہ 35

میں آزاد جموں و کشمیر میں ترقیاتی ترجیحات کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کے لیے مناسب اقدامات کرنے پر بھی غور کیا گیا، نائب وزیراعظم نے زیر بحث اقدامات پر جلد عملدرآمد کی ضرورت پر زور دیا۔ اسحاق ڈار نے کہا کہ آزاد جموں و کشمیر کے عوام کی ترقی اور فلاح و بہبود اہم ترجیحات میں شامل ہیں۔ اجلاس میں معاون خصوصی وزیراعظم طارق باجوہ، سیکرٹری امور کشمیر و گلگت بلتستان، چیف سیکرٹری آزاد جموں و کشمیر، آزاد کشمیر اور وفاقی حکومت کے اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔

بقیہ 36

نجی شعبے کی قیادت میں معاشی ترقی کی جانب منتقلی پر اپنی توجہ مرکوز کر رکھی ہے، ٹیرف ریشنلائزیشن پروگرام کا مقصد صنعتی ماحول کو مزید مسابقتی اور موثر بنانا ہے۔ وہ جمعرات کو یہاں ایشیا کیلئے برٹش انٹرنیشنل انویسٹمنٹ پی آئی آئی کے فنڈنگ ڈائریکٹر اور سربراہ سربنی ناگاراجن سے ملاقات میں گفتگو کر رہے تھے۔ ملاقات میں پاکستان میں برٹش انٹرنیشنل انویسٹمنٹ کی سرمایہ کاری کا دائرہ وسیع کرنے اور ترجیحی شعبوں میں نجی سرمایہ کاری کو مزید متحرک کرنے کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وفد میں برٹش انٹرنیشنل انویسٹمنٹ کے پاکستان کے سربراہ امتیاز سیٹھنا، پاکستان کی منیجر ریما غنی، ایف سی ڈی او کے ڈویلپمنٹ ڈائریکٹر سیم والڈاک اور انویسٹمنٹ منیجر حسیم اقبال بھی موجود تھے۔ ملاقات میں پاکستان کے لئے برٹش انٹرنیشنل انویسٹمنٹ کے سرمایہ کاری منصوبوں، نجی سرمایے کو متحرک کرنے، بنیادی ڈھانچہ و موسمیاتی فنانسنگ، پرائیویٹ ایکوئٹی، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لئے فنانسنگ اور پاکستان میں جاری معاشی و ڈھانچہ جاتی اصلاحات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سرمایہ کاری کے نئے مواقع پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ برٹش انٹرنیشنل انویسٹمنٹ کے ایم ڈی نے وزیر خزانہ کو برٹش انٹرنیشنل انویسٹمنٹ کی 2026 سے 2031 تک کی سرمایہ کاری سے متعلق حکمت عملی سے آگاہ کیا جس کے تحت ادارہ ایشیا اور افریقہ میں کم از کم 2 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا ارادہ رکھتا ہے۔

بقیہ 37

نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح؟ کی 78 ویں برسی کے موقع پر اپنے پیغام میں بابائے قوم کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ پوری قوم عظیم رہبر کی بصیرت افروز قیادت، سیاسی حکمت عملی اور بے لوث قومی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح ان عظیم رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے انتہائی ناسازگار حالات میں تاریخ کا دھارا موڑتے ہوئے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک آزاد مملکت کے قیام کی راہ ہموار کی۔ انہوں نے مسلمانوں کو اپنی مذہبی، تہذیبی اور نظریاتی شناخت کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر جدوجہد کا حوصلہ دیا۔ شہباز شریف نے کہا کہ قائداعظم کی سیاسی بصیرت، دوراندیشی اور مدبرانہ قیادت کے نتیجے میں تحریک آزادی کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور مسلمانوں کے سیاسی و مذہبی حقوق، نظریاتی آزادی اور معاشی و معاشرتی ترقی کی ضمانت فراہم کرنے والی آزاد ریاست پاکستان وجود میں آئی۔

بقیہ 38

کے کیش لیس اکانومی کے ایجنڈے کے تحت پاکستان میں ڈیجیٹل لین دین میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، تفصیلات کے مطابق ڈیجیٹل لین دین کرنے والوں کی تعداد 20 لاکھ سے تجاوز کر گئی، وزیر مملکت خزانہ اور ریلوے بلال اظہر کیانی کی بل گیٹس فاؤنڈیشن کے اعلیٰ سطحی وفد سے ملاقات ہوئی جس میں انہوں نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف کی کیش لیس اکانومی کے ایجنڈے کے تحت پاکستان میں ڈیجیٹل لین دین میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور ڈیجیٹل لین دین کرنے والوں کی تعداد 5 لاکھ سے بڑھ کر 20 لاکھ سے زائد ہو گئی ہے جس سے جون 2026 تک کے لیے طے کردہ ہدف حاصل کر لیا ہے جبکہ اس تعداد میں مزید اضافے کے ہدف کو بھی حکومت پورا کرے گی۔ وہ عالمی تنظیم گیٹس فاؤنڈیشن کے اعلیٰ سطحی وفد سے گفتگو کر رہے تھے جس نے فاؤنڈیشن کے صنفی مساوات ڈویژن کی صدر ڈاکٹر انیتا زیدی کی قیادت میں ان سے ملاقات کی۔ وفد میں گلوبل پالیسی اینڈ ایڈووکیسی ڈویژن کی قائم مقام صدر ڈاکٹر کلپنا کوچر اور دیگر اعلیٰ عہدیدار شامل تھے۔ ملاقات میں پاکستان میں ڈیجیٹل تبدیلی، معاشی اصلاحات کے ایجنڈے اور کیش لیس اکانومی پر پیش رفت جیسے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

بقیہ 39

کے دسویں روز پاکستانی افواج نے شدید جوابی حملہ کر کے بھارتی فوج کو قصور سیکٹر سے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق پاک فوج کی بھرپور جوابی کارروائی میں جموں سے سیالکوٹ کی طرف پیش قدمی کی کوشش کرنے والی بھارتی فوج کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ پاک فضائیہ کے ہاتھوں دوارکا اور جام نگر کے نیول اور ایئربیس کی تباہی پر بھارتی بحریہ اپنی فضائیہ کی شکست پر شدید برہم تھی۔ پاکستانی فوج نے لاہور سیکٹر کے قریب چھوٹے ہتھیاروں سے فائر کر کے بھارت کے 2 جنگی طیارے مار گرائے۔ سیالکوٹ کے محاذ پر بھارتی فوج کے مزید 7 سینچورین ٹینک تباہ کر دیے گئے، جس کے بعد سیکٹر میں تباہ شدہ بھارتی ٹینکوں کی تعداد 42 ہو گئی۔ مجاہدین نے دراس سیکٹر میں مرال آباد کے مقام پر بھارتی فوج کے مضبوط ٹھکانے تباہ کر دیے۔ پاک بحریہ کی برتری نے بحیرہ عرب میں بھارتی بحریہ کو اپنی سرگرمیاں روکنے پر مجبور کر دیا، پاکستانی لڑاکا طیاروں نے بھارتی فوج کی مدد کو آنے والے طیارے کو لاہور کی فضاؤں میں ہی مار گرایا، جنگ ستمبر میں پاک فوج بھارتی فوج کو ہر محاذ پر بدترین شکست سے دوچار کر رہی تھی۔

بقیہ 40

سے چیئرمین وزیراعظم یوتھ پروگرام رانا مشہود احمد خان کی ملاقات ہوئی۔ دوران ملاقات پاکستان میں تکنیکی تعلیم اور ہاسپٹیلٹی سیکٹر کے فروغ سے متعلق اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں پاکستانی نوجوانوں کے لیے بین الاقوامی روزگار کے مواقع بڑھانے اور انہیں عالمی مارکیٹ کے تقاضوں کے مطابق تیار کرنے کے مختلف اقدامات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ نوجوانوں کو عالمی سطح پر روزگار کے مواقع تک بہتر رسائی فراہم کرنے کے لیے Country of Destination Centres کے قیام سے متعلق اہم امور پر بھی غور کیا گیا۔ مراکز کے ذریعے نوجوانوں کو متعلقہ ممالک کی ضروریات اور روزگار کے تقاضوں کے مطابق بنیادی زبان سیکھنے، ثقافتی آگاہی اور دیگر ضروری پیشہ ورانہ تربیت فراہم کی جائے گی۔

بقیہ 41

سے ٹیلیفونک گفتگو ہوئی ہے جس میں دو طرفہ تعلقات اور باہمی دلچسپی کے علاقائی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ترجمان دفتر خارجہ کے مطابق گفتگو کے دوران فلسطین کے معاملے پر پاکستان اور ترکیہ کے مشترکہ موقف کا اعادہ کیا گیا۔ اسحاق ڈار نے غیر قانونی اسرائیلی بستیوں سے درآمدات پر برطانیہ کی جانب سے پابندی کے اقدام کی حمایت کی۔ دونوں وزرائے خارجہ نے علاقائی امور پر قریبی مشاورت جاری رکھنے پر اتفاق کیا، جبکہ سعودی عرب اور مصر کے ساتھ ریجنل فور کے ذریعے علاقائی مشاورت جاری رکھنے پر بھی زور دیا گیا۔ اسحاق ڈار اور حاقان فیدان نے آئندہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ملاقات پر بھی اتفاق کیا۔ ترجمان دفتر خارجہ کے مطابق پاکستان اور ترکیہ کے وزرائے خارجہ کی ملاقات نیویارک میں ہوگی۔

بقیہ 42

ملازمت سے برطرف کر دیا گیا برطرف ملازمین میں 4 میڈیکل افسران اور ایک چوکیدار شامل ہے نوٹیفکیشن کے مطابق ڈی ایچ او آفس لسبیلہ میں تعینات لیڈی میڈیکل آفیسر ڈاکٹر بختاور جمال، بولان میڈیکل کمپلیکس اسپتال کوئٹہ میں تعینات میڈیکل آفیسر تعینات ڈاکٹر ساجد ظہور، ٹیچنگ اسپتال لورالائی میں تعینات میڈیکل آفیسر ڈاکٹر محمد عرفان، ڈی ایچ او آفس لورالائی میں تعینات میڈیکل آفیسر ڈاکٹر مسعود احمد اور ڈی ایچ او آفس ڈیرہ بگٹی میں تعینات چوکیدار، مالی محمد حسن کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق برطرفی کی سزا بلوچستان ایمپلائز ایفیشنسی اینڈ ڈسپلن ایکٹ 2011 کے تحت دی گئی۔

بقیہ 43

صوبائی اسمبلی زرک خان مندوخیل کی قیادت میں مختلف وفود کے نمائندوں نے گورنر ہاؤس کوئٹہ میں ملاقات کی، جس میں کوئٹہ شہر اور اس کے مضافاتی علاقوں میں عوام کو درپیش مسائل، بڑھتے ہوئے اسٹریٹ جرائم، بنیادی سہولیات کی فراہمی اور شہریوں کی مشکلات سمیت مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ گورنر بلوچستان نے وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کوئٹہ ایک تیزی سے پھیلتا ہوا شہر ہے، اسلئے شہری آبادی میں اضافے کے ساتھ انتظامی، ٹریفک، صفائی، صحت، تعلیم، پانی، نکاسی آب اور اسٹریٹ کرائمز کے مسائل بھی بڑھ رہے ہیں۔ ان مسائل سے نمٹنے کیلئے تمام متعلقہ اداروں کے درمیان مربوط اور فعال رابطہ ضروری ہے۔

بقیہ 44

بیشتر اسکولوں میں بچے ٹاٹ پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس حوالے سے وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے اسکولوں میں ٹاٹ کلچر ختم کرتے ہوئے تین ماہ میں اسکولوں کو ڈیسک مہیا کرنے کے اعلان کیا تھا تاہم اس پر اب تک عملدرآمد نہیں ہو سکا ہے۔ ڈائریکٹر اسکولز اختر کھیتران کے مطابق ڈیسک کی فراہمی کے منصوبے کی سمری حکومت کو بھجوائی ہے اور فنڈز ملتے ہی اسکولوں کو ڈیسک مہیا کر دیے جائیں گے۔

بقیہ 45

پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے عوام کی جیبوں پر ڈاکہ قرار دیا ہے۔ میڈیا سیل جے یو آئی پاکستان کے مطابق حکومت کی جانب سے پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مسلسل اضافے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے حکومتی بے حسی اور عوام دشمن پالیسی قرار دیا ہے۔ ترجمان جے یو آئی نے کہا کہ پیٹرولیم قیمتوں میں مسلسل اضافہ تشویشناک ہے۔ ان کے مطابق حکومت آئی ایم ایف کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہی ہے جبکہ حکمران آئے روز عوام کی جیبوں پر ڈاکہ ڈال کر اپنی شاہ خرچیوں کو پورا کر رہے ہیں۔ عوام کے خون پسینے کی کمائی سے حکمران عیاشیوں میں مصروف ہیں مگر غریب کی زندگی اجیرن بن گئی ہے۔

بقیہ 46

رکھے گی عدالت نے پی ٹی آئی کے 27 احتجاج کیس میں اسلام آباد ہائیکورٹ نے ایڈووکیٹ جنرل کے پی کی دلائل کے لیے دو دن کی مہلت کی استدعا مسترد کرتے ہوئے ان سے ماضی میں خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا ریکارڈ طلب کر لیا، تمام صوبوں کے آئی جیز، سیکرٹریز اور دیگر افسران پھر طلب کر لیے، نوٹس جاری کیا گیا کہ جمعہ کو بھی تمام افسران پیش ہوں گے۔ جبکہ چیف جسٹس نے ریمارکس دیے کہ یہ عدالت اسلام آباد میں رہنے والوں کے بنیادی حقوق کی محافظ ہے، عدلیہ اتنی کمزور نہیں کہ اسے ایک سیاسی جماعت کی حمایت کی ضرورت ہو۔

بقیہ 47

اورنگزیب سے ملاقات کی جس میں پاکستان میں نجی شعبے کے لیے سرمایہ کاری اور فنانسنگ بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ بی آئی آئی وفد نے پاکستان کو اہم سرمایہ کاری کی منزل قرار دیتے ہوئے آئندہ برسوں میں سرمایہ کاری بڑھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ وفد کے مطابق ایشیا اور افریقا میں آئندہ پانچ سال کے دوران دو ارب ڈالر سے زائد کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ ملاقات میں پاکستان میں انفرااسٹرکچر اور کلائمیٹ فنانس کے شعبوں میں سرمایہ کاری کے امکانات کا جائزہ لیا گیا۔ قابل تجدید توانائی اور بجلی کی ترسیل کے منصوبوں میں سرمایہ کاری پر بھی غور کیا گیا۔

بقیہ 48

تیاری شروع کر دی جب کہ الیکشن کمیشن کا ملک بھر میں انتخابی افسران کا ڈیٹا بینک اپ ڈیٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے غیر معمولی طور پر دو سال قبل ہی انتخابی عملے کا ڈیٹا بینک بنانا شروع کر دیا، الیکشن کمیشن نے صوبائی الیکشن کمشنرز کو مراسلہ ارسال کر دیا۔ صوبائی حکام نے ضلعی الیکشن کمشنرز کو انتخابی عملے کا ڈیٹا بینک اپ ڈیٹ کرنے کی ہدایات جاری کیں، الیکشن کمیشن نے کہا کہ تمام سرکاری محکموں میں کام کرنے والے افسران و اہلکاروں کا ریکارڈ مرتب کیا جائے۔ تمام ڈسٹرکٹ الیکشن کمشنرز کو ڈیٹا بینک کی تکمیل کیلئے 10 روز کا وقت دیا گیا، خط کے متن میں کہا گیا کہ ڈسٹرکٹ الیکشن کمشنرز 10 روز میں ڈیٹا بینک مکمل کر کے الیکشن کمیشن کو تصدیق بھجوائیں، انتخابی افسران کا اپ ٹو ڈیٹ ڈیٹا بینک آئندہ انتخابات میں بروقت اقدامات کیلئے استعمال ہوگا۔ الیکشن کمیشن نے ضلعی سطح پر انتخابی عملے کا ریکارڈ مکمل کرنے کی ہدایت کر دی، الیکشن کمیشن نے پولنگ اسٹیشنز کی فہرست اپ ڈیٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔

بقیہ 49

زمین واپس لینے یا ملکیتی حقوق متاثر کرنے سے قبل متعلقہ فریق کو نوٹس اور صفائی پیش کرنے کا معقول موقع دینا ضروری ہے، سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ سماعت کا موقع فراہم کرنا محض رسمی کارروائی نہیں بلکہ قانون کا لازمی تقاضا ہے، اس کے بغیر کی گئی کارروائی غیر قانونی تصور ہوگی۔ جسٹس محمد علی مظہر، جسٹس مسرت ہلالی اور جسٹس عرفان سعادت خان پر مشتمل تین رکنی بینچ نے پنجاب حکومت کی جانب سے دائر سول اپیل خارج کرتے ہوئے لاہور ہائیکورٹ کا فیصلہ برقرار رکھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ پنجاب کالونائزیشن آف گورنمنٹ لینڈز ایکٹ کے تحت بورڈ آف ریونیو کو فراڈ یا غلط بیانی سے حاصل کیے گئے حقوق کے خلاف کارروائی کا اختیار حاصل ہے تاہم اس اختیار کے استعمال سے قبل متعلقہ شخص کو معقول موقع سماعت دینا ضروری ہے۔ سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ موجودہ مقدمے میں زمین کی منسوخی سے قبل نہ تو مدعا علیہان کو نوٹس جاری کیا گیا اور نہ ہی انہیں اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔

بقیہ 50

اقتصادی امور و اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سینیٹر احد چیمہ نے اوورسیز پاکستانیوں کو ملک کے قابل عمل قومی انفرااسٹرکچر منصوبوں میں سرمایہ کاری کے منظم مواقع فراہم کرنے کے لیے خصوصی سرمایہ کاری نظام وضع کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) کے تحت قابل سرمایہ کاری منصوبوں کی تیاری اور ان پر پیش رفت تیز کرنے پر زور دیا ہے۔ وفاقی وزیر نے یہ ہدایات پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت مجوزہ منصوبوں کی پائپ لائن کا جائزہ لینے کے لیے منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے دیں۔ اجلاس میں ریلوے، شاہراہوں، توانائی، شہری انفرااسٹرکچر اور ہوائی اڈوں سمیت مختلف شعبوں کے ممکنہ پی پی پی منصوبوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ سینیٹر احد چیمہ نے کہا کہ ہم اوورسیز پاکستانیوں کو پاکستان میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتے ہیں تو ہمیں انہیں سرمایہ کاری کے قابل اعتماد، آسان اور پیشہ ورانہ بنیادوں پر منظم مواقع بھی فراہم کرنا ہوں گے۔ انہوں نے حکام کو ایک خصوصی سرمایہ کاری فنڈ یا اسی نوعیت کا کوئی مؤثر طریقہ کار وضع کرنے کا جائزہ لینے کی ہدایت کی جس کے ذریعے اوورسیز پاکستانی ملک میں براہ راست کاروبار قائم یا چلائے بغیر بڑے قومی انفرااسٹرکچر منصوبوں میں سرمایہ کاری کر سکیں۔

بقیہ 51

ایک علیحدہ وطن کے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا، قائداعظم کی غیر معمولی سیاسی بصیرت، اصولوں سے غیر متزلزل وابستگی اور جدوجہد نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک علیحدہ وطن کے حصول کے لیے متحد کیا، ان کی اصولوں سے وابستگی اور تاریخی جدوجہد قوم کے لیے ہمیشہ مشعل راہ اور باعث تقویت رہے گی۔ اپنے بیان میں اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ قائداعظم نے ہمیشہ قانون کی حکمرانی، آئین کی بالادستی، جمہوری اصولوں اور سیاسی دانش مندی کو مقدم رکھا۔ ان کی زندگی اور جدوجہد اس امر کی عکاس ہے کہ قومی مقاصد کے حصول کے لیے ثابت قدمی، اتحاد اور تنظیم ناگزیر ہیں۔ اسپیکر نے نوجوان نسل کو قائداعظم کی زندگی، جدوجہد اور افکار سے روشناس کرانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ قائداعظم کا وژن پاکستان کے حال اور مستقبل کے لیے کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ قائداعظم ایک ایسے پاکستان کے خواہاں تھے جہاں قانون کی حکمرانی، جمہوری اقدار، مساوات اور تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کا مکمل تحفظ ہو۔